بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

# السَّفَرُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے تم میں سے کسی کی نیند کو اور اس کے کھانے پینے کو روک دیتا ہے لہٰذا جب کوئی شخص تم میں سے اپنی ضرورت کو پورا کر چکے تو اپنے گھر والوں کی طرف (لوٹنے میں) جلدی کردے۔ (ابوہریرہؓ / بخاریؒ، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۹ شمار ۲۵۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تین شخص سفر میں ہوں تو چاہیئے کہ آپس میں ایک کو سردار ٹھہرا لیویں۔ حضرت نافعؒ نے کہا ہم حضرت ابوسلمہؓ سے بولے تم ہمارے امیر ہو (سفر میں تاکہ جھگڑا نہ ہو اگر ہو تو امیر فیصلہ کردے) (ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۹ شمار ۲۳۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ کے نزدیک اچھا ساتھی وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں اچھا ہو اور اللہ سبحانہٗ کے نزدیک اچھا پڑوسی وہ شخص ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔

(عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ / دارمیؒ، دارمی شریف صفحہ ۳۶۹ شمار ۲۴۱۰)

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ سفر کو کسی اور دن نکلیں سوا جمعرات کے (اکثر جمعرات کو سفر کرتے) (ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۴۸/۵۴۹ شمار ۲۳۱۹)

حضرت ابن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتے کہ تنہا (سفر کرنے) میں کیا خرابی ہے تو کوئی مسافر رات کے وقت تنہا سفر نہ کرے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۸ شمار ۲۴۷)

حضرت عمرو بن شعیبؓ کے دادا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سواروں کی جماعت ہوتی ہے (یعنی تین مل کر سفر کریں تو برکت رہتی ہے)۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۳۵ شمار ۱۵۴۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت چھوڑو (سفر کے لئے) اپنے جانوروں کو آفتاب ڈوبنے کے بعد جب تک رات کی سیاہی نہ آجاوے کیونکہ شیطان چھوٹتے ہیں آفتاب ڈوبنے کے بعد جب تک سیاہی عشاء کی آوے۔

(جابرؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۸ شمار ۲۳۱۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو چلنا اپنے پر لازم پکڑو اس لئے کہ زمین رات کو طے ہو جاتی ہے (یعنی دن کے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کرو اس لئے کہ چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً عرب کے ملک میں جہاں دن کو آفتاب کی تپش بہت ہوتی ہے رات کو جلدی سے زمین طے ہو جاتی ہے)

(انسؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۲ شمار ۲۲۸۷)

حضرت ابو اسماعیل سکسکیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سُنا اور حضرت یزید بن ابی کبشہؓ ایک سفر میں ہمراہ جا رہے تھے حضرت یزیدؒ سفر میں روزہ رکھتے تھے تو ان سے حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ (اشعریؓ) کو کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو جس قسم کی عبادتیں وہ بحالت اقامت و صحت کرتا تھا وہ سب اس کے لیے لکھی جاتی ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۰ شمار ۲۴۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دشمن کے ملک میں قرآن کریم نہ لے جانا چاہیئے ممکن ہے کہ دشمن کا اس پر قبضہ ہو جاتے (اور وہ اس کی بے حرمتی کرے)

(ابن عمرؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۴۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے ان ہم سفر ساتھیوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں کتا ہو اور نہ ان ساتھیوں کے ساتھ جن میں گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت ام حبیبہؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۶۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گھنٹے میں شیطان کا باجا ہے (گھنٹہ اونٹ وغیرہ کی گردن میں اس لئے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے وہ اپنا بچاؤ کر لیتا ہے)

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۹ شمار ۲۲۷۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم ارزانی میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق دو (یعنی ان کو چارہ کھانے چھوڑ دیا کرو تاکہ خوب چریں اور تیز چلیں) اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی چلو (یعنی راستہ میں تاخیر نہ کرو تاکہ ان کے ضعیف ہونے سے پہلے منزل مقصود پر پہنچ جاؤ) اور جب تم رات کو اترو تو راہ سے بچو یعنی راہ میں مت اترو وہاں سانپ بچھو موذی جانور وغیرہ کا اندیشہ ہے۔

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۲ شمار ۲۲۸۵)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ سوار کیا ایک دن اور آہستہ سے مجھے ایک بات کہی اور فرمایا کسی سے نہ کہنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کے واسطے چھپنے کی جگہوں میں دو جگہیں بہت پسند تھیں یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختوں کا جھنڈ ہو۔ ایک بار کسی انصاری کے باغ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ادھر سے ایک اونٹ آیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر رونا شروع کیا اور آنکھوں سے آنسو بہانے شروع کئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ چپ ہو رہا بعد اس کے پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے۔ ایک جوان انصار میں سے آیا اور کہنے لگا میرا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ سبحانہٗ سے نہیں ڈرتا اس جانور میں جس کا اللہ نے تجھے مالک کیا اس اونٹ نے مجھ سے تیری شکایت کی اور تو اس کو مارتا ہے اور تھکاتا ہے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۸ شمار ۲۲۶۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنواں دیکھا اس میں اتر کر (اس نے) پانی پیا جب (وہ) کنوئیں سے نکلا تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے (اپنے) دل ہی دل میں کہا اس کتے کا بھی پیاس کے مارے وہی حال ہوگا جو میرا تھا پھر کنوئیں میں اُتر کر اپنے موزے میں پانی بھرا اور منہ میں اس کو دبا کر اُوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا اللہ سبحانہٗ اس سے خوش ہوگیا اور اس کو بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو جانوروں کے پانی پلانے میں بھی ثواب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں ہر جاندار جگر میں ثواب ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

(ابوہریرہؓ/ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۸ شمار ۲۲۶۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم اس بات سے کہ اپنے جانوروں کی پشت کو منبر بناؤ (یعنی سواری کو کھڑا کر کے باتیں نہ کیا کرو یا سواری پر بیٹھے بیٹھے کام نہ کیا کرو بلکہ اس قسم کے کاموں کو اتر کر کیا کرو) اسلئے کہ اللہ سبحانہٗ نے ان (جانوروں) کو تمہارے قبضہ میں اس غرض سے دیا ہے کہ وہ تم کو اس شہر میں پہنچاویں جہاں تم سخت محنت اور مشقت کے ساتھ پہنچ سکتے تھے اور زمین کو اللہ سبحانہٗ نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ تم اس پر اپنے کاموں کو انجام دو۔

(ابوہریرہؓ/ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۱ شمار ۲۲۸۳)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ میں داغ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو خبر نہیں میں نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو جانور کو داغ دیوے منہ پر یا اس کے منہ پر مارے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا (منہ کے سوا اور جگہ مارنا یا داغنا درست ہے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۱ شمار ۲۲۸۰)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چوپایوں کو آپس میں لڑانے سے اور لڑنے کے لئے ایک کو دوسرے پر ابھارنے سے منع فرمایا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۴۰ شمار ۱۶۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی جانوروں پر گزرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے کر دودھ پیوے نچوڑ کر اور جو مالک نہ ہو تو تین بار اس کو آواز دیوے اگر جواب دیوے تو اس سے اجازت لے کر ورنہ بغیر اجازت دودھ نچوڑے اور پیوے لیکن اپنے ساتھ نہ لے جاوے۔ (حضرت خطابیؒ نے کہا یہ حدیث مضطر میں ہے جس کو کھانا نہ ملے اور خوف ہو ہلاکت کا۔)

(سمرہ بن جندبؓ/ابوداؤدؒ ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵۲ شمار ۲۲۳۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گھوڑے کی برکت (زردی مائل) صاف سرخ رنگ میں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

(ابن عباسؓ/ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸ شمار ۱۵۹۵)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِيۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں میں شکال کو ناپسند کیا ہے (شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں بدن کے رنگ کا ہو یا اس کے بالعکس ہو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸ شمار ۱۵۹۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا دوڑایا لیکن اس کو اپنے جیتنے کا یقین نہ ہو، تو یہ جوا نہیں۔ اور اگر اس نے گھوڑا دوڑایا۔ اور اس کو اپنے جیتنے کا یقین ہے تو بے شک یہ جوا ہو جاتے گا۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۹)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی آواز سُنی (یعنی کوئی کسی کو لعنت کرتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا فلاں عورت ہے اس نے لعنت کی اپنے اونٹ پر۔ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتار لو پلان اس اونٹ پر سے کیونکہ وہ ملعون ہے لوگوں نے اس کو خالی کر دیا۔ حضرت عمرانؓ نے کہا گویا میں دیکھ رہا ہوں اس اونٹ کو وہ سیاہی مائل تھا۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۰ شمار ۲۲۷۷)

حضرت ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ لوگ سفر میں جب کسی منزل پر اترتے تو متفرق ہو کر پہاڑوں کے دروں اور نالوں میں اترتے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ان دروں اور نالوں میں متفرق ہو جانا شیطان کے (فریب وسوسہ کے) سبب سے ہے (جو تم کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے تاکہ دشمن تم پر قدرت پاوے اور تم کو تکلیف پہنچاوے) اس کے بعد (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بعد) پھر کسی منزل میں لوگ کبھی متفرق نہ اترے بلکہ بعضے ایسے باہم مل کر اترتے کہ ان کو دیکھ کر کہا جاتا کہ ایک کپڑا اگر ان پر پھیلا یا جاوے تو البتہ سب کو ڈھانک لیوے۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵۴ شمار ۲۲۴۱)

حضرت انس الجہنیؓ نے اپنے باپؓ سے روایت کیا ہے ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر جہاد کیا فلاں جہاد اور فلاں جہاد اور لوگوں نے ایک منزل میں جگہ کو تنگ کیا یعنی بعضوں نے بلا حاجت زیادہ جگہ کو روک لیا تو اس سبب سے اوروں پر جگہ تنگ ہوگئی اور بعضوں نے راہزنی کی یعنی ڈکیتی، مسافروں

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلَانَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِيۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

کو مایا اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا جو لکار آوے یہ بات جو منزل کو تنگ کرے لوگوں پر (یعنی حاجت سے زیادہ جگہ گھیر لیوے) یا راہ مارے ڈکیتی کرے تو اس کو جہاد کا ثواب نہ ہوگا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵۴/۵۵ شمار ۲۲۴۲)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پیچھے رہا کرتے ساتھ (لشکر کا وہ ٹکڑا جو پیچھے رہتا ہے) میں۔ تو ساتھ لے جاتے ضعیف کو اور سوار کر لیتے اور دعا کرتے ان کے لئے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵۷ شمار ۲۳۵۱)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر میں تھے کہ ایک شخص اونٹ پر آیا اور اونٹ کو داتیں اور باتیں پھیرنا شروع کیا۔ یا داتیں باتیں دیکھنا شروع کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ایک سواری سے زیادہ ہو وہ اس کو دے دے کہ اس کے پاس سواری نہیں ہے (یعنی اس کی سواری کمزور اور تھکی ہوتی ہے جس پر وہ سفر نہیں کر سکتا) اور جس کے پاس کھانے پینے کا زیادہ سامان ہو وہ اس کو دے دے کہ اس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی اقسام کو بیان کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ہم نے محسوس کیا کہ کسی شخص کو ضرورت سے زیادہ چیز رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ابوسعید خدریؓ / مسلمؒ ، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۱ شمار ۲۷۰۴)

حضرت ابوثعلبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم اہل کتاب کی زمین میں (ان کے آس پاس رہتے) ہیں ان کے برتنوں میں کھاتے (لپکاتے) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان برتنوں کے علاوہ تمہیں اور برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ پیو ہاں اگر ان کے علاوہ اور برتن نہ ملیں تو پھر انہی کو دھو کر ان میں کھاؤ پیو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۵ شمار ۱۴۶۴)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے کہ آدمی اپنے گھر میں (سفر سے) رات کو آوے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۴ شمار ۱۰۱۳)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا وقت سفر سے گھر میں آنے کا یہ ہے کہ سرِ شام آوے (یعنی رات کے پہلے حصہ میں)

(جابرؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۴ شمار ۱۰۱۴)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آتے سفر سے تو ہم شہر میں جانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو۔ ہم رات کو جاویں گے (اور شہر میں خبر کر دی) تاکہ جو عورت پریشان سر ہو وہ کنگھی کرے اور جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ صفائی کرے زیرِ ناف کے بالوں کی۔ امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ (یہ نہی) عشا کے بعد آنے میں ہے بعد مغرب آجانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۴ شمار ۱۰۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے اللہ! میری امت کے لئے شروع دن میں برکت دے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر کہیں بھیجتے، تو شروع دن میں روانہ فرماتے۔ راویؓ کا بیان ہے۔ کہ صخرؓ ایک سوداگر تھا وہ اپنے تجارتی مال کو شروع دن میں بھیجا کرتا تھا۔ وہ مالدار ہوا، اور بہت مالدار ہوا۔

(صخر بن وداعۃ الغامدی رضؓ / ترمذیؒ / ابوداؤدؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۲۔ شمار ۳۷۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس لشکر میں چیتے کا چمڑا ہو، اس کے ساتھ فرشتے نہیں جاتے

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۴ شمار ۳۷۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفر میں قوم کا سردار وہ ہے، جو قوم کی خدمت کرے، پھر جو شخص قوم کی خدمت میں سبقت کرے، اس کے عمل کے مقابلہ میں کوئی شخص بازی نہ لے جائے گا۔ مگر وہ شخص جس نے شہادت کا رتبہ حاصل کیا

(سہل بن سعدؓ / بیہقی رحؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۴ شمار ۳۷۳۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# السفر

## جب کسی کو رخصت کرو

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ

میں تمہارے دین

وَ اَمَانَتَكَ وَ اٰخِرَ عَمَلِكَ ۱بار

اور تمہاری امانت اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ

میں تمہارا دین اور تمہاری

اَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ ۱بار

امانت (یعنی مال و اولاد) اور تمہارے اعمال کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

وَ اَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ ۱بار

اور میں تمہیں سلام کہتا ہوں۔

## مسافر رخصت کرنے والے سے کہے

(اگر رخصت کرنے والا ایک ہو)

اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ (اگر رخصت

میں تجھے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت ابن عمر رض فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو رخصت کرتے تو اس کے ہاتھ کو اپنے دست مبارک سے پکڑتے (یعنی مصافحہ کرتے) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے جب تک وہ خود نہ چھوڑتا۔ اور یہ فرماتے استودع اللہ دینک و امانتک و اخر عملک (یہ حدیث اس طریقہ سے غریب ہے۔ یہ حدیث دوسرے طریقہ سے بھی حضرت ابن عمر رض سے مروی ہے) (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰ شمار ۱۳۹۲)

۴ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے " اور اگر کوئی سفر کرے تو اپنے بھائیوں سے رخصت کرے اور اس سے کہے : ۴

۲ نسائی رح - ابن عمر رض - حصن حصین صفحہ ۲۷۵ -

۳ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے " اور مسافر رخصت کرنے والے سے کہے استودعک اللہ الذی الخ ۔ استودعکم اللہ الذی الخ طبرانی رح - ابن سنی رح - ابی ہریرہ رض - حصن حصین صفحہ ۲۷۵ -

۴ استودع اللہ دینک الخ نسائی رح - ابوداؤد رح - ترمذی رح - حاکم رح - ابن حبان رح - ابن عمر رض - حصن حصین صفحہ ۲۷۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

(کرنے والے بہت ہوں) اَسْتَوْدِعُكُمُ

میں تمہیں اللہ کے سپرد

اللّٰهَ الَّذِیْ لَا يُخَيِّبُ اَوْ

کرتا ہوں جس کے پاس امانتیں بیکار یا

لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ ۱ بار

ضائع نہیں ہوتی ہیں۔

جب کسی کو رخصت کرو تو کہو

۱۔ تقویٰ اختیار کرو

۲۔ ہر بلندی پر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو۔

۳۔ اور یہ دعا دو

اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ

اے اللہ! تو اس کے لیے دوری طے کردے

وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ ۱ بار

اور سفر کو اس پر آسان کردے۔

جب کسی کو رخصت کرو

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَ

اللہ تجھے زاد راہ میں تقویٰ عنایت کرے اور

غَفَرَ ذَنْبَكَ وَ يَسَّرَ لَكَ

تیرے گناہ معاف کرے اور تمہارے لیے

ط

حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے نصیحت فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اور ہر بلندی پر اللہ اکبر کہو۔ جب وہ شخص روانہ ہونے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم اطولہ البعد وھون علیہ السفر۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۱، شمار ۱۳۹۶۔

ع

حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سفر کرنا چاہتا ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زودک اللہ التقوی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور بھی کچھ عنایت کیجیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وغفر ذنبک اس نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور بھی مجھ کو عنایت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسر لک الخیر حیث ما کنت۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۱، شمار ۱۳۹۵۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ — ۱ بار

نیکی اور بھلائی کو آسان فرما دے تم جہاں کہیں بھی رہو۔

جب کسی کو رخصت کرو تو کہو

۱ جَعَلَ اللهُ التَّقْوٰى زَادَكَ

اللہ پرہیزگاری تمہارا توشہ بنائے

وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَ لَكَ

اور تمہارے گناہ بخش دے اور تمہارے لیے بہتری

اَلْخَيْرَ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ — ۱ بار

پیش لائے جہاں کا تم رخ کرو۔

جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا کسی کو سردار بناؤ تو اُسے اللہ سے ڈرنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی سے پیش آنے کی نصیحت کرو اور کہو۔

۲ اُغْزُوْا بِسْمِ اللهِ فِىْ سَبِيْلِ

اللہ کے راستے میں اللہ کے نام سے جہاد

اللهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ

کرو جو شخص اللہ کا انکار کرے اُسے قتل کرو

اُغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا

غزوہ میں شامل ہو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور

تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا

عہد شکنی نہ کرو اور کسی کے ناک کان وغیرہ نہ کاٹو۔ اور

۱ — فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے کچھ نصیحت کیجئے تو آپ نے فرمایا جعل اللہ التقوی زادک الخ۔ ترمذی رح، حاکم، ابن عباس رض، قتادہ بن عیاش رض، بزار رح، طبرانی رح۔ حصن حصین صفحہ ۲۴۶-۲۴۵۔

۲ — حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا سردار بناتے تو خاص طور پر اس کے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی اور مسلمان ساتھیوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کی نصیحت فرماتے پھر ارشاد کرتے۔ اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ الخ۔ مسلم، سنن اربعہ، بریدہ ابن الحصیب الاسلمی رض۔ حصن حصین صفحہ ۲۷۷۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا ۱ بار

کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ

اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد کے ساتھ

وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ وَلَا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلو اور کسی

تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَا طِفْلًا

بوڑھے کھوسٹ (جو میدان جنگ میں نہ لڑ سکے) اور دودھ پیتے بچے

وَّلَا صَغِيْرًا وَّلَا امْرَاَةً وَّ

اور چھوٹے بچے اور عورت کو قتل مت کرو اور

لَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ

مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور غنیمتیں جمع کرو

وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ

اور آپس کے معاملات درست رکھو اور احسان کرو یقیناً

اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۱ بار

اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

پھر اُن کے ساتھ چلو اور کہو

اِنْطَلِقُوْا عَلَى اسْمِ اللهِ

اللہ کے نام پر چلو،

اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُمْ ۱ بار

اے اللہ! ان کی مدد فرما!

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

اللہ اللّٰہم اعنہم - ابن عباس رض - حاکم رح - حصن حصین صفحہ ۲۷۷ - ۲۷۸

انس رض - ابوداؤد رح - حصن حصین صفحہ ۲۷۷ - اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ چلتے تو فرماتے: انطلقوا علی اسم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ ۝ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِيۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

## جب سفر کا ارادہ کرو تو کہو

۱ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوۡلُ وَبِكَ
اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد
اَحُوۡلُ وَبِكَ اَسِيۡرُ ابار
سے حیلہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔

## سفر پر روانگی کے وقت یہ پڑھو

۲ اَللّٰهُمَّ بِكَ انۡتَشَرۡتُ وَ
اے اللہ تیرے ساتھ میں روانہ ہوتا ہوں اور
اِلَيۡكَ تَوَجَّهۡتُ وَبِكَ اعۡتَصَمۡتُ
تیری طرف میں متوجہ ہوتا ہوں اور میں تیرے دامن کو مضبوط
اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ ثِقَتِيۡ وَرَجَائِيۡ
پکڑتا ہوں اے اللہ تجھ ہی پر میرا اعتماد ہے اور میری امید ہے
اَللّٰهُمَّ اكۡفِنِيۡ مَا اَهَمَّنِيۡ وَمَا
اے اللہ کفایت فرما مجھے اس چیز میں کہ جو میرے لئے ضروری
لَا اَهۡتَمُّ اَنۡتَ اَعۡلَمُ بِهٖ
ہے اور جو غیر ضروری ہے تو اس کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے
مِنِّيۡ وَزَوِّدۡنِي التَّقۡوٰى وَ
اور توشہ عطا فرما مجھے تقویٰ کا اور
اغۡفِرۡلِيۡ ذَنۡبِيۡ وَوَجِّهۡنِيۡ لِلۡخَيۡرِ
بخش دے میرے گناہ اور متوجہ کر مجھے بھلائی کیلئے
حَيۡثُ مَا تَوَجَّهۡتُ ابار
جس طرف کہ میں جاؤں

ف۱ جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جناب رسول اللہ ... اور دیکھے اللھم بک ... اصول الخ۔ بزار (ح) جب سعد ۲ طبرانی۔ حصن حصین صفحہ ۱۸۰ سطر ۱۲

ف۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر پر تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تو یہ پڑھتے ہوئے اس کے بعد روانہ ہوتے اللھم بک انتشرت ... الخ
عمل الیوم واللیلہ ابن سنی
صفحہ ۱۳۲ شمارہ ۴۹۵

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

لہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ

میں اللہ پہ ایمان لایا اور میں نے اللہ کا دامن مضبوطی

وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَ

سے پکڑا اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا نہیں قوت اور

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۱ بار

نہیں طاقت مگر اللہ کے ساتھ

سوار ہوتے وقت جب رکاب میں پاؤں رکھو، تو کہو،

لہ بِسْمِ اللّٰهِ ۱ بار

اللہ کے نام کے ساتھ

جب سواری پر بیٹھ جاؤ تو کہو

لہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَرَّمَنَا

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں شرف بخشا

وَحَمَلَنَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَ

اور اٹھایا ہمیں خشکی اور سمندر میں اور

رَزَقَنَا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلَنَا

رزق دیا ہمیں پاکیزہ چیزوں کا اور فضیلت دی

عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا

ہمیں بہت سی مخلوقات پر

سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ

پاک ہے وہ ذات جس نے مطیع کر دیا ہمارے لئے اس کو

مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا

اور ہم اسے مطیع کرنے والے نہیں تھے اور بیشک ہم اپنے رب

لہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلے، تو بوقت روانگی یہ کہے: اٰمنت باللہ ... الخ تو اللہ تعالیٰ اس روانگی کی بھلائی اسے عطا فرماتے ہیں۔ اور اس کے شر کو دور کر دیتے ہیں۔

عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی، صفحہ ۱۳۱، شمار ۴۹۱

لہ ۲، ۳ حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ قصر خلافت سے روانہ ہوئے، تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھا، تو کہا بسم اللہ۔ پھر جب سواری کی پیٹھ پر ٹھیک بیٹھ گئے، تو یہ پڑھا: الحمد للہ الذی کرمنا ... الخ۔ اس کے بعد یہ پڑھا: رب اغفرلی انہ لایغفر الذنوب الا انت۔ پھر فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے بندہ سے تعجب کرتا ہے جب یہ کہتا ہے: رب اغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

عمل الیوم واللیلۃ / ابن السنی، صفحہ ۱۳۲، شمار ۴۹۹

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

لَمُنْقَلِبُوْنَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ

کی طرف لوٹنے والے ہیں اے رب مجھے بخش دے کہ بیشک

لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۱ بار

تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں

جب سواری کی رکاب میں پاؤں رکھو تو کہو

بِسْمِ اللّٰهِ ۱ بار

اللہ کے نام سے

جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھنے لگو تو کہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۱ بار

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

پھر کہو (یعنی جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھ چکو)

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا

پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے لیے اس کو مسخر

هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ

کیا حالانکہ ہم اس کو مطیع نہ کر سکتے تھے۔

وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۱ بار

اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳ بار

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ۳ بار

اللہ بہت بڑا ہے

سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ قَدۡ ظَلَمۡتُ

پاک ہے تو میں نے اپنے نفس پر ظلم

نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ فَاِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ

کیا ہے پس تو مجھے بخش دے کیونکہ بے شک گناہ

الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ ۳ بار

بخشنا تیرا ہی کام ہے۔

پھر ہنسو یعنی مسکراؤ

جب سواری پر سوار ہو تو کہو

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ۳ بار

اللہ بہت بڑا ہے

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا

پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے لیے اس

ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ

کو مسخر کیا حالانکہ ہم اس کو مطیع نہ کر سکتے تھے۔

وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ۱ بار

اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ فِیۡ

اے اللہ میں اپنے اس سفر میں تجھ سے بھلائی

سَفَرِیۡ ھٰذَا مِنَ الۡبِرِّ وَ

اور تقویٰ

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس ہوتے (اور گھر والوں میں لوٹتے) تو فرماتے آئبون ان شاء اللہ تائبون عابدون لربنا حامدون (یہ حدیث حسن ہے)۔

ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۹، شمار ۱۲۹۹۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے اور فرماتے سبحان الذی سخر لنا الخ۔ پھر فرماتے اللھم انی اسئلک فی سفری ھذا من البر والتقوی الخ

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

آمین آمین آمین یا رب العلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

التَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا

اور ڈر اس عمل میں سے جس سے تو راضی ہو

تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا

مانگتا ہوں اے اللہ! تو ہم پر سفر آسان

الْمَسِيْرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ

کر دے اور ہمارے لیے زمین کی دوری کو

الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ

لپیٹ دے اے اللہ! تو ہی سفر میں

فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى

ہمارا ساتھی ہے اور گھر والوں میں خلیفہ

الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِىْ

(نگہبان) اے اللہ تو سفر میں ہمارا رفیق ہو اور گھر والوں

سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِىْ اَهْلِنَا ۱ بار

میں ہمارا خلیفہ (کہ ہمارے پیچھے ان کی نگہداشت کرے)۔

جب سفر سے واپس گھر لوٹو تو کہو

اٰئِبُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

ہم لوٹنے والے ہیں

تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا

توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار

حَامِدُوْنَ ۱ بار

کا شکر کرنے والے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِيۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

جب اپنی سواری پہ سوار ہونے لگو تو انگلی سے اشارہ کرو اور کہو۔

۱ اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ الصَّاحِبُ
اے اللہ! تو ہی سفر میں

فِی السَّفَرِ وَالۡخَلِيۡفَةُ فِی
ہمارا رفیق اور ساتھی ہے اور گھر والوں میں ہمارا خلیفہ (ہمارے بعد

الۡاَهۡلِ اَللّٰهُمَّ اصۡحَبۡنَا
ان کی نگہداشت کرنیوالا) ہے۔ اے اللہ! تو اپنی بھی خواہی کے ساتھ

بِنُصۡحِكَ وَاقۡلِبۡنَا بِذِمَّةٍ
ہمارا رفیق ہو اور ہمیں ذمہ داری کے ساتھ پھیر

اَللّٰهُمَّ ازۡوِلَنَا الۡاَرۡضَ وَ
اے اللہ! تو ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور

هَوِّنۡ عَلَيۡنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ
ہم پر سفر آسان کر دے اے اللہ!

اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ وَّعۡثَاءِ
میں سفر کی تکلیف اور واپسی کے رنج سے

السَّفَرِ وَكَآبَةِ الۡمُنۡقَلَبِ ابار
تیری پناہ مانگتا ہوں

جب سفر کرو تو کہو

۲ اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ الصَّاحِبُ
اے اللہ! سفر میں تو ہی میرا

۴۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اونٹنی پر سوار ہوتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے (حضرت شعبہ راوی نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا) اس حدیث کی روایت میں اور فرماتے: اللھم انت الصاحب ... الخ (یہ حدیث اس طریقہ سے حسن غریب ہے) ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۵ شمار ۱۲۸۹

۴۴ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو فرماتے: اللھم انت الصاحب الخ بعض احادیث میں الحور بعد الکون بھی روایت کیا گیا ہے اور ہر قول کی توجیہ ملتی ہے اور الحور بعد الکون یا الکود کے معنی ہیں ایمان سے کفر کی طرف لوٹنا یا طاعت سے معصیت کی طرف پھرنا مطلب یہ ہے کہ ایک چیز سے دوسری بری چیز کی طرف واپس ہونا۔ (یہ حدیث حسن و صحیح ہے) ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۶ شمار ۱۲۹۰

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ

ساتھی ہے اور میرے گھر والوں میں خلیفہ (میرے بعد ان کی نگہداشت کرنے

اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَ

والا) ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا رفیق ہو اور

اخْلُفْنَا فِیْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

ہمارے گھر والوں میں ہمارا خلیفہ ہو اے اللہ! میں

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ

تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت

وَ كَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ مِنَ الْحَوْرِ

اور واپسی کے رنج و الم سے اور اچھی حالت کے بعد

بَعْدَ الْكَوْرِ

بری حالت ہونے اور زیادتی کے بعد کمی ہونے سے

وَ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ

مظلوم کی (بد) دعا سے اور

سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَ

گھر والوں اور مال پر

الْمَالِ ۱ بار

بری نظر سے

اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يُّبَلِّغُ

اے اللہ! میں تجھ سے ایسا وسیلہ مانگتا

خَيْرًا وَّ مَغْفِرَةً مِّنْكَ وَّ

ہوں جو خیر پہنچائے اور تیری بخشش اور

رِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ

رضا چاہتا ہوں۔ بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بے شک تو

ط۱ براء بن عازب رضؔ۔ ابو یعلی رحؔ۔ ابن سنی رحؔ۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۱۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ

ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ!

اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ

تو ہی سفر میں رفیق

وَ الْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ

اور گھر والوں میں نائب ہے اے اللہ!

ھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ وَ اطْوِلَنَا

ہم پر ہمارا سفر آسان کردے اور ہمارے لیے

الْاَرْضَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ

زمین طے کردے اے اللہ! میں

بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَ

تیری سفر کی مشقت اور بُری واپسی سے

كَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ ا ب ا ر

پناہ مانگتا ہوں

جب بلندی پر چڑھو تو کہو

اَللّٰہُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

جب نیچے اُترو تو کہو

سُبْحٰنَ اللّٰہِ

اللہ پاک ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

ما فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کسی بلندی (پہاڑ وغیرہ) پر چڑھو تو اللہ اکبر کہو اور نیچے اُترو تو سبحان اللہ کہو ھ

م جابر رض - بخاری ج ۲ نسائی ج ۲ - ابوداؤد ج ۲ حصن حصین صفحہ ۲۸۲ - ۲۸۱ -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

جب کسی اونچی جگہ پر چڑھو تو کہو

۱ اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَّلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ۱ بار

جب کسی وادی پر چڑھو تو کہو

۲ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۱ بار

اور پھر کہو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱ بار

اگر جانور پھسلے یا اوندھا ہو تو کہو

۳ بِسْمِ اللّٰهِ ۱ بار

جب دریا کا سفر کرو تو کہو

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

مُرْسٰهَا ط اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ

ٹھیرنا ہے بے شک میرا رب بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ○ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

مہربان ہے اور ان لوگوں نے تو اللہ کی

حَقَّ قَدْرِهٖ ق وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا

جیسی قدر کرنی چاہیے تھی قدر نہ کی حالانکہ (وہ ایسی عظمت اور قدرت رکھتا ہے کہ)

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ

قیامت کے دن (یہ ساری زمین اُسی کی ایک مٹھی میں) ہوگی اور

السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ

آسمان لپٹے ہوئے اُس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی ذات) اس سے پاک اور (اس

يُشْرِكُوْنَ ○ ۱ بار

کی شان اس سے بہت) بلند ہے۔

جب کوئی جانور بھاگ جائے تو پکار کر کہے

اَعِيْنُوْا يَا عِبَادَ اللّٰهِ ۱ بار

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ۱ بار

اللہ تم پر رحم کرے

جب کسی سے کوئی مدد درکار ہو تو کہو

يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِىْ ۳ بار

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

۱ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور جب کسی کا جانور بھاگ جائے تو پکار کر کہے۔ اعینوا یا عباد اللہ" ابن السنی رح۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۳

۲ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور جب اس کا جانور بھاگ جائے تو پکار کر کہے ... رحمکم اللہ" ابن عباس رض۔ ابن ابی شیبہ رح موقوفاً۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۳

۳ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور اگر مدد چاہیے تو تین بار کہے۔ یا عباد اللہ اعینونی" زید بن علی رض۔ طبرانی رح۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۳۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

جب وہ شہر جس میں کہ جانا ہو دیکھو تو کہو

۱ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ

اے اللہ! ساتوں آسمانوں

السَّبْعِ وَمَآ اَظْلَلْنَ وَرَبَّ

اور اُن چیزوں کے پروردگار جن پر آسمان سایہ افگن ہیں اور

الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَآ اَقْلَلْنَ

ساتوں زمینوں اور اُن چیزوں کے رب جن کو یہ زمینیں اٹھائے

وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَآ اَضْلَلْنَ

ہوئے ہیں اور شیاطین اور اُن لوگوں کے رب جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے

وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ

اور ہواؤں اور اُن چیزوں کے رب جن کو ان ہواؤں نے پراگندہ کر دیا ہے

فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ

ہم تجھ سے اس بستی کی بھلائی اور اس بستی کے

الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَ

لوگوں کی بھلائی مانگتے ہیں اور

نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ

اس کی برائی اور اس کے لوگوں کی برائی اور اس کے اندر

اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا ۱ بار

کی برائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں

جب وہ شہر جس میں کہ جانا ہو نظر پڑے تو کہو

۲ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا

میں تجھ سے اس شہر کی بھلائی اور شہر کے اندر کی

۱ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب وہ شہر دیکھے جس میں جانا ہے تو کہے اللھم رب السموات السبع الخ — صہیب رض — نسائی رح — ابن حبان رح — حاکم رح — حصن حصین صفحہ ۲۸۲

۲ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب وہ شہر دیکھے جس میں جانا ہے تو کہے اسئلک خیرها الخ — ابو بکر بن ابی رفاعہ بن عبد المنذر الانصاری رض — طبرانی رح — حصن حصین صفحہ ۲۸۳

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

فِیْھَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

بھلائی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس (شہر) کی

شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا ۱ بار

اور اس (شہر) کے اندر کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔

جب اُس شہر میں داخل ہونے لگو تو کہو

ف۱ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا ۳ بار

اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے

پھر یہ دعا کرو

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَ

اے اللہ! ہمیں اس کے میوے نصیب فرما (یعنی نفع دے)

حَبِّبْنَآ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَ حَبِّبْ

اور ہمیں اس کے رہنے والوں کا محبوب کر دے اور اس کے نیک

صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا ۱ بار

لوگوں کو ہمارا دوست بنا دے

جب کسی منزل پر ٹھہرو

ف۲ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ

میں اللہ کے پورے اور مکمل کلموں کے

التَّآمَّۃِ مِنْ شَرِّ مَا

ساتھ پناہ لیتا ہوں اس کے شر سے جو اس نے

خَلَقَ ۱ بار

پیدا کیا ہے۔

ف۱ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے "اور جس وقت اس میں اندر جانا چاہے تو تین بار کہے: اللّٰھم بارک لنا فیھا۔ اور یہ دعا کرے: اللّٰھم ارزقنا جناھا الخ۔ حاشیہ صدیق رض۔ طبرانی فی الاوسط۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۵-۲۸۴۔

ف۲ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہیں ٹھہرے اور کہے اعوذ بکلمات اللہ الخ تو وہ جب تک اس منزل میں رہے گا اُسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی (رواہ مسلم)۔ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ خولہ بنت حکیم سلمیہ رض۔ ترمذی رح۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۵ شمار ۱۲۸۸۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

## کسی مقام یا بستی میں داخل ہوتے وقت پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ
اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس

خَيْرِ هٰذِهِ الْاَرْضِ وَخَيْرِ مَا
زمین کی (یا بستی کی) بھلائی کا اور اس بھلائی کا جو

جَمَعْتَ فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ
تو نے اس میں رکھی ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس کے شر سے

مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَمَعْتَ
اور جو شر کہ تو نے اس میں رکھا ہے۔

فِيْهَا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جِنَاهَا
اے اللہ! ہمیں اس کی حفاظت نصیب فرما

وَاَعِذْنَا مِنْ وَبَاهَا وَ
اور ہمیں پناہ دے اس کی وبا سے اور

حَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ
اس جگہ کے لوگوں میں ہماری محبت ڈال دے۔ اور اس جگہ کے

صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا ۱ بار
نیک بندوں کی محبت ہمیں عطا کر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو (یہ دعا) پڑھتے اللھم انی اسئلک الخ
عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی صفحہ ۱۴۱ نمبر ۵۲۷

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

جب شام ہو تو کہے

۱ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَ رَبُّكِ اللّٰهُ
اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَ
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے اور

شَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَ شَرِّ
اُس چیز کی برائی سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے اور اُس چیز کی برائی

مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَ اَعُوْذُ
سے جو تجھ پر چلتی ہے اور اللہ کی پناہ مانگتا

بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدَ
ہوں شیر اور کالے اژدہے سے

وَ مِنَ الْحَيَّةِ وَ الْعَقْرَبِ
اور سانپ اور بچھو سے

وَ مِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَ
اور شہر کے رہنے والوں کی برائی سے اور

مِنْ وَّالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ا بار
باپ اور بیٹے کی برائی سے۔

رات کے آخری حصّہ میں کہو

۲ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ
سن لی سننے والے نے اللہ کی تعریف

وَ نِعْمَتِهٖ وَ حُسْنِ بَلَائِهٖ
اور اس کی نعمت کا اقرار اور ہم پر اُس کی

ما
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور یہ کہے جب شام ہو اور رات آ جائے یا ارض ربی و ربک اللہ الخ۔ ابو داؤد رح نسائی رح، حاکم رح، ابن خزیمہ رح۔ حصن حصین صفحہ ۸۰۔ ۲۸۲

۲
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور پچھلی رات کے وقت کہے سمع سامع الخ۔ ابی ہریرہ رض۔ مسلم رح، ابو داؤد رح، نسائی رح۔ حصن حصین صفحہ ۸۰۔ ۲۸۶

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

١٠٤٨
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ
عَلَیۡنَا رَبَّنَا صَاحِبۡنَا وَ اَفۡضِلۡ
نوبی نعمت - اے ہمارے پروردگار ہمارا رفیق ہوجا اور ہم پر
عَلَیۡنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ
فضل فرما حالانکہ (ہیں یہ بات) دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتے
النَّارِ ۱ بار
ہوئے (کہہ رہا ہوں) -
(اور اسکو) بآوازِ بلند کہے ۳ بار
سفر میں یہ سورتیں پڑھو
سورۃ الکٰفرون
سورۃ النصر
سورۃ الاخلاص
سورۃ الفلق
سورۃ الناس
رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

ﷺ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ﷺ

## جب کسی منزل پہ ٹھہرو تو کوچ کرنے سے پہلے پڑھو

| | |
|---|---|
| نفل [1] | ۲ رکعتیں |
| اَللّٰہُ اَکْبَرُ [2]<br>اللہ بہت بڑا ہے | ۱ بار |
| اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ [3]<br>بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے | ۳ بار |
| اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ<br>اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ سے<br>السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ<br>سلامتی مل سکتی ہے۔ بڑی برکت والا ہے اے بزرگی<br>وَالْاِکْرَامِ<br>اور عزت والے | ۱ بار |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

[1] حضرت انس بن مالک رضؓ سے منقول ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ اترتے تھے، تو جب تک وہاں دو رکعت نہیں پڑھ لیتے تھے، (یا یہ کہا کہ) جب تک اس جگہ دو رکعت پڑھ کر رخصت نہیں ہوتے تھے، وہاں سے کوچ نہیں کرتے تھے۔ امام عبداللہ (داری) کہتے ہیں کہ (اس حدیث کے راوی) حضرت عثمان بن سعید رضؓ ضعیف ہیں۔ (دارمی شریف صفحہ ۲۰۴ شمار ۲۶۲۸)

[2] ابن عباس رضؓ بخاریؒ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۰ شمار ۸۸۸

[3] ثوبان رضؓ مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۰ شمار ۸۹۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

## جب سفر سے واپس لوٹو

| | |
|---|---|
| نفل | ۲ رکعتیں |
| اَللّٰهُ اَكۡبَرُ<br>اللہ سب سے بڑا ہے | ۱ بار |
| اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ<br>بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے | ۳ بار |
| اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡكَ<br>اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے<br>السَّلَامُ تَبَارَكۡتَ يَا ذَا الۡجَلَالِ<br>سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی<br>وَالۡاِكۡرَامِ<br>اور عزت والے | ۱ بار |

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو دن کو آتے چاشت کے وقت پھر جب شہر میں داخل ہوتے پہلے مسجد میں آن کر دو رکعتیں پڑھتے بعد اس کے وہاں بیٹھتے۔

ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۴ شمار ۱۰۱۸

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَاقَيُّوۡمُ

# السیر والمغازی

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس واکمل جناب رسولِ اکرم واجمل، اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو دعوتِ اسلام کا نامہ لکھا اور اس نامہ کو دحیہ کلبیؓ کے ہاتھ روانہ فرمایا۔ اور حکم دیا کہ اس نامہ کو تم حاکم بصریٰ کے پاس پہنچانا۔ وہ اس کو قیصر کے پاس پہنچاوے گا۔ اس نامہ میں یہ لکھا تھا :۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

یہ نامہ ہے اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے ہرقل شاہِ روم کے نام۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ تو اسلام قبول کر محفوظ و مامون رہے گا۔ تو اسلام قبول کر، تجھ کو اللہ (تعالیٰ) دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر تو منہ پھیرے گا۔ یعنی اسلام قبول نہ کرے گا، تو تیرے اطاعت گذاروں اور تابعداروں (یعنی رعایا) کا گناہ بھی تجھ پر ہو گا (کہ تیرے اسلام نہ لانے سے وہ بھی کفر میں مبتلا رہیں گے) اور اے اہلِ کتاب! آؤ طرف دینِ حق کی جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے (یعنی جیسا کہ تم رسول اور اللہ اور اللہ کی کتاب پر ایمان اور اعتقاد رکھتے ہو، ہم بھی رکھتے ہیں) اور وہ دین (حق) یا کلمۂ مشترک یہ ہے۔ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ اور ہم میں سے بعض آدمی بعض کو اللہ کے سوا اپنا پروردگار نہ بنائے گا۔ (جیسا کہ مسیحیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا پروردگار بنا لیا تھا) پھر اگر اے مومنو! اہلِ کتاب اس دعوت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

سے اعراض کریں۔ اور دینِ حق کی طرف نہ آئیں۔ تو تم ان سے کہو۔ کہ اے کافرو! تم گواہ رہو۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مسلم کی روایت میں چند الفاظ مختلف ہیں)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۵-۹۴- شمار ۳۷۳۱)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے ایام میں (ایک دفعہ) انتظار کیا (یعنی دشمن سے جنگ نہ کی شروع دن میں۔ جیسا کہ معمول تھا، بلکہ دن چڑھنے کا انتظار کیا) جب آفتاب ڈھل گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا۔ لوگو! دشمنوں سے معرکہ آرا ہونے کی آرزو نہ کرو (اس لئے کہ جنگ کرنا مصیبت و بلا کا سامنا کرنا ہے) بلکہ اللہ سے امن و عافیت چاہو۔ اور جب تم دشمن سے لڑو۔ تو صبر سے کام لو۔ اور اس کا یقین رکھو۔ "جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:-

"اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، ابر کو چلانے والے، دشمن کی جماعت کو شکست و ہزیمت دینے والے۔ دشمنوں کو شکست و ہزیمت دے۔ اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۶ شمار ۳۷۳۵)

حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے چھوہاروں کے درخت جلا ڈالے اور کاٹ ڈالے اور اسی جگہ کا نام بویرہ ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس موقعہ پر) یہ آیت نازل فرمائی۔ مَا قَطَعۡتُمۡ مِّنۡ لِّیۡنَۃٍ اَوۡ تَرَکۡتُمُوۡھَا قَآئِمَۃً عَلٰۤی اُصُوۡلِھَا فَبِاِذۡنِ اللّٰہِ وَلِیُخۡزِیَ الۡفٰسِقِیۡنَ ط (چھوہاروں کے جن درختوں کو تم نے کاٹا اور جن درختوں کو انکی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا۔ وہ سب اللہ تعالےٰ کی اجازت (سے) ہے۔ اور اس لئے ہے۔ کہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فاسقوں کو ذلیل ورسوا کرے) اس باب میں حضرت ابن عباس رضؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔ کہ درختوں کے کاٹنے اور قلعوں کے ڈھانے اور ویران کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ بعض علماء اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام اوزاعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے پھلے پھولے درختوں کے کاٹنے اور آباد عمارت کو ویران کرنے سے منع فرمایا۔ اور آپؓ کے بعد مسلمانوں کا یہی عمل رہا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ دشمنوں کی زمین کو جلانے، درختوں اور ان کے پھلوں کے کاٹنے میں کچھ ہرج نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ کبھی بعض جگہوں میں ایسا کئے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ لیکن بے فائدہ نہ جلانا چاہیئے۔ امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں۔ کہ جب جلا دینا ہی ان کے لئے بڑی سزا ہو۔ تو جلا دیں۔ (مطلب یہ ہے کہ اگر جلا دینا ضروری ہو، اس کے بغیر چارہ نہ ہو، اور اس سے کفار کے حوصلے پست ہوتے ہوں، تو جلا دینے میں کچھ ہرج نہیں)

(ترمذی شریف اول صفحہ ۳۱۳ شمار ۱۴۵۳)

حضرت ابن بریدہ رضؓ اپنے والدؓ کی روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی رسالہ پر کسی شخص کو افسر مقرر فرماتے۔ تو اس کی ذات کے واسطے یہ نصیحت فرماتے۔ کہ اللہ سے خوف کھاتا رہے، اور اپنے ماتحت لشکریوں کے حق میں یہ نصیحت ہوتی۔ کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرے (جہاد کے امور میں یہ فرماتے) کہ جو اللہ سبحانہٗ کو نہ مانے۔ اللہ تعالےٰ کے واسطے اس سے جنگ کرو (اور جو کسی سے عہد کرلو) پھر عہد شکنی نہ کرو۔ نہ (مقتولین کو) مثلہ بناؤ (یعنی ان کے ناک کان مت کاٹو) غنیمت میں چوری اور بچوں کے قتل سے پرہیز کرو اور دشمن سے مقابلہ کے وقت تین باتیں پیش کی جائیں۔ اگر وہ ان کو منظور کرلیں تو اپنے ہاتھوں کو ان کے مالوں اور جانوں سے روک لو۔ پہلے ان پر اسلام پیش کرو۔ اگر وہ اسلام قبول کرلیں۔ تو اپنے ہاتھوں کو روک لو۔ اور ان سے کہو۔ کہ وہاں سے ہجرت کرکے مسلمانوں کی آبادی میں چلے آئیں۔ جو

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَا قَیُّوۡمُ

حقوق مسلمان مہاجر کے واسطے ہوں گے۔ وہی تمام حقوق ان کو عنایت ہوں گے، اگر وہ ہجرت سے انکار کریں۔ تو ان سے کہہ دو۔ کہ گاؤں والوں کی طرح شمار کئے جائیں گے۔ اور جو حکم گاؤں والے کے واسطے اللہ تعالےٰ نے دیا ہے۔ اس میں شامل ہو کر رہیں گے۔ مسلمانوں کے مالِ غنیمت اور انعامات میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ البتہ اگر جہاد میں شرکت کریں گے۔ تو حصّہ کے بھی مستحق ہوں گے۔ اور اگر وہ ایمان لانے سے انکار کریں۔ تو ان کے سامنے جزیہ پیش کرو۔ اگر جزیہ دینا قبول کریں۔ تو ان سے دست بردار ہو جاؤ۔ ان کے مالوں سے ہاتھ اٹھالو۔ کیونکہ وہ ذمّی ہو کر محفوظ ہوگئے۔ اور اگر وہ لوگ جزیہ سے بھی انکار کردیں۔ تو ان پر اللہ تعالےٰ سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کرو۔ اور (یہ بھی خیال رکھو۔ کہ) جب تم لوگ کسی قلعہ کا محاصرہ کرو۔ اور وہاں کے لوگ اللہ تعالےٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری پر تم سے امن طلب کریں۔ تو اللہ تعالےٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری پر ان کو امن نہ دو۔ بلکہ اپنے باپ یا ہمراہی کی ذمہ داری پر امن دو۔ کیونکہ باپ یا ہمراہی کے ذمہ کا اللہ تعالےٰ کے ذمہ سے توڑنا آسان ہے۔ ایسے ہی جب کسی قلعہ کا محاصرہ ہو، اور قلعہ والے خواہش کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ذمہ پر قلعہ سے باہر آجائیں۔ تو اس ذمہ پر ان کو اجازت نہ دو۔ بلکہ اپنی ذات پر ان کو باہر نکلنے کا حکم دو۔ کیونکہ تم کو اللہ تعالےٰ کا حکم نہیں معلوم ہو سکتا کہ ان کے بارے میں کیا ہے
حضرت علقمہ رضؓ کا بیان ہے۔ کہ میں نے یہ حدیث مقاتل ابن حیان رضؓ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا۔ مسلم ابن ہیقسم رضؓ نے بروایت نعمان ابن مقرن رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مجھ سے بھی نقل کی ہے

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۴۶۔ عن حضرت ابن بریدہؓ)

حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضؓ کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد تم لوگوں میں ایسے حاکم پیدا ہوں گے جو سنت پر چلنا چھوڑ دیں گے۔ اور (بدعت پر عمل کریں گے)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اور اسی طرح نماز کے وقتوں میں تاخیر کیا کریں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھ کو ایسے حاکموں کی ملاقات ہو تو میں کیا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام عبدؓ کے بیٹے! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی شخص کی اطاعت نہ کرنی چاہیئے

(عبد اللہ ابن مسعودؓ / ابن ماجہ شریف صفحہ ٣٤٧)

حضرت عصام مزنی رضؓ (جن کو صحبتِ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہے) فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کو روانہ فرماتے تو ان لوگوں کو ہدایت فرماتے کہ جب تم لوگ کوئی مسجد دیکھو یا کسی مؤذن کو (اذان دیتے) سنو۔ تو کسی کو قتل نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ١٣-٣١٢ شمار ١٤٥٠)

حضرت نعمان بن مقرن رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہو کر (کئی مرتبہ) لڑائی لڑی (یعنی میں کئی غزووں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا۔ کہ جب صبح طلوع ہوتی۔ تو رک جاتے اور سورج نکلنے تک رکے رہتے۔ جب سورج طلوع ہو چکتا۔ تو لڑائی شروع کر دیتے پھر جب دوپہر ہوتی (اور آفتاب نصف النہار پر ہوتا) تو لڑائی موقوف کر دیتے۔ اور زوال آفتاب تک رکے رہتے۔ اس کے بعد پھر جنگ شروع کر دیتے۔ اور عصر کی نماز تک لڑائی جاری رکھتے تھے۔ اور کہا جاتا تھا۔ کہ اس وقت مدد کی ہوائیں ابھرتی تھیں۔ اور مومن اپنے لشکروں کے لئے اپنی نمازوں میں دعائیں کرتے تھے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ٢٥-٣٢٤ شمار ١٥١٤)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی (کافروں پر حملہ کر کے) قتل و غارت کرتے۔ تو صبح کے وقت نماز فجر کے قریب قتل و غارت کرتے، پھر اگر اذان کی آواز

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

سنتے تو (قتل و غارت سے) رک جاتے۔ اور اگر نہ سنتے۔ تو قتل و غارت جاری رکھتے۔ ایک دن (اذان) سننے کے لئے کان لگایا۔ تو ایک شخص کو کہتے سنا۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ فطرت (اسلام) پر ہے۔ پھر اس نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ دوزخ سے نکل گیا۔ (یعنی جہنم سے نجات پائی) یہ حدیث حسن صحیح ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۶ شمار ۱۵۲۰)

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے جہاد کرتے تھے۔ تو بغیر اس کے کہ صبح ہو جائے۔ جہاد نہ کرتے تھے۔ پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان (کی آواز) سن لیتے تھے۔ تو جہاد موقوف کر دیتے تھے۔ اور اگر اذان (کی آواز) نہ سنتے تھے۔ تو صبح کے بعد فوراً غارت کا حکم دیتے تھے۔ چنانچہ ہم خیبر میں بھی رات کے وقت گئے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۷ شمار ۱۹۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی) کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لگا کھڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے (وہیں) قتل کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۸-۳۳۹ شمار ۱۵۹۳)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِيۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

# اَلۡجِهَادُ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکّے سے نکالے گئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا ان لوگوں نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ اب یہ لوگ ضرور برباد ہوں گے پھر یہ آیت اتری اُذِنَ لِلَّذِيۡنَ يُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّهُمۡ ظُلِمُوۡا الخ یعنی اجازت دی گئی ان لوگوں کو جن سے مشرک لڑتے ہیں۔ (لڑنے کی کیونکہ اس سے پہلے لڑنے کا حکم نہ تھا مسلمانوں کو کافر ان کو ستاتے ایذا دیتے مارتے تب وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، صبر کرو۔ ابھی اللہ کا حکم مجھ کو لڑنے کا نہیں ہوا۔ جب یہ آیت اتری تو جہاد شروع ہوا۔) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا۔ میں سمجھا، اب لڑائی ہوگی۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ تو یہ آیت سب سے پہلے اتری جہاد میں۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۱)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور ان کے دوست حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکّے میں تشریف رکھتے تھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس زمانے میں ہم مشرک تھے تو عزّت میں تھے اور جب سے ایمان لائے ذلیل ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ معاف کروں لوگوں کی خطاؤں کو تو مت لڑو۔ پھر جب ہم کو اللہ سبحانہٗ مدینے لے گیا تو وہاں حکم ہوا کافروں سے لڑنے کا اس وقت بعض لوگ لڑنے میں ہچکچاتے (یعنی لڑائی سے ڈرے) تب اللہ سبحانہٗ نے یہ آیت اتاری، اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ قِيۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَيۡدِيَكُمۡ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ۔
یعنی تو نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جن سے پہلے کہا گیا تھا روکے رہو اپنے ہاتھوں کو اور نماز پڑھا کرو

(نسائی شریف جلد دوم، صفحہ ۲۴۱/۴۲)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں سے جہاد کرو تم اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ اور اپنی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

زبانوں کے ساتھ۔ (انسؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف، جلد اوّل صفحہ ۵۲۶، شمار ۲۲۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم سے جہاد کے واسطے چلنے کو کہا جاتے تو فوراً نکلو اس میں سستی نہ کرو۔ (ابن عباسؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف، صفحہ ۳۳۵)

حضرت سالم ابوالنضرؓ حضرت عمر بن عبداللہؓ کے مولیٰ (اور وہ ان کے منشی بھی تھے۔) کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ نے ان کو یہ لکھ بھیجا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ (بخاری شریف، جلد دوم صفحہ ۳ شمار ۸۱)

حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میرے والدؓ نے (ایک مرتبہ میدان جنگ میں) دشمنوں کے سامنے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں ہماری قوم کے ایک پراگندہ حال شخص نے (حضرت ابوموسیٰؓ سے) کہا تم نے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں (میں نے خود سنا ہے) راویؓ کہتے ہیں کہ وہ پراگندہ صورت شخص لوٹ کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا میں تم لوگوں کو (الوداعی) سلام کرتا ہوں یہ کہہ کر اس نے اپنی تلوار کی میان کو توڑ ڈالا اور تلوار لے کر لڑنے لگا حتیٰ کہ قتل کیا گیا (یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۴۳ شمار ۱۵۶۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک دشمن (اسلام سے) مقابلہ باقی ہے اس وقت تک ہجرت باقی ہے۔

ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(عبداللہ بن سعدیؓ / نسائیؒ ابن حبانؒ، بلوغ المرام صفحہ ۲۶۳، شمار ۱۲۹۲)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے میں نے سنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی جب تک توبہ ختم نہ ہوگی اور توبہ ختم نہ ہوگی جب تک آفتاب پچھم کی طرف سے نہ نکلے گا (تو ہمیشہ دارالکفر اور دارالمعاصی سے ہجرت کرنا دارالاسلام اور دارالصلاح کی طرف بہتر ہے)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۲۰، شمار ۲۱۹۶)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح (مکّہ) کے دن فرمایا کہ بعد فتح کے ہجرت باقی نہیں رہی مگر جہاد اور نیت (کا ثواب) باقی ہے اور جب تم جہاد کے لئے (حاکم شریعت کی طرف سے) طلب کئے جاؤ تو (فوراً) نکل پڑو۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۲/۱۴ شمار ۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری اُمت کا حق پر لڑتا رہے گا اپنے دشمن سے یہاں تک کہ آخری اُمت میری دجّال سے لڑے گی۔

(عمران بن حصینؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۲۱ شمار ۲۲۰۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت (کہیں نہ کہیں) ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

(جابر بن سمرہؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹، ۷ شمار ۳۶۱۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں پس جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ دے گا اس کی جان اور اس کا مال مجھ سے بچ جائے گا مگر بعوض حق کے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ اس مضمون کو حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابن عمرؓ نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷، ۵ شمار ۲۰۰)

حضرت ام حصین احمسیہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں تقریر فرماتے سنا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر ایک چادر تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹ رکھا تھا وہ فرماتی ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو کے عضا کو دیکھ رہی تھی کہ جنبش کرتا تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے لوگو! اللہ سبحانہٗ سے ڈرو اور اگر تم پر حبشی غلام حاکم بنایا جائے جس کی ناک کٹی ہو یا کان کٹے ہوں تو اس کا کہنا مانو اور فرمانبرداری کرو جب تک وہ تم لوگوں کے لئے اللہ کی کتاب کو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِيۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

قائم رکھے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عرباض بن ساریہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ روایت حضرت ام حصینؓ سے کئی طریق سے مروی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۳۹/۴۰، شمارہ ۱۶۰۵)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوتے سنا کہ ہم لوگ (اور امتوں سے باعتبار زمانہ کے) اخیر میں ہیں (مگر مرتبہ میں سب سے) سبقت لے جانے والے ہیں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص حاکم شریعت کی اطاعت کرے اس نے بے شک میری اطاعت کی اور جو شخص حاکم شریعت کی نافرمانی کرے اس نے بے شک میری نافرمانی کی اور امام تو (مثل) ڈھال (کے) ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے سے جنگ کی جاتی ہے اور اس سے پناہ لی جاتی ہے پس اگر وہ اللہ سے تقویٰ کا حکم دے اور انصاف کرے تو اس کی وجہ سے اسے ثواب ملے گا اور اگر وہ اس کے خلاف کرے تو اس کی وجہ سے اس پر گناہ ہوگا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۹ شمارہ ۲۰۸)

حضرت ابن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (امام کی بات) سننا اور ماننا (ہر شخص پر) ضروری ہے تاوقتیکہ اسے کسی گناہ کی بات کا حکم نہ دیا جاتے پھر اگر کسی گناہ کا حکم دیا جاتے تو نہ سننا (ضروری) ہے اور نہ ماننا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۹ شمارہ ۲۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہاد دو طرح پر ہے ایک وہ جہاد جو اللہ سبحانہٗ کی رضامندی کے واسطے کیا جاتا ہے اور امام کی فرمانبرداری کی جاتی ہے اور عمدہ سے عمدہ مال اس میں خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھ نرمی اور محبت کی جاتی ہے اور فساد سے پرہیز رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور جو جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درجہ دکھانے اور سنانے کے واسطے ہو اور اپنے افسر کی نافرمانی اور زمین میں فساد منظور ہو تو یہ جہاد ایسا ہے اس میں جو کوئی جاوے ثواب تو کیا اس کو خالی لوٹ آنا مشکل ہے (یعنی ایسے جہاد میں اگر گناہ سے بچ جاوے تو یہی غنیمت ہے ثواب کا کیا ذکر)

(معاذ بن جبلؓ / ابوداؤدؒ — ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹ شمارہ ۲۲۳)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہندوستان میں مسلمان جہاد کرینگے تو اگر وہ جہاد میرے سامنے ہوا تو میں اپنی جان اور مال کو اس میں خرچ کروں گا اگر مارا جاؤں گا تو سب سے افضل شہیدوں میں داخل ہوں گا اور جو زندہ رہوں گا تو میں وہ ابوہریرہؓ ہوں گا جو جہنم کے عذاب سے آزاد کر دیا گیا ہے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ٢٧٠)

حضرت ثوبانؓ جو غلام تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اُمّت میں دو گروہ ہوں گے اللہ بچادے گا ان کو دوزخ سے۔ ایک ان میں سے جہاد کرے گا ہندوستان میں اور دوسرا ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ٢٧٠)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سوال کیا کسی شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا عمل بڑھ کر ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا ایمان لانا اللہ سبحانہٗ پہ۔ عرض کیا اس نے پھر کونسا۔ فرمایا جہاد کرنا اللہ سبحانہٗ کی راہ میں۔ عرض کیا پھر کونسا فرمایا حج کرنا۔ حج مبرور جو مقبول ہو اللہ کی جناب میں۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ٢٥٣)

حضرت ابوموسیٰ (اشعریؓ) کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی شخص تو ناموری کی غرض سے جہاد کرتا ہے اور کوئی شخص اپنی بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے تو فی سبیل اللہ (مجاہد) کون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو (محض) اس لئے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جاتے وہ (مجاہد) فی سبیل اللہ ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ٢٨ شمار ٣)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اس حدیث قدسی میں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے بندوں میں سے جاوے جہاد کرنے کو میری خوشنودی کے لئے میں ضامن ہو جاتا ہوں اس کے واسطے اس بات کا کہ لوٹا دوں اس کو ثواب یا مال غنیمت دے کر اور اگر قبض کروں اس کی جان تو بخشوں گا اس

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَ زِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

کو اور رحمت کروں گا اس پر۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ اس شخص کے لئے ذمہ دار ہو گیا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرے اس کو جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے وعدوں کی تصدیق کے سوا اور کسی غرض سے گھر سے نہ نکالا ہو اس بات کا کہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا اس کے مکان کی طرف جہاں سے وہ آیا تھا ثواب یا غنیمت کے ساتھ واپس کر دے گا۔ (ابوہریرہؓ / بخاریؒ / بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۸ شمار ۳۵۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین آدمی ہیں جن کا اللہ ضامن ہے۔ ایک وہ جو اللہ کی راہ میں جہاد کو نکلے اللہ اس کا ضامن ہے یا اس کو مار کر جنت میں داخل کرے گا یا زندہ گھر کو پھیر دے گا ثواب اور مال غنیمت دلوا کر۔ دوسرے وہ شخص جو مسجد کو چلے اللہ اس کا ضامن ہے اگر مر جاتے گا تو جنت میں جاوے گا نہیں تو اجر اور ثواب کما کر پھر آوے گا تیسرے وہ شخص جو اپنے گھر میں السلام علیکم کر کے جاوے اس کا اللہ ضامن ہے۔
(ابوامامہ باہلیؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۳ شمار ۱۷۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا میں تین قسم کے مومن ہیں ایک تو وہ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر کسی شک و شبہ میں مبتلا نہ ہو جاتے اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا (اور یہ سب سے بہتر مومن ہیں) اور دوسرے وہ جن کے ہاتھوں میں مسلمانوں کے جان و مال محفوظ ہیں اور تیسرے وہ جس کے دل میں طمع کی خواہش پیدا ہوتی ہے لیکن وہ اس خواہش کو صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ (ابوسعید خدریؓ / احمدؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۹ شمار ۳۶۶۰)

حضرت ابوسعید (خدریؓ) کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں افضل کون ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان سے اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کے کسی درّے میں رہتا ہو (اور وہیں) اللہ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھتا ہو۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۳، شمار ۵۳)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی عبادت بتائیے جو جہاد کے ہم مرتبہ ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسی عبادت معلوم نہیں (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو ایسا کر سکتا ہے کہ جب مجاہد (جہاد کے لئے) نکلے تو تو اپنی مسجد میں (جا) اور (نماز پڑھنے) کھڑا ہو جا اور سست نہ ہو اور برابر روزہ رکھنا شروع کر دے اور ترک نہ کر، اس نے عرض کیا کہ ایسے کون کر سکتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ مجاہد کا گھوڑا جب اپنی رسی میں (بندھا ہوا چرنے کے لئے) چلتا پھرتا ہے تو مجاہد کے لئے (اس کے ہر ہر قدم پر) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۲/۲۳ شمار ۵۲)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو (اور اللہ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے) اس کی مثال مثل اس شخص کے ہے جو (برابر دن بھر) روزہ رکھتا ہو اور رات بھر نماز پڑھتا ہو اور اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے اس بات کی ذمہ داری کر لی ہے کہ اگر اس کو موت دے گا تو اسے جنت میں داخل کر دے گا یا اسے ثواب اور (مال) غنیمت کے ساتھ زندہ لوٹائے گا۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۳ شمار ۵۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اللہ کے ذمہ یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا خواہ وہ فی سبیل اللہ جہاد کرے (یا نہ کرے) بلکہ جس سرزمین میں پیدا ہوا ہو وہیں بیٹھا رہے۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگوں میں اس بات کو مشہور نہ کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں وہ اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لئے مہیا کئے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین کے درمیان میں پس جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اس سے فردوس طلب کرو کیونکہ وہ جنت کا افضل اور اعلیٰ (حصہ) ہے (مجھے خیال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ بھی اس کے بعد فرمایا کہ) اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ (ابوہریرہؓ / بخاری / بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴ شمار ۵۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں میں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ ۣالنَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو اور جب خوف و فریاد کی آواز سنے فوراً اس کی طرف دوڑ جائے اور تلاش کرے قتل اور موت کو (یعنی دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے دوڑے اور درجہ شہادت حاصل کرنے کے لئے اپنی موت کو تلاش کرے) جہاں اس کے خیال میں یہ چیزیں ہوں اور پھر اس شخص کی بہترین زندگی ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریوں میں رہتا ہو یا کسی وادی میں اور نماز پڑھتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو یہاں تک کہ وہ موت سے ہمکنار ہو جائے یہ شخص لوگوں میں صرف بھلائی سے زندگی بسر کرتا ہے۔

(ابوہریرہ رضؓ مسلمؒ، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸، شمار ۳۶۰۵)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس (ذات) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر چند مسلمان ایسے نہ ہوتے کہ ان کا دل مجھ سے پیچھے رہ جانے کو گوارا نہ کرے گا اور (اگر ان سب کو ہمراہ لے جاؤں گا تو) اتنی سواریاں مجھے نہ ملیں گی جن پر ان کو سوار کروں تو میں کسی چھوٹے لشکر سے (بھی) جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس (ذات) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۵ شمار ۶۲)

حضرت انس بن مالکؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوتا ہے وہ اس بات کو نہیں چاہتا کہ دنیا کی طرف لوٹ کے جائے چاہے اسے دنیا بھر کی چیزیں مل جائیں سوا شہید کے کہ وہ دنیا کی طرف لوٹنے کی تمنا کرتا ہے تاکہ وہ دس مرتبہ قتل کیا جائے اس وجہ سے کہ وہ (قتل فی سبیل کی) بزرگی دیکھتا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۰ شمار ۸۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی مسلمان جس کی روح کو اللہ سبحانہٗ قبض کرے اس کی خواہش نہیں کرتا کہ اس کی روح دوبارہ تمہارے پاس آئے اور دنیا و مافیہا کی لذتوں کو حاصل کرے سوائے شہید کی روح کے (کہ وہ اس امر کو پسند کرتی ہے کہ دوبارہ دنیا میں جائے اور جہاد کرکے دوبارہ شہادت حاصل کرے)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

حضرت ابن ابی عمیرہؓ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں میرا مارا جانا مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں خیموں والوں (یعنی دیہاتیوں اور حویلیوں کے رہنے والوں کا حاکم بنوں۔

(عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہؓ/ نسائیؒ، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمار ۱۶۶۱ ۳)

حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا جہاد افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں آدمی کا بھی خون بہے، اور گھوڑا بھی زخمی ہو۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قفلہ مثل جہاد کے ہے ثواب میں (جہاد سے فارغ ہو کر لوٹتے اس کا ثواب یا لوٹتے وقت پھر کافروں کا پیچھا کرے اس کا ثواب اس کو قفل یا قفلہ کہتے ہیں)

(عبداللہ بن عمروؓ، ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۱۲ شمار ۲۲۰۴)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے سیر و سیاحت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ میں۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۲۱ شمار ۲۲۰۳)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ کا گزر ایک درہ پر سے ہوا اس درہ میں ایک چھوٹا سا میٹھے پانی کا چشمہ تھا انہیں وہ چشمہ اپنی پاکیزگی عمدگی کی وجہ سے اچھا معلوم ہوا انہوں نے (دل میں) کہا کیا اچھا ہو تا کہ میں لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے اس گھاٹی میں رہتا لیکن جب تک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت نہ لے لوں ایسا نہ کروں گا آخر انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کرو کیونکہ تم لوگوں میں سے کسی کا اللہ کے راستہ میں ٹھہرنا اس کے اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور تمہیں بہشت میں داخل کردے (اگر یہ چاہتے ہو تو) اللہ کے راستہ میں جہاد کرو جس نے اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقت کے برابر بھی اللہ کی راہ میں جدال و قتال کیا اس کے لئے بہشت واجب ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

( ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۳۱/۳۲، شمار ۱۵۵۲ )

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو جہاد سے خبر دیجئے (یعنی کس طرح کا جہاد موجب ثواب ہے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمروؓ! اگر لڑے تو اس حال پر کہ صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا ہو تو اللہ سبحانہٗ تجھ کو صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا اٹھاتے گا اور اگر تو لڑے گا اپنی بہادری دکھلانے کے لئے اور زیادتی کے واسطے تو اللہ سبحانہٗ تجھ کو اسی حال پر اٹھاوے گا۔ اے عبداللہ بن عمروؓ! تو جس حالت پر لڑے گا یا مارا جاوے گا تو اللہ سبحانہٗ تجھ کو اسی حال پر اٹھاوے گا (اگر نیت خالص ہے تو مخلصوں میں حشر ہوگا نہیں تو ریاکاروں میں ہوگا)

( ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۳۰ شمارہ ۲۲۳۵ )

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ اس سے دنیا کا مال و اسباب چاہتا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا تو لوگوں نے یہ بہت بڑی بات سمجھی اور دوبارہ اس شخص سے کہا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پھر پوچھ شاید کہ تو اس بات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح سمجھا نہ سکا تو پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے دنیا کا مال و اسباب چاہتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا پھر تیسری مرتبہ لوگوں نے اس شخص سے کہا تو پھر اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ تو اس نے تیسری بار پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا۔

( ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۹ شمار ۲۲۳۳ )

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا ایک شخص لڑتا ہے اپنے ذکر کے واسطے یعنی مشہوری اور شہرت کے واسطے جس کو سمعہ کہتے ہیں اور ایک شخص لڑتا ہے غنیمت ہاتھ لگنے کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف اور نام آوری کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ اس کا مرتبہ دکھایا جاوے، یعنی اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے کو، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسواسطے لڑتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو وہ شخص اللہ سبحانہٗ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَ حَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

کی راہ میں لڑتا ہے (اس کو جہاد کا ثواب ہے) اور جو ملک اور دنیا کے لئے لڑتا ہے وہ جہاد نہیں ہے۔

( ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰/۵۲۹ ، شمار ۲۲۲۴ )

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور نیت نہ رکھے مگر رسّی لینے کی بس اس کو وہی چیز ملے گی جو اس کی نیت میں ہے (یعنی جہاد کا ثواب نہ ہوگا کیونکہ اس کی نیت خالص نہ تھی)

( عبادہ بن صامتؓ / ابوداؤدؒ ، / نسائیؒ ، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۸ )

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت کا ایک چھوٹا سا مقام جو بقدر ایک کمان کے (ہو) اس چیز سے جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے اور غروب کرتا ہے (یعنی تمام دنیا سے) بہتر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا تمام ان چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب طلوع کرتا ہے یا غروب کرتا ہے۔ ( بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴ شمار ۵۹ )

حضرت انس بن مالکؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح و شام کو چلنا تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

( بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴ شمار ۵۸ )

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص (جہاد) فی سبیل اللہ میں سہ پہر کو ذرا بھی چلا ہوگا تو راستہ میں جتنا غبار اس پر پڑا ہوگا قیامت کے روز اس پر اتنی ہی مشک ڈالی جائے گی۔

( انس بن مالکؓ / ابن ماجہ ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۶ )

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جائیگا وہ مسلمان دوزخ میں جس نے مارا ہو کافر کو پھر میانہ روی کی یعنی درست رہا ہو قول اور فعل میں اور غبار اللہ کی راہ کا اور پیپ دوزخ کی جمع نہیں ہو سکتی دونوں مسلمان کے پیٹ میں اور حسد اور ایمان ایک آدمی میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (ابوہریرہؓ / نسائیؒ ، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۹ )

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا بندے کے اندر ہرگز اور کبھی اکٹھے نہ ہوں گے بخل اور ایمان ایک شخص کے دل میں۔ (ابوہریرہؓ / نسائیؒ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۹ )

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَ حَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

حضرت ابوعبسؓ جن کا نام حضرت عبدالرحمٰن بن جبیرؓ ہے کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے دونوں پیر اللہ کی راہ میں (چلنے کے سبب سے) غبار آلود ہو جائیں اس کو (دوزخ کی) آگ مس نہ کرے گی۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۹ شمار ۴۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کے خوف سے رویا وہ دوزخ میں اس وقت تک داخل نہ ہوگا جب تک (جانور کے) تھن میں (سے نکلا ہوا) دودھ (اس میں واپس) نہ لوٹے (یعنی جس طرح تھن سے نکلا ہوا دودھ واپس تھن میں نہیں جا سکتا اسی طرح اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں داخل نہیں ہو سکتا) اور اللہ کے راستہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں ایک جگہ جمع نہ ہوگا (یعنی اللہ کی راہ میں پھرنے والا مجاہد دوزخ میں نہ جائے گا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ابوہریرہؓ/ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۸ شمار ۱۵۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے کرتے) بوڑھا ہوگا تو اس کا بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے (باعث) نُور ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(عمرو بن عبسہؓ/ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۸ شمار ۱۵۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایک شب فی سبیل اللہ مورچہ میں رہ کر مارا گیا تو اس نے جو نیک عمل دنیا میں کیا ہے اس کا ہمیشہ اس کو ثواب ملتا رہے گا اور جنت میں اس کا رزق مقرر کر دیا جائے گا فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا قیامت کے روز ہر ایک خوف اور گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

(ابوہریرہؓ/ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵/۳۳۴)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے خطبہ کہتے ہوتے فرمایا کہ (میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں) جو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں نے فقط بخل کی وجہ سے اب تک تمہارے سامنے بیان نہیں کی تھی اب ہر شخص کو اختیار ہے اس پر عمل کرے خواہ نہ کرے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص ایک شب مورچہ میں رہا تو اس پر ثواب ایسا ہے جیسے ہزار راتوں کی عبادت اور روزہ

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی

راہ میں ایک دن (بھی) پاسبانی کرنا تمام دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارا (چھوٹے سے چھوٹا) مقام جو بقدر ایک کوڑے کے ہو وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور صبح و شام کے وقت جو بندہ اللہ کی راہ میں چلتا ہے وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (سہل بن سعد ساعدیؓ / بخاریؒ، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۲/۴۴۳ شمارہ ۱۵)

حضرت فضالہ بن عبیدؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے (یعنی اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں) مگر اس کے اعمال پر نہیں جو اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) پاسبانی کرتا ہوا مرا کیونکہ اس کے واسطے اس کا عمل (ثواب) قیامت کے دن تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنہ و عذاب سے بھی محفوظ رہے گا اور میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۷ شمار ۱۵۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرہ دیا اللہ کی راہ میں ایک دن اور ایک رات ہوگا اس کو مثل ایک مہینے کے روزوں اور نماز کا ثواب اور جاری رہے گا اس کا کام جو وہ کر رہا تھا اور بچ گیا فتنوں سے قبر اور حشر کے اور موقوف نہ ہوگا رزق اس کا (سلمانؓ / نسائیؒ، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ کی راہ میں ایک رات پہرہ دینا آدمی کے اپنے گھر میں ایسے ہزار برس عبادت کرنے سے جس برس کے تین سو ساٹھ دن ہوں اور ہر دن ہزار برس کے برابر ہو زیادہ افضل اور اولیٰ ہے۔ (انس بن مالکؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرہ دینا اللہ کی راہ میں ایک دن۔ بہتر ہے ہزار دنوں سے اور مقاموں میں۔ (عثمانؓ / نسائیؒ، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہٗ لشکر کے چوکیدار پر رحم فرماتے۔ (عقبہ بن عامر جہنیؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۵)



حضرت ابو ریحانہؓ سے منقول ہے کہ وہ ایک جہاد میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو انہوں نے ایک مرتبہ رات کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ دوزخ اس آنکھ کے لئے حرام ہے جو اللہ کی راہ میں جاگی اور دوزخ اس آنکھ کے لیے حرام ہے جو اللہ کے خوف سے روئی اور تیسری بات کوئی اور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی جس کو میں بھول گیا۔ حضرت ابوشریح رضؓ کہتے ہیں میں نے ایک شخص سے سنا کہتا تھا کہ وہ بات یہ تھی کہ دوزخ اس آنکھ کے لئے حرام ہے جو حرام چیزوں سے بند کی گئی یا وہ آنکھ جو اللہ سبحانہ کی راہ میں پھوڑی گئی۔ (دارمی شریف صفحہ ۳۶۴ شمار ۲۲۷۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام ہیں دوزخ پر وہ آنکھیں جو جاگیں اللہ کی راہ میں
(ابوریحانہ رضؓ / نسائیؒ / نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۰)

حضرت ابن عائذ رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازہ کے ہمراہ تشریف لے گئے (تاکہ اس پر نماز پڑھیں) جب جنازہ رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز نہ پڑھتے اس لئے کہ یہ شخص فاسق تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے ایک رات اللہ کی راہ میں پاسبانی کی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں سے مٹی دی اور پھر فرمایا تیرے دوست و احباب خیال کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہے اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضؓ کو مخاطب کر کے فرمایا عمر رضؓ تجھ سے لوگوں کے اعمال کا سوال نہ کیا جائے گا بلکہ دین اسلام کی بابت پوچھا جائے گا۔ (ابن عائذ رضؓ / بیہقیؒ ، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۰ شمار ۳۶۶۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب صدقوں سے اچھا صدقہ اللہ کے راستہ میں خیمہ کا سایہ ہے (یعنی جہاد میں خیمہ دینا) یا اللہ کے راستہ میں ایک خادم کا دینا ہے یا اللہ کے راستہ میں اونٹ کی جفتی کے لائق (یعنی جوان اونٹنی) کا دینا ہے) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ (ابوامامہ رضؓ / ترمذیؒ ، ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۲ شمار ۱۵۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) کچھ خرچ کرتا ہے اس کے لئے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

(حزیم بن فاتکؓ/ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۷، شمار ۱۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار وہ دینار ہے جو آدمی اپنے عیال پر خرچ کرے یا (جہاد) کے گھوڑے پر خرچ کرے یا اپنے مجاہدین ہمراہیوں پر خرچ کرے۔

(ثوبانؓ/ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۴)

حضرت علی ابن ابی طالبؓ اور حضرت ابو درداؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابو امامہ باہلیؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اور حضرت جابر ابن عبد اللہؓ اور حضرت عمران بن حصینؓ یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے راستے میں (یعنی مجاہدین) پر صرف کرے گا ایک روپیہ اور ان کے واسطے خرچ روانہ کرے گا اور یہ خود اپنے گھر بیٹھا رہے گا تو اس کو ہر روپیہ کے بدلے میں سات سو کا ثواب ملے گا اور اگر خود بھی جہاد کرے گا اور جہاد کرنے والوں پر صرف بھی کرے گا تو ایک روپیہ کے بدلے میں اس کو سات لاکھ کا ثواب ملے گا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۴)

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے دی ایک اونٹنی مہار والی اللہ کی راہ میں کسی آدمی نے صدقہ کے طور پر اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آئیں گی سات سو اونٹنیاں مہار والی یعنی اس ایک کے بدلے میں۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غازی (یعنی جہاد کرنے والے) کے لئے اس کے جہاد کا (کامل) اجر ہے اور جہاد کے لئے مال دینے والے کو مال اور جہاد دونوں کا ثواب ملتا ہے۔

(ابن عمروؓ/ابو داؤدؒ، ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۲ ۵ شمار ۲۲۴۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر سات سو حصے تک بڑھتا ہے۔ (یعنی ایک روزے کا ثواب سات سو روزے کے برابر ہوتا ہے)

(معاذؓ/ابو داؤدؒ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۴ شمار ۲۲۱۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جوڑا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

دے گا اللہ کی راہ میں (یعنی دو چیزوں کا جوڑا جیسے دو کپڑے یا دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ) بلایا جاتے گا بہشت میں یوں کہہ کر اے اللہ کے بندے یہ ہے بہتر چیز۔ جو کوئی ہوگا نمازی پکاریں گے اس کو نماز کے دروازے سے اور جو ہوگا مجاہد پکاریں گے اس کو جہاد کے دروازے سے اور جو ہوگا خیرات کرنے والا پکاریں گے اس کو خیرات کے دروازے سے اور جو ہوگا روزہ دار پکاریں گے اس کو ریان کے دروازے سے (ریان اس دروازہ کا نام ہے جس میں سے روزہ دار جنت میں جاویں گے) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کچھ جرم ہے جو پکارا جاتے سب دروازوں سے اور کوئی ایسا ہوگا بھی جو سب دروازوں سے بلایا جاتے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہو گے۔

(ابوہریرہؓ / نسائیؒ ، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۶)

حضرت سلیمان بن بریدہؓ نے اپنے والدؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدوں کی عورتیں گھر بیٹھنے والوں کے لئے حرام ہیں ایسی جیسے ان کی مائیں ان کے حق میں حرام ہیں اگر گھر پر چھوڑ گیا مجاہد کسی کو اور اس نے خیانت کی مجاہد کی امانت میں۔ قیامت کے دن حکم ہوگا مجاہد کے لئے کہ یہ شخص ہے جس نے چوری اور خیانت کی تیرے گھر میں تو لے اس کی نیکیوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو کہ کتنا لے گا وہ

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سامان درست کر دے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر کی خبر گیری عمدہ طور پر کرے تو گویا اس نے خود جہاد کیا۔

(زید بن خالدؓ / بخاریؒ ، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۵ شمار ۱۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص غازی کے جہاد میں جانے کے واسطے سامان مہیا کر دے اور وہ چلا جاتے تو اس کے واپس آنے تک مجاہد کے برابر ثواب ملتا رہے گا۔

(عمر بن الخطابؓ / ابن ماجہؒ ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۲۳)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے جہاد نہیں کیا یا کسی غازی کا سامان بھی درست نہ کیا یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

کی یعنی اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی خبر گیری بھلائی کے ساتھ نہ کی تو اللہ سبحانہٗ اس کو کوئی سخت مصیبت پہنچاوے گا قیامت سے پہلے (دنیا میں اور آخرت میں سخت عذاب ہے)

(ابی امامہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۶ شمار ۲۲۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اس نے جہاد کیا اور نہ کبھی اللہ کی راہ میں اس نے لڑنے کی نیت کی اپنے دل میں تو وہ منافق کے ڈھیرے پر مرا۔

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۲۵ شمار ۲۲۱۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو جہاد کے کسی نشان کے بغیر اللہ سبحانہٗ سے ملے گا وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس میں دینی نقص ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۸۴۳ شمار ۱۵۶۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ ایک تیر کی وجہ سے تین شخصوں کو بہشت میں داخل کرے گا (۱) اس کے بنانے والے کو جو اس کے بنانے میں بھلائی کی امید (نیت) رکھے (۲) جہاد میں) اس کے پھینکنے والے کو (۳) اور اس کے آگے بڑھا کر دینے والے کو (یعنی اس کو جو مجاہد تیر انداز کو تیر نکال کر دیتا ہے یا تیر لا لا کر دے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیر اندازی کرو اور شہسواری کرو (یعنی شہسواری اور تیر اندازی کا فن سیکھو لیکن شہسواری سے زیادہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ تم تیر اندازی کرو (یعنی بہ نسبت شہسواری کے میں فن تیر اندازی سیکھنے کو زیادہ پسند کرتا ہوں) ایک مسلمان کے لئے ان تین کھیلوں کے علاوہ باقی سب کھیل بیکار ہیں (۱) تیر اندازی (۲) گھوڑوں کو سدھانا (۳) اپنے گھر والوں سے کھیلنا بس یہ تین کھیل مفید ہیں۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت ہے۔ اس باب میں حضرت کعب بن مرہؓ حضرت عمرو بن عبسہؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عمروؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

(عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسینؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۵۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد) کرنے کے لئے گھوڑا رکھے محض اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اور اس کے وعدوں کو سچا سمجھ کر تو بے شک اس کا کھانا اور اس کا پینا اور اس کی لید اور اس کا پیشاب (غرض ہر چیز اس کی ثواب بن کر) قیامت کے دن اس کے ترازو میں تلے گی (یعنی ترازوئے اعمال میں تلے گی)

(ابوہریرہؓ/بخاری، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۶ شمار ۱۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی بندھی ہوتی ہے اور ثواب اور غنیمت بھی۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابوسعیدؓ حضرت جریرؓ حضرت ابوہریرہؓ حضرت اسماء بنت یزیدؓ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا فقہ اور راز یہ ہے کہ ہر امام کے ساتھ قیامت کے دن تک جہاد لگا ہوا ہے (یعنی اس کے لئے ضروری ہے)

(عروہ بارقیؓ/ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۳۸ شمار ۱۵۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی برکت (زردی مائل) صاف سرخ رنگ میں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

(ابن عباسؓ/ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۳۸ شمار ۱۵۹۵)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ام حرامؓ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ان کے گھر میں قیلولہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے بیدار ہوئے حضرت ام حرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت کے ایک گروہ (کے خواب میں دیکھنے) سے خوش ہوا وہ دریا پر سوار ہوں گے مثل تخت نشین بادشاہوں کے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں سے کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے اور اسی طرح دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم اگلوں میں سے ہو چنانچہ حضرت ام حرامؓ کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے نکاح کیا اور ان کو جہاد میں لے گئے پھر جب وہ لوٹیں تو سواری ان کے قریب لائی گئی تاکہ وہ اس پر سوار ہو جائیں پس وہ گر پڑیں اور ان کی گردن ٹوٹ گئی۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۵ شمار ۱۵۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یا ربّ العٰلمین

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَا قَیُّوۡمُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انہیں (کی خدمت) میں کوشش کر۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۹ شمار ۲۵۳)

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جہاد میں) فرمایا تم مدینے میں ایسے لوگوں کو چھوڑ آئے جو تمہارے ساتھ ہی چلنے میں اور خرچ کرنے میں اور جنگل کاٹنے میں لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلا وہ ہمارے ساتھ کیونکر ہوسکتے ہیں ان کاموں میں حالانکہ وہ مدینے میں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ عذر کے سبب سے رک گئے (تو گویا شریک ہیں)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۷ شمار ۲۲۲۵)

حضرت ابی ابن کعب رضؓ کا بیان ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سبحانہٗ کے راستہ میں ایک دن مورچہ میں رہنا مسلمانوں کے ناکوں پر حفاظت کرنا اللہ سبحانہٗ کے نزدیک رمضان کے علاوہ سو سال کی عبادت روزہ، نماز سے زیادہ اچھی ہے۔ اور رمضان میں ایک دن مورچہ میں رہنا ثواب خیال کرکے اللہ سبحانہٗ کے نزدیک ہزار برس کے روزے اور نماز سے زیادہ ثواب والا اور افضل ہے پس اگر اللہ سبحانہٗ اس کو زندہ واپس کردے۔ تو ہزار برس تک اس کی برائیاں نہ لکھی جائیں گی ۔ بلکہ نیکیاں تحریر ہوں گی۔ اور اس مورچہ میں رہنے کا ہمیشہ اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۵)

حضرت ابو نجیح سلمی رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا۔ کہ جس نے اللہ سبحانہٗ کے راستے میں تیر پھینکا اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر (ثواب) ہے۔

(یہ حدیث حسن وصحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۵۳۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

## جب جہاد کا سفر یا دشمن کا مُقابلہ ہو :

ۡلہ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِىْ وَ نَصِيْرِىْ
اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور مددگار ہے میں

بِكَ اَحُوْلُ وَ بِكَ اَصُوْلُ وَ بِكَ اُقَاتِلُ ۱بار
تیری ہی مدد سے حیلہ اور تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ آور ہوتا ہوں اور تیرے ہی بل پر لڑتا ہوں

ۡٹہ رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَ بِكَ اُصَاوِلُ وَ
اے میرے پروردگار میں تیری ہی توفیق سے لڑتا ہوں اور تیرے ہی بوتے پر حملہ کرتا ہوں اور

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ۱بار
بجز تیرے کوئی بل بوتہ نہیں۔

ۡسہ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِىْ وَ اَنْتَ
اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور

نَاصِرِىْ وَ بِكَ اُقَاتِلُ۔ ۱بار
مددگار ہے، اور تیرے ہی بل پر میں لڑتا ہوں

جب (مُجاہدین) دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو امیرِ لشکر سُورج ڈھل جانے کا انتظار کرے، پھر کھڑے ہوکر (خطبہ دے اور) کہے :

ۡسہ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ
اے لوگو دشمن سے ملنے کی تمنا مت کرو۔

وَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ
بلکہ اللہ سے سلامتی (عافیت) چاہو اور جب دشمن سے دست و گریبان ہو جاؤ

فَاصْبِرُوْا وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ
تو صبر کرو اور جان لو کہ بہشت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

ۡلہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اگر جہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ الخ
انس رضی اللہ عنہ، ابن حبان / ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ / ابو عوانہ رح، حصن حصین، صفحہ ۹-۳۰۸

ۡٹہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور اگر جہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہو تو کہے رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ الخ
صہیب ابن سنان الرومی رضی اللہ عنہ، نسائی رح، حصن حصین، صفحہ ۹-۳۰۸

ۡسہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر جہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ الخ
انس رضی اللہ عنہ / ابو عوانہ رح، حصن حصین صفحہ ۹-۳۰۸

ۡسہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور جب (مجاہدین) دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو امیر لشکر سورج ڈھل جانے کا انتظار کرے پھر کھڑے ہوکر (خطبہ دے اور) کہے يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ الخ
عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ / بخاری، مسلم، ابوداؤد رح، حصن حصین ۹-۳۰۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

**ظِلَالِ السُّیُوْفِ** ۱ بار

تلواروں کے سایہ تلے ہے

پھر کہے:

**اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَ مُجْرِیَ**

اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور چلانے والے

**السَّحَابِ وَ ھَازِمَ الْاَحْزَابِ**

بادل کے اور لشکر کے شکست دینے والے

**اھْزِمْھُمْ وَ انْصُرْنَا عَلَیْھِمْ** ۱ بار

انھیں شکست دے اور ہمیں ان پر فتح نصیب فرما

**[1] اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ سَرِیْعَ**

اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور جلد

**الْحِسَابِ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ**

حساب لینے والے۔ اے اللہ (کفار کی) جماعتوں کو ہزیمت دے (بھگا دے) اے اللہ

**اھْزِمْھُمْ وَ زَلْزِلْھُمْ** ۱ بار

ان کو شکست دے اور انھیں درہم برہم کر

**جب اُن (کفّار) کے شہر کے قریب پہنچو تو کہو:**

**[2] اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ اَیْ** (یہاں شہر کا نام لو)

اللہ کرے یہ بستی اجڑ جائے

**اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ**

بے شک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتریں تو

**صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ** ۱ بار / ۳ بار

خوفزدہ لوگوں کی صبح بری ہو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

[1] عبداللہ بن ابی اوفیٰ رض
بخاری ۱، مسلم ۱
حصن حصین صفحہ ۳۰۸-۹

[2] فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب ان (کفار) کے شہر کے قریب ہو تو کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ اَیْ اور اس شہر کا نام لے جس کا قصد کیا ہے اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ
انس رضی اللہ عنہ
بخاری ۲، مسلم ۲، ترمذی ۲، نسائی ۲، ابن ماجہ ۲
حصن حصین صفحہ ۳۰۸، ۳۰۹

۳ یہ کلمات تین تین مرتبہ کہے۔
انس رض / مسلم
حصن حصین صفحہ ۳۰۸-۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ ... اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

## جب کسی گروہ سے ڈرو

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ

اے اللہ ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں

وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں۔

## جب دشمن رات کو اچانک حملہ کرے

حٰمٓ ○ لَا يُنْصَرُوْنَ بار بار

حٰمٓ کی برکت سے ان کی مدد نہ کی جائے

## جب دشمن سامنے آجائے، تو کہو

يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ

اے بدلے کے دن کے مالک ہم خاص تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ بار بار

عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

## جب دشمن گھیر لے

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ

اے اللہ ہماری پردہ پوشی فرما اور

اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا بار بار

خوف زدہ ہونے سے محفوظ رکھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمين اٰمين اٰمين يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اور جب کسی گروہ سے ڈرو تو کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ الخ — ابی موسی الاشعری رض، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم — حصن حصین صفحہ ۹-۳۰۸

حضرت مہلب بن ابی صفرہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس و اجمل جناب رسول اکرم و سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اگر دشمن تم پر شب خون مارے تو کہو حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ ... ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۶ شمارہ ۱۵۸۲

... یا ملک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین ... عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی ... صفحہ ۹۰ شمارہ ۳۳۴

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اور اگر مسلمانوں کو کوئی دشمن گھیرے تو کہے اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا ... الخ — ابی سعید الخدری رض، بزار، احمد

حصن حصین صفحہ ۹-۳۰۸

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

## اگر زخم لگے تو کہے

[1] بِسْمِ اللهِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے

## جب دشمن شکست کھا جائے تو امیر اپنے پیچھے لشکر کی صفیں باندھ کر یہ دُعا پڑھے:

[2] اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ لَا قَابِضَ

اے اللہ ساری تعریف تیرے ہی لیے ہے جس کو تو وسعت دے

لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ

اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو تو تنگی دے اس کا کوئی وسعت دینے والا نہیں

وَلَا هَادِىَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا

اور جس کو تو گمراہ کر دے اس کا کوئی رہنما نہیں اور جس کو تو

مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ

ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جو چیز تو نہ دے

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ

اس کا کوئی دینے والا نہیں اور جو چیز تو عطا کرے اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔

وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ وَلَا

اور جس کو تو دور کرے اس کا کوئی قریب لانے والا نہیں اور جس کو

مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا

تو قریب کرے اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ، ہم پر اپنی

مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ

برکتیں اور اپنی رحمت اور اپنا فضل

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

[1] نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲

[2] حاشیہ کے لئے صفحہ پر دیکھئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وَ رِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ

اور اپنا رزق کشادہ فرما۔ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں

النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِىْ لَا يَحُوْلُ وَ

وہ دائمی نعمت جو نہ کبھی بدلے اور

لَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ

نہ زائل ہو اے اللہ میں تجھ سے خوف کے دن

الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰهُمَّ عَآئِذٌ بِكَ

امن چاہتا ہوں اے اللہ تونے جو ہمیں

مِنْ شَرِّ مَآ اَعْطَيْتَنَا وَ مِنْ شَرِّ

عطا کیا ہے اور جو عطا نہیں فرمایا اس کی شر سے تیری

مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ

پناہ مانگتا ہوں اے اللہ ہمیں ایمان محبوب بنا دے،

وَ زَيِّنْهُ فِىْ قُلُوْبِنَا وَ كَرِّهْ اِلَيْنَا

اور اس کو ہمارے دلوں میں رچا دے اور ہمیں کفر،

الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ

گناہ اور نافرمانی سے نفرت پیدا کر دے،

وَ اجْعَلْنَا مِنَ الرّٰشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ

اور ہمیں نیک چلن بنا دے اے اللہ

تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ

ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے اور نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما

غَيْرَ خَزَايَا وَ لَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ

جو نہ رسوا ہونے والے ہوں اور نہ فتنے میں پڑنے والے ہوں اے اللہ

قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ

کافروں کو قتل کر دے جو جھٹلاتے ہیں

له فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب دشمن شکست کھا جائے تو امیر لشکر اپنے پیچھے کی صفیں باندھ کر یہ دعا پڑھے: اللھم لک الحمد الخ کلہ

رفاعہ ابن رافع الزرقی رض، نسائی، ابن حبان، حاکم، حصن حصین ص ۲۰۱

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

رُسُلَكَ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَ
تیرے رسولوں کو اور تیرے راستے سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور

اجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَ عَذَابَكَ اِلٰهَ
ان پر اپنا قہر و عذاب نازل فرما اے معبود

الْحَقِّ اٰمِيْنَ ۱ بار
برحق یہ دعا قبول فرما

جو شخص اِسلام لائے اُس کو یہ دُعا سکھلائے

[1] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَ
اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت کر اور

اهْدِنِيْ وَ ارْزُقْنِيْ ۱ بار
مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما

جب جہاد سے لوٹو تو ہر اُونچی جگہ پر کہو۔

[2] اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳ بار
اللہ سب سے بڑا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ
ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ۔ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں

عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَآئِحُوْنَ لِرَبِّنَا
عبادت گزار ہیں سجدہ کرنے والے ہیں سفر کرنے والے ہیں۔ اپنے پروردگار کا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

[1] فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور جو شخص اسلام لائے اس کو یہ دعا سکھاؤ: اللّٰھم اغفرلی الخ
طارق بن الاشیم رض / ابو عوانہ رح
حصن حصین صفحہ ۳۱۲

[2] فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب اپنے سفر جہاد سے واپس ہو تو ہر بلند زمین پر تین بار تکبیر کہے پھر پڑھے: لا الٰہ الا اللہ وحدہ الخ
ابن عمر رض / بخاری رح، ابوداؤد رح، ترمذی رح، مسلم رح، نسائی رح
حصن حصین صفحہ ۳۱۲/۳۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ

شکر کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور مدد کی

عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ١

اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی۔ اور تنہا لشکر (کفار) کو شکست دی

جب جہاد سے واپسی پر اپنے شہر کے قریب پہنچو۔

٢ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب

حَامِدُوْنَ ا بار

کے شکر گزار ہیں۔

جب جہاد سے واپس لوٹ کر اپنے گھر والوں سے ملو تو کہو

٣ تَوْبًا تَوْبًا لِّرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ

میں اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کرتا ہوں (اور) سفر سے ایسی واپسی ہو جو ہم پر

عَلَيْنَا حَوْبًا

کوئی گناہ نہ چھوڑے

٤ اَوْبًا اَوْبًا لِّرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ

میں اس طرح سفر سے لوٹ رہا ہوں اور میں اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرنے والا ہوں

عَلَيْنَا حَوْبًا

جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے

جب جہاد میں خندق وغیرہ کھودو، تو یہ کلمات پڑھو

٥ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

اللہ کی قسم اگر اللہ نہ ہوتے تو نہ ہمیں ہدایت ہوتی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

١ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم خیبر سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے تھے، میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں۔ اتفاق سے اونٹنی پھسل گئی، میں نے کہا عورت! پیر پھسل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری ماں ہیں۔ کسی قسم کا تکلیف نہ کرو، اچھی طرح سنبھال لو۔ پھر میں نے اونٹنی کو کس دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے قریب مدینہ کو دیکھا یا (راوی کو شک ہے) فرمایا آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ الخ
بخاری شریف، جلد سوم، صفحہ ۲۱۷، نمبر ۹۰۳

٣ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور جب اپنے گھر والوں کے پاس جاتے تو کہتے تَوْبًا تَوْبًا الخ
ابن عباس رضی اللہ عنہ — احمد، طبرانی، ابن سنی، حصن حصین، صفحہ ۳۱۲ / ۳۱۳

٤ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر جہاد سے) اور جب لوٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس جاتے تو کہتے اَوْبًا اَوْبًا لِّرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا الخ
ابن عباس رضی اللہ عنہ بزار / ابو یعلی
حصن حصین صفحہ ۳۱۲ / ۳۱۳

٥ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے خندق کی جنگ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ الخ
بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۳۷۹ نمبر ۱۵۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وَ لَا صُمْنَا وَ لَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ

اور نہ ہم روزہ رکھتے اور نہ ہم نماز پڑھتے۔ پس تو ہم پر اپنی

سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ

تسکین نازل فرما اور ثابت قدم رکھ

اِنْ لَّاقَيْنَا وَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا

اگر ہم آمنے سامنے ہوں اور مشرکوں نے ہم پر تجاوز کیا

عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

جب وہ فتنہ کا ارادہ کریں تو ہم سے رو کئے

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوۡنَ وَغَفَلَ عَنۡ ذِكۡرِهِ الۡغَافِلُوۡنَ ۔ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

# اَلۡبَيۡعَةُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول لَقَدۡ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ يُبَايِعُوۡنَكَ تَحۡتَ الشَّجَرَةِ (اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہوگیا جب انہوں نے درخت کے نیچے تم سے بیعت کی) کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاد کریں گے اور میدان سے بھاگیں گے نہیں لیکن ہم نے موت پر بیعت نہیں کی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل ۳۲۱ شمار ۱۴۹۶)

حضرت یزید بن ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے یوم حدیبیہ میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی تھی انہوں نے فرمایا موت پر بیعت کی تھی کہ جب تک جان ہے لڑیں گے اور منہ نہ پھیریں گے ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۱ شمار ۱۴۹۷)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب واقعہ حرہ کا زمانہ ہوا تو ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے اس شرط پر بیعت نہ کریں گے۔

(بخاری شریف جلد دوم، صفحہ ۶۰، شمار ۲۱۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی بیعت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کا جو بیعت کے لیے آتی تھیں اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے۔ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الۡمُؤۡمِنٰتُ يُبَايِعۡنَكَ یعنی اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کے لیے حاضر ہوں پس

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

ان میں سے جو عورتیں ان شرائط کو جو اس آیت میں مذکور ہیں اقرار کرتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے میں نے تجھ سے بیعت لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبانی کلام فرماتے اور قسم ہے اللہ کی آپ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کو بیعت میں نہیں چھوا۔

(عائشہؓ / بخاری ومسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۶ شمار ۳۸۴۸)

حضرت عبادہ ابن صامت رضؓ کا بیان ہے (ہم نے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے۔ تو اس میں (یہ عہد کیا تھا) کہ سختی اور آسانی دونوں حالتوں میں اطاعت کریں۔ خواہ اس حالت میں دوسرے لوگ ہم پر مقدم کر دیئے جائیں۔ اور (اس میں یہ عہد کیا جائے) جو شخص ہم پر حکومت کرے اس کی حکومت میں بغاوت نہ کریں۔ اللہ کی رضامندی کے امور میں جو حق بات ہو۔ اس میں کسی کا خوف نہ کریں۔ نہ کسی کی ملامت سے ڈریں۔

(ابن ماجہ شریف۔ صفحہ ۳۴۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ قیامت کے دن تین شخصوں سے اللہ سبحانہٗ کلام نہ فرمائے گا۔ نہ ان کی طرف التفات فرمائے گا۔ بلکہ ان کے واسطے تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص، جو عصر کی نماز کے بعد کوئی چیز فروخت کرے، اور خریدار سے قسم کھا کر کہے۔ کہ میں نے یہ چیز اتنے کو خریدی ہے۔ حالانکہ وہ اس بات میں جھوٹا ہو۔ اور خریدار اس کو سچا خیال کرے۔ دوم وہ شخص جو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں اپنی ضرورت سے زیادہ پانی رکھتا ہے۔ اور مسافروں کو نہیں دیتا۔ سوم وہ شخص، جو دنیاوی مال وغیرہ کی حرص میں امام کی بیعت کرے۔ اگر اس کو اپنا مطلوب ملے، تو بیعت کو پورا کرنے پر تیار ہو جائے۔ ورنہ بیعت کو توڑ دے

(ابوھریرہؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف، صفحہ ۳۴۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# غزوۃ النسآء

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی بابت اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کا جہاد تو حج ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۰ شمار ۱۳۵)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب احد کے دن لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کے ہٹ گئے، تو بے شک میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر رضؓ اور حضرت ام سلیم رضؓ کو دیکھا کہ یہ دونوں اپنے دامن اٹھاتے ہوتے (میں ان کے پیروں کی جھانجھ دیکھ رہا تھا) پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لادے ہوتے لاتی تھیں پھر ان کو (پیاسے) لوگوں کے منہ میں ڈال دیتی تھیں بعد اس کے لوٹ جاتی تھیں اور ان کو بھرتی تھیں، پھر آتی تھیں۔ اور ان کو (پیاسے) لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۱ شمار ۱۳۹)

حضرت ربیعہ بنت معوذ رضؓ کہتی ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں جاتی تھیں اور لوگوں کو پانی پلاتی تھیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں اور زخمیوں اور مقتولوں کو مدینہ واپس کرتی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۲ شمار ۱۴۲)

حضرت ام عطیہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوتی ہوں میں پیچھے رہ جاتی تھی (یعنی جب مجاہد لڑنے جاتے تو میں ان کے پیچھے خیموں میں رہ جاتی تھی) ان کا کھانا تیار کرتی زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کو دیکھتی بھالتی تھی۔

(ام عطیہ رضؓ مسلمؒ) مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۷ شمار ۳۷۴۶)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

# اَلْاَسِيْر

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ جب بنی قریظہ (یہودی) حضرت سعد بن معاذؓ کے حکم پر اترے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (حضرت سعدؓ) کو بلوایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہی تھے پس وہ گدھے پر سوار ہو کے آئے پھر جب وہ قریب آگئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کو) فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ پھر وہ (حضرت سعدؓ) آئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر (قلعہ سے) اترے ہیں (اب تم ان کے لیے کیا کہتے ہو) انہوں نے کہا کہ میں یہ حکم دیتا ہوں کہ ان میں سے لڑنے کے قابل جو آدمی ہیں وہ قتل کر دیے جائیں اور لڑکے اور عورتیں قید کر لی جائیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے سعدؓ) تم نے فرشتے کے حکم کے موافق یہ حکم دیا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ٨٠٧، شمار ٢٨٧)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی عمر کے مشرکوں کو قتل کر دو اور ان کے نابالغ لڑکوں کو زندہ رہنے دو (اور نابالغ وہ ہوتے ہیں جن کے زیر ناف کے بال نہ اُگے ہوں) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

(سمرہ بن جندبؓ/ ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ٣٢٠ شمار ١٤٤٩)

حضرت ابو ایوبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے جو ماں بیٹے کے درمیان جدائی ڈالے گا۔ اللہ سبحانہٗ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی پیدا کرے گا۔ اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صحابہؓ وتابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ کہ قیدیوں میں سے باپ بیٹے کے درمیان اور بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنا مکروہ ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ٣١٧، شمار ١٤٧١)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت عرباض بن ساریہؓ خبر دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدی (حاملہ) عورتوں کے ساتھ اس وقت تک جماع کرنے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

سے منع فرمایا ہے جب تک کہ ان کے بچہ نہ پیدا ہو جاتے اس باب میں حضرت رویفع بن ثابت رضؓ سے بھی روایت ہے. حضرت عرباض رضؓ کی حدیث غریب ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے ۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص قیدی عورتوں میں سے کوئی حاملہ لونڈی خریدے تو اس کے متعلق حضرت عمر فاروق رضؓ فرماتے ہیں کہ حاملہ عورت کو جب تک وضع حمل نہ ہولے اس سے جماع نہ کیا جائے ۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ اب رہیں آزاد عورتیں تو ان کے متعلق یہ طریقہ جاری ہے کہ انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا جائے (پھر عدت گزارنے کے بعد جماع کریں)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ٣١٦ شمار ١٤٦٩)

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ کہتے ہیں ۔ کہ جب بدر کا دن ہوا ۔ تو قیدی گرفتار کئے گئے ۔ اور حضرت عباس رضؓ بھی لائے گئے ۔ اور ان (کے جسم) پر کوئی کپڑا نہ تھا ۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے ایک کرتہ دیکھنے لگے ۔ تو ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن ابی رضؓ کا کرتہ ایسا پایا ۔ جو ان (کے جسم) پر ٹھیک ہوتا تھا ۔ لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کرتہ ان کو پہنا دیا ۔ اسی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ دے دیا تھا ۔ جو حضرت عبداللہ رضؓ کو پہنایا تھا ۔ حضرت ابن عیینہ کہتے ہیں ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا کچھ احسان تھا ۔ اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا ۔ کہ اس کی مکافات کریں ۔

(بخاری شریف جلد دوم ۔ صفحہ ٧١ - ٧٠ شمار ٢٥٧)

حضرت ابوہریرہ رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ سبحانہٗ ان لوگوں کے حال پر تعجب کرتا ہے ۔ جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں ۔ (یعنی وہ قید ہو کر زنجیروں میں جکڑے ہوئے آتے ہیں ۔ اور یہاں پہنچ کر مسلمان ہو جاتے ہیں ۔)

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ٧١ شمارہ ٢٥٩)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

# المخبر

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب میں فرمایا میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا حضرت زبیرؓ بولے کہ میں۔ بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ میرے پاس دشمن کی خبر کون لاتے گا پھر حضرت زبیرؓ بولے کہ میں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی (علیہ السلام) کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت زبیرؓ ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۵ شمار ۱۰۶)

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) سفر میں تھے پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے پاس بیٹھ کے باتیں کرنے لگا بعد اس کے وُہ چلا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پکڑلو اور اس کو قتل کر دو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان قاتل کو دلا دیا

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۱ شمار ۴۲۹)

زہیر بن حرب رضا اسحٰق بن ابراہیم جریر اعمش ابراہیم تیمی رضا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص بولا۔ کہ اگر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں کوشش کرتا۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا۔ تو اور ایسا کرتا۔ ہمیں دیکھو! کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احزاب کی رات میں تھے۔ اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی۔ اور سردی بھی کڑاکے کی پڑ رہی تھی۔ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میری معیت نصیب کرے گا۔ ہم خاموش ہو گئے۔ اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

فرمایا۔ کوئی ہے، جو جاکر کافروں کی خبر لائے۔ اللہ قیامت کے دن اسے میرا ساتھ نصیب کرے گا۔ ہم خاموش رہے۔ اور کسی نے جواب نہیں دیا۔ بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــ

## حذیفہؓ! اُٹھ، اور جاکر کفّار کی خبر لا!

اب مجھے کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــ "جا! اور کفار کی خبر لا۔ اور انہیں مجھ پر نہ اکسانا"۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلا۔ تو ایسا محسوس ہوا۔ جیسا کہ حمام میں جا رہا ہوں۔ تاآنکہ میں ان کے پاس پہنچا۔ دیکھتا کیا ہوں۔ کہ ابوسفیان اپنی پیٹھ آگ سے سینک رہا ہے۔ میں نے تیر کمان پہ چڑھایا۔ مگر مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد آگیا۔ کہ انہیں مجھ پر غصہ نہ دلانا۔ اور اگر میں تیر مارتا۔ تو بلاشبہ ابوسفیان کے لگتا۔ آخر میں واپس ہوا۔ تو پھر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں حمام کے اندر چل رہا ہوں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب حال بیان کیا۔ اس وقت سردی محسوس ہوئی۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک فاضل کمبل اوڑھا دیا۔ جسے اوڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔ تو میں اسے اوڑھ کر صبح تک سوتا رہا۔ جب صبح ہوگئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــ "اے بہت زیادہ سونے والے، اٹھ جا"

(حذیفہ رض / مسلم رح / مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۹۰۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

# الغنیمت

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت میرے لیئے حلال کر دی گئی ہے۔

(جابر بن عبد اللہؓ بخاریؒ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۸ شمار ۲۵۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہٗ نے اور پیغمبروںؑ پر مجھے فضیلت دی یا فرمایا میری امت کو اور امتوں پر فضیلت دی اور ہمارے لئے غنیمت کے مال حلال کئے اس باب میں حضرت علیؓ حضرت ابو ذرؓ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو موسیٰؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو امامہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(ابو امامہؓ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۳ شمار ۱۴۸۵)

فرمایا جناب رسول اللہ علیہ وسلم کہ جس نے کسی دشمن کو قتل کیا اور قاتل کے پاس اس امر کی گواہی دینے والے موجود ہوں (کہ اس کو واقعی اسی نے قتل کیا ہے) تو مقتول کا سب سامان قاتل کو ملے گا اور اس حدیث میں ایک قصّہ ہے یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عوف بن مالکؓ حضرت خالد بن ولیدؓ حضرت انسؓ اور حضرت سمرہؓ سے بھی روایت ہے بعض صحابہؓ وتابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ امام اوزاعیؒ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ امام کو حق حاصل ہے کہ مقتول کے سامان میں سے پانچواں حصہ لے لے حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ نفل (انعام) یہ ہے کہ امام کہے جو آدمی جو کچھ حاصل کرے وہ اسی کا ہے اور جو کسی کو قتل کرے تو مقتول کے بدن کا سب سامان اسی کا ہے (یعنی مقتول کے پاس کپڑا ہتھیار اور گھوڑا وغیرہ جو سامان بھی موجود ہو اس کا قاتل مالک ہے) امام کو یہ کہنا جائز ہے اور اس میں سے پانچواں حصہ نہ نکالا جاتے (بلکہ تمام کا تمام سامان قاتل کو ملنا چاہیئے) امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا ہاں اگر سامان بہت زیادہ ہو اور مناسب سمجھے تو اس میں سے پانچواں حصّہ لینے کا امام کو حق ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ نے کیا تھا۔

(ابو قتادہؓ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۶ شمار ۱۴۶۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم اپنے جہادوں میں شہد اور انگور

پاتے تھے تو اس کو کھا لیتے تھے اور اس کو اٹھا نہ رکھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۸ شمارہ ۳۸۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس آبادی میں تم جاؤ اور وہاں قیام کرو (اور وہاں کے لوگ صلح کے بعد اس آبادی کو خالی کر دیں) تو جو کچھ اس کے اندر ہو وہ تمہارا حصّہ ہے اور جس آبادی نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (اور تم نے لڑ کر اس پر قبضہ کیا) تو اس کے مال میں سے پانچواں حصّہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ہے پھر جو باقی بچے تمہارا ہے۔ (ابوہریرہؓ مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۷/۱۰۸ شمارہ ۳۷۹۹)

حضرت ابوعبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی طرف پہلے اقدام کرنے والوں کو ایک چوتھائی اور واپس لوٹتے وقت حملہ کرنے والوں کو ایک تہائی (حصّہ مقررہ سے) زیادہ دیا کرتے تھے (یعنی اگر کوئی جماعت لشکر میں سے پہل کر کے اٹھتا اور جنگ شروع کرتا تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی مالِ غنیمت پہلے دیتے اور باقی تین چوتھائی میں وہ سب کے ساتھ شریک ہوتی اور لشکر کے جہاد سے واپس ہوتے وقت جو جماعت آخر میں کفار سے برسرِ پیکار رہتی اس کو تہائی دیتے اور باقی دو تہائی میں اوروں کے ساتھ اس کو بھی شریک کرتے یہ اس لیے کہ واپس ہوتے وقت جان کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ حضرت حبیب بن مسلمہؓ حضرت معن بن یزیدؓ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۵ شمارہ ۱۴۶۵)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مالوں کو تقسیم کرنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے (کیونکہ وہ ابھی اس کا مالک نہیں ہوا) اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۶ شمارہ ۱۴۶۸)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کو اس طرح تقسیم فرمایا کہ گھوڑے (سواروں) کے لیے دو حصّے اور (پیدل) آدمی کے لیے ایک حصّہ۔ اس باب میں حضرت مجمع بن جاریہؓ اور حضرت ابن عباسؓ وغیرہ بھی روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

حضرت امام سفیان ثوریؒ امام اوزاعیؒ امام مالک بن انسؒ امام ابن مبارکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ یہ فرماتے ہیں کہ گھوڑے سواروں کے لیے تین حصے ہیں ایک حصہ سوار کا اور دو حصے اس گھوڑے کے اور پیدل لڑنے والے کے لیے ایک حصہ۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۳/۱۴ شمارہ ۱۴۵۶)

حضرت یزید بن ہرمزؓ کہتے ہیں کہ حضرت نجدہ حروریؓ نے حضرت ابن عباسؓ کو خط لکھ کر یہ دریافت کیا کہ غلام اور لونڈی کو بھی مالِ غنیمت میں سے کچھ حصہ دیا جائے (جبکہ وہ جہاد میں شریک ہوں) یا نہیں حضرت ابن عباسؓ نے حضرت یزیدؓ سے کہا کہ اس کے جواب میں یہ لکھ بھیجو کہ غلام اور لونڈی کا مالِ غنیمت میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے ان کو کچھ دے دیا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے جواب میں یہ لکھا کہ تم مجھ سے یہ دریافت کرتے ہو کہ کیا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں شرکت کے لیے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے اور کیا (مالِ غنیمت میں) ان کا کوئی حصہ مقرر تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم البتہ عورتوں کو جہاد میں لے جایا کرتے تھے وہ مریضوں کی تیمارداری کرتی تھیں اور ان کو مالِ غنیمت میں سے کچھ حصہ دیا جاتا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا تھا۔ (یزید بن ہرمزؓ/مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۶/۱۰۷ شمارہ ۳۷۹۳)

حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے۔ (رافع بن خدیجؓ/نسائیؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۳ شمارہ ۳۸۲۵)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے (مجمع) میں کھڑے ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا اور اس کو بڑا (سخت گناہ) ظاہر کیا اور اس کے معاملہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت ظاہر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی شخص کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اسکی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ بول رہی ہو (یا) اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو ہنہنا رہا ہو وہ کہے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری فریاد رسی کیجئے اور میں کہہ دوں کہ تیرے لیے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا میں نے تو تجھے (پیغامِ الٰہی) پہنچا دیا تھا اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو اور وہ کہے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری فریاد رسی کیجئے اور میں کہہ دوں کہ میں تیرے لیے کچھ اختیار نہیں رکھتا میں تو تجھے (پیغام الٰہی) پہنچا چکا۔ اور اس کی گردن پر کپڑے

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

ہوں، جو جل رہے ہوں۔ اور وہ کہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری فریاد رسی کیجئے۔ میں کہہ دوں، کہ تیرے لئے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۷ - ۸۶ شمار ۳۱۳)

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فلاں شخص شہید ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اس کو ایک عبا (چغہ) کی (چوری کی) وجہ سے دوزخ میں دیکھا ہے جسے اسنے مالِ غنیمت میں سے چرایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ! اٹھ کر لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے ان کے سوا کوئی (چور۔ اُچکا۔ خائن) داخل نہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ایسا ہی فرمایا (پھر حضرت عمرؓ نے یہ اعلان کر دیا) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اول صفحہ ۳۱۸ شمار ۱۴۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مالِ غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے کچھ لے لیا وہ ہم میں سے نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث سے غریب ہے

(انسؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۳۴۳ شمار ۱۵۰۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مالِ غنیمت کی تقسیم کا ارادہ فرماتے تو حضرت بلالؓ کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں چنانچہ وہ مالِ غنیمت کی تقسیم کا اعلان کر دیتے اور لوگ اپنی اپنی غنیمتیں لے آتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے مال میں سے پانچواں حصّہ نکال دیتے اور پھر تقسیم فرما دیتے۔ ایک دفعہ ایک شخص خُمس نکالنے اور تقسیم کرنے کے بعد بالوں کی رسّی لایا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مالِ غنیمت میں کی چیز ہے جو ہم کو ملی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تو نے حضرت بلالؓ کے اعلان کو سُنا تھا جو اس نے تین بار کیا تھا اس نے کہا ہاں پھر تو اِس کو اُس وقت کیوں نہیں لایا اُس نے کچھ عذر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسی حالت پر قیامت کے دن تو اس کو لے کر آئے گا۔ میں ہرگز ہرگز تجھ سے اس رسی کو نہ لوں گا۔

(عبداللہ بن عمرؓ / ابوداؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۰ شمار ۳۸۱۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# اَلْفَيْئُ

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ بنو نضیر کا مال و دولت ان چیزوں میں سے تھا۔ جو اللہ سبحانہٗ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی (بلا جنگ کے) دیا تھا۔ مسلمانوں نے نہ ان پر گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ (یعنی قبیلۂ بنو نضیر کا مال و دولت مسلمانوں کو یونہی بلا جنگ و جدال کے فیٔ کے طور پر ہاتھ لگا تھا) اسلئے یہ مال خاص طور پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھا۔ سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس سے) ایک سال تک اپنے گھر والوں کا خرچ چلاتے پھر جو باقی بچ رہتا اسے گھوڑوں اور ہتھیاروں میں لگا دیتے تا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کا سامان تیار ہو (اور وقت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کر سکیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۴۲ شمار ۱۶۱۸)

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے مال فیٔ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اسی روز تقسیم فرما دیتے۔ یعنی بیوی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) مجھ کو بلایا گیا، اور دو حصے مجھ کو مرحمت فرمائے (اسلئے کہ) میری بیوی تھی۔ پھر میرے بعد حضرت عمار بن یاسرؓ کو بلایا گیا اور اس کو ایک حصہ دیا گیا (عوف بن مالکؓ / ابو داؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۹ شمار ۳۸۵۸)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فیٔ کا مال آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ان لوگوں (غلاموں) کو دیتے جن کو آزاد کیا گیا ہوتا (ابو داؤد / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۹ شمار ۳۸۵۹)

حضرت مالک بن اوس بن حدثانؓ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمر فاروقؓ نے مال فیٔ کا ذکر فرمایا۔ اور کہا کہ میں مال فیٔ کا تم سے زیادہ مستحق نہیں اور نہ ہم میں سے کوئی شخص اس مال کا کسی دوسرے سے زیادہ مستحق ہے۔ بلکہ کتاب اللہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق ہمارے درجے اور مرتبے ہیں۔ ایک شخص ہے اسکی قدامت اور ایک شخص ہے۔ اسکی شجاعت و مشقت و کوشش اور ایک شخص ہے۔ اسکے اہل و عیال اور ایک شخص ہے اسکی ضرورت و حاجت (یعنی ہر شخص کو اسکے مرتبہ کے موافق دیا جاتا ہے) (مالک بن اوس بن حدثانؓ / ابو داؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۹ شمار ۳۸۶۱)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

# اَلۡجِزۡيَةُ

حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو یہ حکم دیا کہ وہ ہر بالغ آدمی سے جزیہ میں ایک دینار لیں یا ایک دینار کی قیمت کا معافری کپڑا جو یمن میں تیار ہوتا ہے۔

(معاذؓ / ابو داؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۴ شمار ۳۸۳۹)

حضرت حرب بن عبید اللہؓ اپنے نانا سے اور وہ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دسواں حصّہ (مال و تجارت میں سے) یہود و نصاریٰ پر واجب ہے مسلمانوں پر نہیں۔

(حرب بن عبید اللہؓ / احمدؒ ابو داؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۴ شمار ۳۸۴۲)

حضرت بجالہ بن عبدہؓ فرماتے ہیں کہ میں مناذر (ایک موضع کا نام ہے) میں حضرت جزء بن معاویہؓ کا منشی تھا پس ہمارے پاس حضرت عمر فاروقؓ کا مکتوب آیا کہ دیکھو تمہارے یہاں کون کون سے مجوسی ہیں (کتنے مجوسی ہیں) جو مجوسی ہوں ان سے جزیہ لو کیونکہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۱ شمار ۱۴۹۲)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے یہود و نصاریٰ کو ملک حجاز سے نکال دیا، اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر والوں پر فتح پائی تو اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ یہود کو وہاں سے نکال دیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر فتح یاب ہوتے تو وہ زمین اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں کی ہو گئی تھی پس یہود نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو وہاں اس شرط پر رہنے دیں کہ وہ وہاں کام کریں اور انہیں آدھے پھل ملیں گے تو جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس شرط پر تم کو قائم رکھیں گے جب تک ہم چاہیں گے چنانچہ وہ قائم رکھے گئے یہاں تک کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو نکال دیا (مقام) تیما یا اریحا کی طرف

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۸/۱۰۷ اشمار ۳۸۷)

حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ (یعنی چھوٹا سا لشکر) خثعم کی طرف بھیجا (وہاں کے) لوگوں نے سجدہ کے ذریعہ پناہ چاہی (یعنی ڈر کے مارے نماز پڑھنی شروع کر دی تاکہ مسلمان سمجھ کر قتل نہ کریں) مگر اس لشکر نے اسمیں گھس کر جلد جلد انہیں قتل کیا۔ جب یہ خبر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نصف دیت دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ میں ہر ایسے مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے پاس رہے (یعنی ان کے قریب بود و باش اختیار کرے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں کی آگ مقابلہ کرتے ہوئے معلوم نہ ہو گی (یعنی امتیاز نہ رہے گا یا تو ایک مغلوب ہو کر رہے گا یا دوسرا) اس باب میں حضرت سمرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث مرسل اور متصل دونوں طریقہ سے مروی ہے۔ امام محمدؒ کو میں نے یہ کہتے سنا ہے کہ ان میں سے صحیح روائت مرسل ہے حضرت سمرہ بن جندبؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ نہ رہو بسو اور نہ ان کے ساتھ صحبت رکھو جو شخص بھی ان کے ساتھ بسا' یا ان کے ساتھ اس نے صحبت رکھی وہ انہی کی مانند ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۳ شمار ۱۵۰۹)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

# اَلْاَمَانُ

حضرت عبدالرحمن بن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی عہد والے کو قتل کریگا۔ وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا اور بے شک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے معلوم ہوتی ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم، صفحہ ۱۱۱، شمار ۴۰۰)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا ہے کہ ہر بے وفا اور عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۰ شمار ۱۴۸۷)

حضرت عمرو بن حمقؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص کسی کو امن دے اور پھر اس کو مار ڈالے اس کو قیامت کے دن بدعہدی کا نشان دیا جائے گا۔

(عمرو بن حمقؓ / شرح السنۃ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۵ شمار ۳۷۸۴)

حضرت نعیم بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو شخصوں سے فرمایا جو مسیلمہ (مدعی نبوت) کے پاس سے آئے تھے۔ اللہ کی قسم اگر شریعت میں قاصد کو مارنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔

(نعیم بن مسعودؓ / احمدؒ ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۵ شمار ۳۷۸۷)

حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے رشتہ داروں میں سے دو شخصوں کو پناہ دی اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے عورت کے پناہ دینے کو درست کہا ہے۔ (یعنی مسلمان عورت بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتی ہے) امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے اور ان دونوں نے عورت اور غلام کی دی ہوئی امان کو جائز رکھا ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

(چنانچہ) روایت ہے، کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے غلام کی پناہ کو جائز و برقرار رکھا حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے (یعنی ان کا پناہ دینا ایک ہے خواہ کوئی واحد فرد دے یا پوری قوم) اسکی ذمہ داری ان کا سب سے معمولی آدمی بھی لے سکتا ہے (یعنی اگر مسلمانوں کا کوئی معمولی سے معمولی آدمی بھی کسی کافر سے امان دینے کا وعدہ کرلے تو تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کے عہد کا پاس رکھیں) علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مسلمان بھی کسی کو پناہ دے تو وُہ تمام مسلمانوں کی پناہ ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۱۹ شمار ۱۴۸۵)

حضرت سلیم بن عامرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہؓ اور روم والوں کے درمیان (ایک میعاد مقررہ تک لڑائی نہ لڑنے کا) معاہدہ تھا۔ حضرت معاویہؓ (اس مدت میں اپنی فوج وغیرہ لے کر) ان کے ملک کی سرحد کے قریب (فوجیں ڈالنے کیلئے) آگئے۔ تاکہ جونہی معاہدہ کی مدت ختم ہو۔ رومیوں کو فوراً لوٹ لیں۔ اس اثنا میں کیا دیکھا، کہ ایک شخص کسی جانور پر یا (راویؓ کا قول ہے کہ) گھوڑے پر سوار ہے۔ اور کہہ رہا ہے۔ اللہ اکبر! وعدہ وفا کرو۔ بے وفائی نہ کرو۔ دیکھتے کیا ہیں۔ کہ یہ تو حضرت عمرو بن عبسہؓ ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اس کے متعلق ان سے پوچھا۔ تو حضرت عمرو بن عبسہؓ نے فرمایا" میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ کہ جس کا کسی قوم سے (میعاد مقررہ تک جنگ نہ کرنے کا) معاہدہ ہو۔ تو وہ اس معاہدہ کو نہ توڑے اور نہ باندھے (یعنی نہ اس کو توڑے، اور نہ اس میں تغیّر و تبدل کرے) جب تک کہ اس (معاہدہ) کی مدت ختم نہ ہو جائے۔ یا اس کو صاف جواب نہ دے دیا جائے (کہ ہمارے تمہارے درمیان جو عہد تھا۔ وہ اب باقی نہ رہا۔ اب ہم تم برابر ہیں) راویؓ کہتے ہیں کہ (یہ حدیث سن کر) حضرت معاویہؓ لوگوں کو لے کر واپس چلے آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۹ شمار ۱۴۸۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# الشُّهَدَاء

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس (ذات) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہ ہوگا (اور اللہ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے) مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آتے گا کہ (اس کے) خون کا رنگ تو مثل خون کے رنگ کے ہوگا اور خوشبو مثل مشک کے خوشبو کے ہوگی۔

(ابوہریرہؓ ربخاریؒ۔ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۷ شمار ۶۷)

حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے شہیدوں میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے پھر دریافت فرماتے تھے کہ ان دونوں میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے۔ دونوں میں سے جس کی طرف اشارہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لحد میں آگے رکھتے (یعنی قبلہ کی جانب) پھر فرماتے، کہ میں ان سب پر قیامت کے دن شہید (یعنی گواہی دینے والا) ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو ان کے خونوں ہی میں دفن کرنے کا حکم دیا اور ان کو غسل نہ دیا گیا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنازہ پر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ شہید پر نماز جنازہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شہید پر نماز نہ پڑھیں مدینہ والوں کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں بعض کہتے ہیں کہ شہید پر نماز جنازہ پڑھنی چاہئے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو دلیل میں لاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر حمزہؓ پر نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے۔ اور امام اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۰ شمار ۹۴۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لپیٹ دو ان کے خونوں میں (یعنی انہی کپڑوں میں زخم لگے ہوئے دفن کر دو) اس لیے کہ کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں لگا ہے۔ مگر وہ قیامت کے روز آتے گا بہتا ہوا رنگ اس کا خون کا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔ (عبداللہ بن ثعلبہؓ۔ نسائیؒ۔ نسائی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن کرو ان لوگوں کو جو لڑائی میں مارے جائیں ان کے گرنے کی جگہوں میں (جابرؓ۔ نسائیؒ۔ نسائی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۸۹)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں لڑا اونٹنی کے فواق کے موافق تو مقرر اس کے لیے بہشت واجب ہوئی۔ (ایک بار اونٹنی کا دودھ دوھ کر پھر دوسری بار دُھنے تک جتنا وقت ہوتا ہے اس کو فواق کہتے ہیں) اور جس نے شہادت مانگی اللہ سبحانہٗ سے سچے دل کے ساتھ پھر وہ مرگیا یا مارا گیا تو اس کو شہید کا ثواب ہوگا اور جو شخص زخمی کیا گیا (یعنی دشمن کے ہتھیاروں سے) اللہ کی راہ میں یا مصیبت زخم کی پہنچایا گیا غیر دشمن سے (یعنی کہیں گر پڑا یا چوٹ کھائی مصیبت پہنچی) پس تحقیق وُہ زخم آوے گا قیامت کے دن مانند اکثر اس چیز کے جو پایا جاتا تھا دنیا میں (یعنی اس حالت میں جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں) اس کا رنگ زعفران کا ہوگا۔ اور بُو اس کی مشک کی اور وُہ شخص جو نکلا اس کے پھوڑا اللہ کی راہ میں پس تحقیق اس پھوڑے پر یا پھوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدوں کی (یعنی علامت شہیدوں کی ہوگی تاکہ پہچانا جاوے کہ اس نے ترقی دین میں سعی کی تھی پس دیا جاوے گا ثواب مجاہدین کا)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۳۶ شمار ۲۲۵۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے بصدقِ دل شہادت کی دعا مانگی اللہ سبحانہٗ اسے شہیدوں کے درجہ تک پہنچا دے گا اگرچہ وہ (میدان جنگ میں قتل ہونے کی بجائے) اپنے بچھونے پر مرے یہ حدیث حسن وغریب ہے۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے بھی روایت ہے۔

(سہل بن حنیفؓ۔ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۳ شمار ۱۵۵۵)

حضرت حسنہ بنت معاویہؒ نے اپنے چچا (حضرت سلم بن سلیمؓ) سے روایت کیا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا بہشت میں کون (کون) ہوگا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں نبی علیہ السلام ہوں گے اور بہشت میں شہید ہوں گے اور لڑکے (نابالغ خواہ وہ کسی قوم و مذہب کے ہوں) اور وہ لڑکی بہشت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

میں ہوگی جس کو زندہ دفن کیا گیا ہے (ابوداؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمار ۳۶۶۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونے کی تکلیف شہید کو صرف اتنی ہوتی ہے جتنی چیونٹی مچھر وغیرہ کے کاٹنے سے ہوتی ہے یہ حدیث حسن و صحیح غریب ہے

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۴ شمارہ ۱۵۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہٗ ان دو مردوں کے حال سے تعجب کرتا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے پھر وُہ دونوں جنت میں جاتے ہیں ایک تو اس وجہ سے کہ اللہ کی راہ میں لڑکر مقتول ہوجاتا ہے پھر اللہ قاتل کو بھی توبہ نصیب کرتا ہے اور وہ بھی (اللہ کی راہ میں) شہید ہوتا ہے

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ۔ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۴ شمار ۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ ہوگا کافر اور اس کا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ میں۔

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۳ شمار ۲۲۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو قطروں اور دو نشانیوں سے بڑھ کر اللہ سبحانہٗ کے نزدیک کوئی چیز محبوب و مرغوب نہیں (ایک ان) آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ کے ڈر سے ٹپکے اور (دوسرا) خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا جاتے۔ رہ گئیں دو نشانیاں تو ایک نشانی وُہ ہے جو اللہ کی راہ میں نمودار ہو اور (دوسری) نشانی اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کے ادا کرنے سے ظاہر ہوتی ہو (جیسے پیشانی پر سجدہ کا نشان وغیرہ) (یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ابوامامہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۳۴ شمار ۱۵۶۹)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ ذکر شہیدوں کا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کا خون زمین خشک کرنے نہیں پاتی ہے کہ اس کی دو بیبیاں آکر اس کو اس طرح اٹھاتی ہیں گویا وُہ دونوں بچہ کی دائیاں ہیں جنہوں نے اپنے شیر خوار بچے کو کسی جنگل میں گم کر دیا ہو اور ہر ایک بی بی کے ہاتھ میں ایک ایسا جوڑا کپڑا کا ہوتا ہے کہ جو تمام دُنیا اور مافیہا سے بہتر ہوتا ہے

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

حضرت مسروقؒ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اس آیت کے معنی دریافت کئے - ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیآء عند ربھم یرزقون جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کو تم مُردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا ہم نے اس کے معنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں ہیں اور ان کیلئے عرش الٰہی کے نیچے قندیلیں لٹکائی گئی ہیں وُہ بہشت میں سے جہاں سے ان کا جی چاہے میوہ کھاتے ہیں اور پھر قندیلوں میں چلے جاتے ہیں اور پروردگار ان کی طرف جھانکتا ہے اور فرماتا ہے تم کو کس چیز کی خواہش ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں ہم کس چیز کی خواہش کریں جہاں سے ہمارا جی چاہتا ہے جنت سے میوے کھاتے ہیں اللہ سبحانہٗ تین مرتبہ اسی طرح پوچھتا ہے جب وُہ دیکھتے ہیں کہ بار بار ہم سے پوچھا جاتا ہے تو وُہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو پھر ہمارے جسموں میں واپس کر دیا جائے تاکہ تیری راہ میں ہم پھر جہاد و قتال کریں اور دوبارہ شہید ہوں جب اللہ سبحانہٗ دیکھتا ہے کہ ان کو کسی چیز کی حاجت نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(مسروقؓ منہٗ مسلم مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹، شمار ۳۶۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ مارے جاتے ہیں تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ مسلمان جس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا جب دشمن سے ملا تو لڑا یہاں تک کہ مارا گیا اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مجرب شہید ہے اللہ سبحانہٗ کے عرش کے نیچے اس کے خیمے میں ہوگا انبیاء علیہ السلام صرف نبوت کے مرتبے میں اس سے بڑھ کر ہوں گے اور ایک وُہ مسلمان جس نے اچھے بُرے (دونوں) کام کئے اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کیا جب دشمن سے ملا تو لڑا اور یہانتک کہ مارا گیا اسکے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُمصمصہ یعنی پاک (شہادت) ہے اس کے گناہ اور خطاءٔ مٹ گئے (کیونکہ) تلوار سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور جس دروازے سے چاہا جنت میں داخل ہوگیا اور ایک منافق ہے جس نے اپنی جان و مال سے کوشش کی اور جب دشمن سے ملا تو لڑا یہاں تک کہ مارا گیا اور دوزخ میں گیا (کیونکہ) تلوار سے نفاق نہیں مٹتا۔ امام عبداللہؒ (دارمیؒ) کہتے ہیں جب کپڑا دھویا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے مُمصمص یعنی پاک

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

ہو گیا۔

(عتبہ بن عبد سلمیؓ / دارمیؒ۔ دارمی شریف صفحہ ۳۶۵/۶۶ شمار ۲۳۸۴)

فرمایا جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے بہشت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین شخص پیش کئے گئے۔ (۱) شہید (۲) حرام اور شبہات اور سوال کرنے سے بچنے والا پاک دامن (۳) اور وہ غلام جس نے اللہ کی عبادت و اطاعت بحسن و خوبی کی اور ساتھ ہی اپنے مالکوں کی خیر خواہی بھی کرتا رہا۔ یہ حدیث حسن ہے

(ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۵۴۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں اور جنت کے درختوں کے پھل کھاتی ہیں (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(کعب بن مالکؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۵۴۱)

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ شہید چار (قسم کے ہوتے) ہیں ایک جید ایمان والا مومن جو دشمن سے لڑا اور اللہ کو سچ کر دکھایا آخر قتل کیا گیا یہی وہ شخص ہے جسکی طرف قیامت کے دن لوگ اپنی نگاہیں اٹھا کر دیکھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور بتایا کہ قیامت کے دن لوگ ان شہیدوں کو اس طرح دیکھیں گے) اور اتنا اونچا کیا کہ ٹوپی گر گئی (راویؓ کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ اوپر کے راویؒ نے اس سے مراد حضرت عمر فاروقؓ کی ٹوپی لی یا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرا وہ مرد مومن جو جید ایمان رکھتا ہو لیکن جب دشمن سے لڑے تو خوف و بزدلی کے مارے اس کا یہ حال ہو جیسے کسی نے اس کے بدن میں خار دار درخت کے نکیلے کانٹے چبھو دیئے ہوں (یعنی بزدلی کی وجہ سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہوں) ایک تیر اسے آکر لگے مگر (اس کے ہوش و حواس اتنے گم ہو گئے ہوں کہ) اسے یہ خبر تک نہ ہو کہ کس نے پھینکا بالآخر وہ تیر کھا کر مر جائے تو یہ دوسرے درجہ میں ہے اور ایک وہ مرد مومن ہے جس نے اچھے اور برے دونوں قسم کے عمل کئے پھر دشمن سے لڑا اور اللہ کو سچ کر دکھایا آخر قتل کیا گیا یہ تیسرے درجہ میں ہے۔ اور ایک وہ مرد مومن ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم و زیادتی کی (یعنی بے کار و لغو کاموں میں مشغول رہا) پھر دشمن سے لڑا پس اللہ کو سچ کر دکھایا یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ چوتھے درجہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۰ شمار ۱۵۴۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید کی چھ صفات ہیں (یعنی چھ خصلتیں یا چھ انعام ہیں) (۱) پہلے حملے یا خون کے فوارے پر بخش دیا جاتا ہے (۲) جنت میں اس کے بیٹھنے کی جو جگہ ہے وہ اس کو دکھا دی جاتی ہے (۳) عذاب قبر سے بچایا جاتا ہے اور بڑے اضطراب سے محفوظ رہتا ہے (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے (۵) بڑی آنکھ والی بہتر حوروں سے اس کی شادی کی جاتی ہے (۶) اس کے ستر قریبی رشتہ داروں کے متعلق اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے (یہ حدیث صحیح غریب ہے) (مقدام بن معدیکربؓ رحمۃ مذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۲ شمار ۱۵۶۲)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میرے والدؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے اور ان کے ساتھ مثلہ کیا گیا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیئے گئے تو میں ان کا چہرہ کھول کھول کر دیکھنے لگا میری قوم نے مجھے منع کیا پھر ایک رونے والی کی آواز سنی گئی بیان کیا گیا کہ یہ حضرت عمرؓ کی بیٹی یا حضرت عمرؓ کی بہن ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں روتی ہے یا یہ فرمایا کہ نہ روتے کیونکہ فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ کر رہے ہیں (امام بخاریؒ کہتے ہیں (میں نے) حضرت صدقہؒ سے (جو میرے استاد تھے) پوچھا کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ یہاں تک کہ اٹھائے گئے انہوں نے کہا ہاں کبھی کبھی حضرت جابرؓ یہ بھی کہتے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۰/ ۹۲ شمار ۹۷)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت ام الربیع براءؓ کی بیٹی جو حضرت حارثہ بن سراقہؓ کی ماں تھیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حارثہؓ کی کیفیت بتائیں (اور وہ بدر کے دن مقتول ہوئے تھے ایک نامعلوم تیر ان کے لگ گیا تھا) کہ اگر وہ جنت میں ہوں تو میں صبر کروں اور اگر کوئی دوسری بات ہو تو میں ان پر خوب روؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام حارثہؓ (ایک جنت کیا) وہ تو جنت کے اندر بہت سی جنتوں میں ہیں اور بے شک تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۸ شمار ۷۲)

حضرت سمرہؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ آج شب میں نے دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَ زِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

کہ وہ میرے پاس آتے اور مجھے درخت پر چڑھا لے گئے پھر انہوں نے ایک گھر میں جو نہایت عمدہ اور افضل تھا کہ اس سے عمدہ (مکان) میں نے کبھی نہیں دیکھا مجھے داخل کیا ان دونوں آدمیوں نے (مجھ سے) بیان کیا کہ یہ تو شہدا کا مکان ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴ شمار ۵۷)

حضرت ابو سلام رضؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کہتا تھا ہم نے حملہ کیا جہینہ کے ایک قبیلے پر تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنے کا ان میں سے پھر مارا اس کو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور خود اسی کو لگ گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! اُٹھو اور خبر لو اپنے بھائی مسلمان کی لوگ جلدی سے دوڑے اس کی طرف دیکھا تو وہ مر گیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسی کے کپڑوں اور زخموں میں لپیٹا اور اس پر نماز پڑھی پھر اس کو دفن کیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ شہید ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہاں اور میں اس پر گواہ ہوں۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۶/۵۳۵ شمار ۲۲۵۵)

فرمایا جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ طاعون میں مرنا شہادت ہے اور پانی میں ڈوب کر مرنا شہادت ہے اور جہاد میں مارا جانا شہادت ہے اور شکم کی بیماری میں مرنا شہادت ہے اور بچّے جننے کی بیماری میں مرنا شہادت ہے۔ (صفوان بن امیہؓ دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۳۶۶ شمار ۲۳۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے منبر پر۔ اس نے عرض کیا فرمایئے اگر میں لڑوں اللہ سبحانہ کی راہ میں جم کر اور ثواب کی نیت سے اور منہ نہ پھیروں لڑائی سے کیا معاف ہو جائیں گے میرے گناہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے ایک ساعت فرمایا کہاں ہے وہ سائل وہ آدمی بولا حاضر ہوں میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا وہ بولا کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں ثابت قدم رہ کر۔ ثواب کے لیے لڑوں اور نہ ہٹوں مقابل سے دشمن کے کیا بخش دے گا اللہ سبحانہ میری خطائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مگر قرض نہ بخشا جائے گا کیونکہ قرض بندے کا حق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا یہ جبریل علیہ السلام نے ابھی کہا مجھ سے چپکے سے (النسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دریا کے جہاد کا ایک شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے۔ اس میں وہ شخص جس کا سر گھوم رہا ہو خون میں لوٹنے والے کی طرح ہے اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں دنیا کا سفر کرنے والا اللہ سبحانہ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو جانوں کے قبض کرنے پر متعین کیا ہے مگر جو شخص دریا میں شہید ہوا ہو اس کی جان اللہ سبحانہ خود اپنے دستِ قدرت سے نکالتا ہے خشکی کے شہید کے ماسوائے قرض کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن دریا کے شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور قرض بھی معاف ہو جاتا ہے۔ (ابو امامہؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریا کا ایک جہاد خشکی کے دس جہادوں کے برابر ہے اور دریا میں کسی کے سر کا گھومنا ایسا ہے جس طرح وہ اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

(ابو الدرداءؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو دریا میں مگر حج یا عمرے کی نیّت سے یا جہاد کی نیّت سے (یہ نہی احتیاطی ہے ورنہ تجارت اور سوداگری اور ملاقات احباب کے لیے جہاز میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے تلے سمندر ہے (یعنی آفت پر آفت ہے خوف کا مقام ہے)

(عبد اللہ بن عمروؓ / ابو داؤدؒ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۲ شمار ۲۲۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو دریا میں سوار ہو (حج یا جہاد کے لیے) پھر اس کا سر گھومے اور قے کرے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ہے۔ اور جو ڈوب جاوے تو دو شہیدوں کا ثواب ہے۔

(ام حرامؓ / ابو داؤدؒ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۲/۲۳ شمار ۲۲۱۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# صلوٰۃ الخوف

حضرت یزید بن رومانؒ صالح بن خوّاتؓ سے اور وُہ اس شخص سے جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نمازِ خوف پڑھی تھی، نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت نے صف باندھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز کے لیے) اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور دوسری رکعت اس نے خود پڑھ لی اور اسکے بعد وُہ دشمن کے مقابلہ پر چلی گئی اور دوسری جماعت واپس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی ایک رکعت نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم التحیات میں بیٹھے رہے اور اس جماعت نے اپنی دوسری رکعت خود پوری کر لی اور التحیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوگئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔ (یزید بن رومان صالحؓ بخاری و مسلم مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۵۴ شمار ۱۳۲۶)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم کو حضور اقدس و اکمل صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف پڑھائی پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں باندھیں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے تکبیر کہی یعنی دونوں صفوں نے پھر قرأت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے تکبیر کہی یعنی دونوں صفوں نے پھر قرأت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے (دونوں صفوں نے) رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اُٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کے لیے جھکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ صف بھی جھکی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھی یعنی پہلی صف اور دوسری صف دشمن کے مقابلہ پر کھڑی رہی پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ صف کھڑی ہوگئی جس نے سجدہ کیا تھا تو پھر دوسری صف سجدے میں جھکی اور جب اس نے سجدے کر لیے تو وُہ بھی کھڑی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

ہوگئی اور پھر دوسری صف پہلی صف کی جگہ اور پہلی صف دوسری صف کی جگہ پر آگئی اس کے بعد قرات پڑھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے یعنی دونوں صفوں نے رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اُٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب والی صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ جو پہلے کھڑی رہی تھی اور دوسری صف کھڑی رہی جس نے پہلے سجدہ کیا تھا۔ پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے فارغ ہوگئے تو دوسری صف نے سجدہ کیا اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیرا۔

(جابرؓ مسلم مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۵۵ شمار ۱۳۲۸)

حضرت مروان بن حکمؓ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا کیا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے حضرت ابوہریرہؓ نے کہا ہاں حضرت مروانؓ نے کہا کب حضرت ابوہریرہؓ نے کہا جس سال نجد کی لڑائی ہوتی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا۔ ان کے پیٹھ قبلہ کی طرف تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور جو لوگ دشمن کے سامنے کھڑے تھے۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گروہ نے رکوع کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی گروہ نے سجدہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وُہ گروہ کھڑا ہوا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا پھر وُہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور جو گروہ دشمن کے سامنے تھا وُہ آیا انہوں نے رکوع کیا اور سجدہ کیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے پھر وہ رکوع اور سجدہ کر کے جب کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع کیا انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ رکوع کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا۔ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سجدہ کیا پھر جو گروہ دشمن کیساتھ تھا وہ آیا۔ انہوں نے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

رکوع اور سجدہ کیا۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے۔ اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھے۔ وہ بھی بیٹھے رہے۔ پھر سلام ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اور سب لوگوں نے سلام پھیرا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں، اور سب لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔ (نسائی شریف جلد اول صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی ہوئی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی۔ پہلے گروہ کے ساتھ پھر دوسرا گروہ آیا اور ان کی جگہ پر کھڑا ہوا اور یہ دشمن کے سامنے چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت اکیلے ادا کی پھر سلام پھیر کر چلے گئے۔ دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جو ایک رکعت پڑھ چکا تھا آیا اور انہوں نے ایک رکعت اکیلے پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ (ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۹۰ / ۲۸۹ شمار ۱۰۸۷)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (لڑائی میں) تو پھر نماز کھڑی ہوئی پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے، جو لوگ پیچھے تھے ان کیساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کئے پھر وُہ چلے گئے اور ان لوگوں کی جگہ کھڑے ہوئے جو دشمن کے سامنے تھے اور وُہ گروہ آیا اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے انہوں نے بھی سلام پھیرا۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲)

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف میں ظہر کی نماز پڑھی کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی اور کچھ لوگوں نے دشمن کے سامنے صف باندھی پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے دو رکعتیں پڑھ کر سلام

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَ زِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

پھیرا پھر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ آئے جو دشمن کے سامنے تھے ان کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور ان کے اصحاب کی دو دو رکعتیں ہوئیں اور حسنؒ اسی روایت پر فتویٰ دیتے تھے۔ ابو داؤدؒ نے کہا مغرب میں امام کی چھ رکعتیں ہوں گی اور قوم کی تین رکعتیں ہوں گی۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۰ شمار ۱۰۹۰)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ خندق کے دن حضرت عمر فاروقؓ کفار قریش کو برا کہتے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی اللہ کی قسم ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطحان کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بعد آفتاب غروب ہو جانے کے عصر کی نماز پڑھی پھر بعد اس کے مغرب کی نماز پڑھی۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمار ۸۸۴)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے تمہارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تم پر حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۰ شمار ۱۰۸۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# اَلْعِيَادَةُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کو جب کبھی کانٹا بھی چبھتا ہے یا اس سے بھی کم مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ سبحانہٗ اس کے بدلہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا ایک گناہ (صغیرہ) معاف کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ۔ حضرت ابو امامہ رضؓ۔ حضرت ابوسعید رضؓ۔ حضرت انس رضؓ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ۔ حضرت جابر رضؓ۔ حضرت ابوموسیٰ رضؓ۔ حضرت اسد بن کرز رضؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔
(عائشہ صدیقہ رضؓ / ترمذی رحؒ - ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۷، شمار ۸۷۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کو تھوڑی سی تکان یا تکلیف یا رنج یا درد یا غم یا کوئی اور مصیبت یہاں تک کہ معمولی سی فکر بھی ہوتی ہے تو اللہ سبحانہٗ اس کی وجہ سے اس کے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیتا ہے۔ اس باب میں یہ حدیث حسن ہے حضرت وکیع رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے صرف اسی حدیث میں سُنا ہے کہ آئندہ کا غم گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ بعض روایت سے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضؓ سے بھی مروی ہے۔
(ابوسعید خدری رضؓ / ترمذی رحؒ - ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۸/۱۰۷، شمار ۸۷۵)

حضرت شداد بن اوس رضؓ۔ اور حضرت صنابحی رحؒ کہتے ہیں کہ وہ دونوں ایک مریض کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا تو نے کیونکر صبح کی اس نے کہا اللہ کا شکر ہے۔ میں نے نعمت الٰہی پر صبح کی انہوں نے کہا خوش ہو گناہوں کے دور ہونے اور خطاؤں کے معاف ہو جانے سے اس لئے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس ابتلا پر میری تعریف کرتا ہے تو وہ اپنے بستر علالت سے ایسا پاک وصاف اٹھتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے اور کوئی گناہ اس کا باقی نہیں رہتا اور اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے میں

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

نے اپنے بندے کو قید کیا اور مصیبت میں ڈالا اور اس کا امتحان کیا پس اے فرشتو! تم اس کے نامۂ اعمال میں۔ وہی عمل لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے۔ یعنی اعمال صالحہ

(شداد بن اوسؓ و صنابحیؒ / احمدؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۷۔ شمار ۱۴۸۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مبتلا کیا جاتا ہے کسی مسلمان کو جسمانی بیماری میں تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں وہی عمل صالح لکھتا رہ جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا پھر اگر شفا دی اسکو اللہ نے تو اس کے گناہوں کو دھوتا اور اس کو پاک کرتا ہے اور اگر اس کو اٹھا لیتا ہے تو بخشتا ہے اس کو۔ اور اس پر رحم کرتا ہے۔ (انسؓ / شرح السنۃ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۵۔ شمار ۱۴۶۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو اللہ سبحانہٗ اس کو غم والم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس سے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ (عائشہؓ / احمدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۷/۲۷۸ شمار ۱۴۸۳)

حضرت ثویرؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ چلو حضرت حسینؓ (یا حضرت حسنؓ) کی عیادت کریں ہم نے ان کی عیادت کی تو ان کے پاس حضرت ابو موسیٰؓ کو پایا حضرت علیؓ نے دریافت کیا کہ اے ابو موسیٰؓ تم عیادت کے لئے آئے ہو یا ملاقات کی غرض سے؟ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ عیادت کے لئے آیا ہوں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے اس پر شام تک ستّر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اس کے لئے بہشت میں ایک باغ ہوگا۔ یہ حدیث حسن و غریب ہے یہ حدیث حضرت علیؓ سے کئی طریقوں سے مروی ہے بعض راویوں نے اس کو موقوف رکھا ہے (یعنی حضرت علیؓ کا اپنا قول بتایا ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۸ اشمار ۸۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مسلمان اپنے بھائی (یعنی مسلمان) کی عیادت کرتا ہے تو جب تک اس کے پاس رہ کر اس کی تسلی و تشفی کرتا رہتا ہے) برابر بہشت کے خرفہ یعنی پھلوں اور پھولوں میں

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

رہتا ہے ۔اس باب میں حضرت علیؓ ۔حضرت ابوموسیٰؓ ۔حضرت براءؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت انسؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے ۔حضرت ثوبانؓ کی حدیث حسن ہے (ثوبانؓ / ترمذیؒ ۔ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۸ شمار ۸۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے پکار کر کہتا ہے تجھ کو دنیا اور آخرت میں خوشی میسر ہو اور دنیا و آخرت میں تیرا چلنا مبارک ہو اور تجھ کو جنت میں ایک بڑا درجہ حاصل ہو ۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ ۔مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۷ شمار ۱۴۷۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو دور رکھا جاتا ہے اس کو دوزخ سے ساٹھ برس کی مسافت کی دُوری پر ۔ (انسؓ / ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۳ شمار ۱۴۵۵)

حضرت عمر فاروقؓ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو کسی مریض کی عیادت کو جائے تو اس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے اس لئے کہ اس کی دعا فرشتوں کی (دعا کی مانند) ہوتی ہے (عمرؓ / ابن ماجہؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۸/۹ شمار ۱۴۹۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، کہ جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کو جاتا ہے ، تو گویا جنت کے پھل توڑتا جاتا ہے (یا یہ کہ جنت کے راستے پر چل رہا ہے) جب جا کر بیٹھ جاتا ہے ۔ تو اس کو رحمت چھپا لیتی ہے ۔ اگر یہ شام کا وقت ہے ۔ تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں ۔ اور اگر صبح کا وقت ہوتا ہے ۔ تو شام تک ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ۔ (علیؓ / ابن ماجہؒ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

# الجنائز

حضرت ابُوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک آنے والا میرے پروردگار کے پاس سے آیا اور اس نے مجھے خبر دی، یا یہ فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ جو شخص میری اُمّت میں سے اِس حال میں مرے گا کہ وُہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وُہ جنّت میں ہوگا۔ مَیں نے عرض کیا، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگرچہ زنا کیا ہو، اگرچہ چوری کی ہو۔

(بخاری شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۷۶، شمار ۱۱۴۷)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کا تحفہ موت ہے۔

(عبداللہ بن عُمر رضؓ / بیہقی رحؒ، مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۸۱، شمار ۱۵۱۰)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کا مرنا پیشانی کے پسینے سے ہوتا ہے۔ (یعنی پیشانی کا پسینہ موت کی علامت ہے یا یہ کہ موت کے وقت اس کو صرف پیشانی پر پسینہ آتا ہے)

(بریدہ رضؓ / نسائی رحؒ، نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۵۳)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "نعیٰ" سے بچو کیونکہ "نعیٰ" جاہلیت کے عملوں میں سے ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نعیٰ میّت کی منادی کرنے کو کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۱۹۱، شمار ۸۹۳)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے (ایک مرتبہ) طاعون کا ذکر کیا تو فرمایا کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر جو عذاب بھیجا گیا تھا۔ یہ اسی کا بچا ہوا ہے لہذا جب کسی زمین میں طاعون پھیلا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

ہوا ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب کسی ایسی زمین میں پھیلا ہوا ہو جہاں تم نہیں ہو تو تم وہاں مت جاؤ
اِس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۶، شمار ۹۶۹)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ "شہید پانچ (قسم کے) ہیں (اول وُہ) جو طاعون سے مرے۔ (دوئم وہ) جو پیٹ کی بیماری سے مرے۔ (سوم وُہ) جو دب کر مرے۔ (چہارم وہ) جو ڈوب کر مرے۔ (پنجم وُہ) جو اللہ کی راہ میں شہید ہو"۔
اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت صفوانؓ بن اُمیہ، حضرت جابرؓ بن عتیک، حضرت خالدؓ بن عرفطہ، حضرت سلیمانؓ بن صردؓ، حضرت ابو موسیٰؓ اور حضرت عائشہ صدّیقہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ابُوہریرہؓ / ترمذیؒ - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۶، شمار ۹۶۷)

حضرت ابو اسحٰق سبیعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمانؓ بن صرد نے حضرت خالدؓ بن عرفطہ سے یا حضرت خالدؓ نے حضرت سلیمانؓ سے کہا، کیا تم نے حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے نہیں سنا کہ جسکو اسکے پیٹ نے مار ڈالا (یعنی جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا) اسے قبر میں عذاب نہ ہوگا۔ اِن دونوں میں سے کسی ایک نے اپنے ساتھی سے کہا، ہاں (میں نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے)۔ یہ حدیث اس باب میں حسن و غریب ہے اور علاوہ ازیں دوسرے طریقۂ اسناد سے بھی مروی ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۶، شمار ۹۶۸)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفر میں مرنا شہادت ہے۔

ابنِ عباسؓ / ابنِ ماجہؒ

(مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۷۹، شمار ۱۴۹۶)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

# اَلْغُسْلُ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ انھیں بیری کے پانی سے طاق غسل دینا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو اور آخری مرتبہ کافور ملاکر (غسل) دینا یا (یہ فرمایا کہ) کچھ کافور۔ پھر جب تم (غسل سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے (تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند ہمیں دیا۔ اور فرمایا کہ اسکو انکے جسم سے ملا دینا چنانچہ ہم نے ملا دیا۔ پھر ہمنے انکے بال تین حصے کر کے گوندھ دیئے تھے اور انکو ان کے پیچھے ڈال دیا تھا (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۱، شمار ۱۱۷۱)

حضرت امِ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا اور ہم (اس وقت) غسل دے رہے تھے کہ اُن کی داہنی جانب اور اُن کے اعضائے وضو سے (غسل کی) ابتدا کرنا۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۰ شمار ۱۱۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے کچل ڈالا، اور ہم لوگ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام عرفات میں) تھے اور وہ شخص احرام باندھے ہوئے تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو غسل دیدو (خواہ خالص) پانی سے اور (خواہ) بیری (کے پانی) سے اور اسے دو کپڑوں میں کفن دیدو۔ اور اسکے (جسم میں) خوشبو نہ لگانا۔ اور اس کا سر بند نہ کرنا کیونکہ قیامت کے دن اللہ سبحانہ اسے بحالتِ احرام اٹھائے گا۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۲ شمار ۱۱۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مُردہ کو غسل دینے سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور اس کو اُٹھانے سے وضو ضروری ہو جاتا ہے۔ اِس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے موقوفاً بھی روایت ہے۔ مُردے کو غسل دینے والے کے متعلق علماء کی مختلف رائیں ہیں، اہلِ علم صحابہؓ و تابعینؒ کی ایک جماعت بتلاتی ہے کہ مردے کو نہلانے کے بعد خود بھی غسل کرنا واجب ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مُردے کو نہلانے والے پر صرف وضو کرنا واجب ہے۔ امام مالکؒ بن انس فرماتے ہیں کہ مُردے کو غسل دینے والے کو غسل کرنا میں واجب نہیں سمجھتا بلکہ مستحب سمجھتا ہوں۔ امام شافعیؒ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ میت کے نہلانے والے پر غسل واجب نہیں اور اس کے متعلق سب سے کم جو کہا گیا ہے وہ وضو ہے (یعنی کم از کم اسے وضو ضرور کر لینا چاہیے) امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ وضو ضروری ہے۔ امام عبداللہ بن مالکؒ کہتے ہیں کہ مُردہ کو نہلانے والے پر نہ غسل واجب ہے اور نہ وضو کی ضرورت ہے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف، جلد اول صفحہ ۱۹۲، شمار ۸۹۹)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ جب صحابہ کرام رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہا۔ تو انہوں نے کہا۔ قسم اللہ کی، ہم نہیں جانتے۔ کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اتاریں، جیسے مردوں کے ہم کپڑے اتارتے ہیں۔ یا کپڑے پہنے رہنے دیں۔ اور کپڑوں ہی پر غسل دیں۔ جب ان لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا تو اللہ سبحانہٗ نے ان پر نیند بھیجی یہاں تک کہ کوئی آدمی ان میں سے نہ رہا۔ مگر اس کی ٹھوڑی اپنے سینے پر تھی۔ (یعنی اونگھ گیا اور سو گیا) اس وقت ایک بات کرنے والے کی آواز آئی گھر کے ایک کونے میں سے معلوم نہ ہوا وہ کس نے آواز دی۔ وہ بات یہ تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دو کپڑے پہنے پہنے پھر یہ سنکر لوگ اٹھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا کرتہ پہنے پہنے، تو پانی ڈالتے تھے کرتے کے اوپر اور ملتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک کرتے سے، نہ اپنے ہاتھوں سے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ اگر پہلے سے مجھے یاد آتا۔ جو بعد کو آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتیں۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۵۴ / ۵۵۳ شمار ۱۳۸۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

# اَلۡکَفَن

فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اس کو چاہیے کہ اچھا کفن دے۔
(جابرؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۸۸، شمار ۱۵۳۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ زیادہ قیمتی کپڑا کفن میں نہ لگاؤ۔ اس لئے۔ کہ وہ جلد چھین لیا جاتا ہے۔ یعنی جلد خراب وخستہ ہو جاتا ہے۔

(علی المرتضٰیؓ / ابو داؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۸۹ شمار ۱۵۴۰)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سُنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جب تم میں سے کوئی مر جائے اور اس کے وارث مالدار ہوں۔ تو کفن دیوے حبرہ کا (جو ایک عمدہ قسم کا کپڑا تھا یمن کا بنا ہُوا)

(ابو داؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۵۶ شمار ۱۳۹۳)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفید کپڑے پہنا کرو۔ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور انہی میں کفن دیا کرو اپنے مردوں کو۔

(سمرۃؓ / نسائیؒ۔ نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۶۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے یمن کے تین کپڑوں میں جو رُوئی کے تھے۔ نہ اُن میں کُرتہ تھا، نہ عمامہ۔ (بلکہ ایک آزار تھی اور ایک کفنی اور ایک لفافہ۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ کفن میں یہی تین کپڑے سنت ہیں اور عمامہ اور قمیص خلافِ سنت ہے)

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۶۸)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

# اَلْبُکَاءُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت پر کسی قبر کے پاس ہُوا، وُہ رو رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔

( بخاری شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۷۹، شمار ۱۱۶۱ )

فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے ( اپنے کسی رشتہ دار کے مرنے کے وقت اپنا) گریبان چاک کیا اور اپنے گالوں پر تھپڑ مارے اور زمانہ جاہلیت کی سی پکار کی، وُہ ہم میں سے نہیں (یعنی جس نے اس قسم کی آہ و بکا اور واویلا کیا، وہ مسلمان نہیں) یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔

( عبداللہ رض / ترمذیؒ - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۳، شمار ۹۰۵ )

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی نوحہ کرنیوالی عورت اور نوحہ سنانے والی عورت کو۔

( ابو داؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۴۹ شمار ۱۳۶۱ )

حضرت اسید بن ابی اسیدؓ ایک عورت سے روایت کرتے ہیں جس نے بیعت کی تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے، کہ ان باتوں میں جن کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا۔ یہ بھی تھیں۔ کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں، اور منہ نہ نوچیں اور خرابی اور تباہی کو نہ پکاریں اور کپڑے نہ پھاڑیں اور بال نہ بکھیریں۔

( ابو داؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۵۰/۵۵۱ شمار ۱۳۶۴ )

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مُردہ کو عذاب ہوتا ہے قبر میں، جب لوگ اس پر نوحہ کرتے ہیں۔

( نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۵۹ )

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ "اے میرے پہاڑ"، "اے میرے سردار" یا اسی طرح کے الفاظ تو اس پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اُس کے سینہ میں مُکّے مارتے ہیں (اور کہتے ہیں کیا تو) ایسا ہی تھا۔

یہ حدیث حسن وغریب ہے۔ (ابوموسیٰ اشعری رضؓ / ترمذیؒ - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۴، شمار ۹۰۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اُن کو لے کر اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت ابراہیمؓ اس وقت حالتِ نزع میں تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور رونے لگے۔ حضرت عبدالرحمنؓ نے عرض کیا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم روتے ہیں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں (میں نے رونے سے منع کیا) البتہ میں نے دو بیوقوفی اور نافرمانی کی آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک مصیبت کے وقت کی آواز، جب منہ نوچے اور گریبان چاک کرے۔ دوسرے شیطان کے رونے کی آواز جس میں لَے اور سُر ہو۔

اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۱۹۵، شمار ۹۱۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازہ کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔

(ابن عمرؓ / احمدؒ، ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۳۰۳، شمار ۱۶۴۷)

حضرت ابوسنان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا اور حضرت ابوطلحہ خولانیؓ قبر کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے، جب میں نے قبر سے (نکلنے کا ارادہ کیا) تو حضرت ابوطلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اے ابوسنانؓ کیا میں تمھیں ایک خوشخبری نہ دوں؟ میں نے کہا، کیوں نہیں۔ انھوں نے کہا کہ مجھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت ضحاک بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ذریعے خبر دی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی بندہ کا بیٹا مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندہ کے لڑکے کی رُوح قبض کی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں، ہاں۔ پھر فرماتے ہیں کہ تم نے اس کے دل کے پھل (کی رُوح) کو قبض کیا ہے؟ وُہ کہتے ہیں، ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اس مصیبتِ عظمیٰ پر) میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیری حمد کی اور کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (بے شک ہم تیرے ہی ہیں اور بے شک ہم تیری ہی طرف لوٹنے والے ہیں)۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے لیے بہشت میں گھر بناؤ اور اس کا نام "بَيْتُ الْحَمْد" رکھو (یعنی حمد و شکر کا گھر) یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۷، شمار ۹۲۶)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس مسلمان کے تین لڑکے مرجائیں اور وُہ صبر کرے تو قیامت کے روز وہ لڑکے بچائیں گے اس کو جہنّم سے۔ ایک عورت نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اگر دو مرجائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وُہ بھی۔

(ابوالنضر سلمی رضی اللہ عنہ / امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔ موطا شریف، صفحہ ۲۳۲)

حضرت زینب بنتِ ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مَیں حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین کے پاس گئی تو اُنھوں نے کہا کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کسی عورت کو جو اللہ سُبحانہٗ پر ایمان رکھتی ہو، یہ جائز نہیں ہے کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ مگر شوہر پر چار مہینے اور دس دن (سوگ کرنا چاہیے)۔ اس کے بعد مَیں (اُمّ المومنین) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ اُن کے بھائی کی وفات ہو گئی تھی۔ تو اُنھوں نے خوشبو منگائی اور اس کو استعمال کیا۔ اس کے بعد کہا کہ مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی سوائے اس کے کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو عورت اللہ سُبحانہٗ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اُسے جائز نہیں کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ مگر شوہر پر چار مہینے اور دس دن (سوگ کرنا چاہیے) بخاری شریف، جلد اول صفحہ ۲۸۵، شمار ۱۱۸۹

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

# اَلتَّعْزِیَةِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جعفرؓ کے مرنے کی خبر سنائی گئی، توحضورِاقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جعفرؓ کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کے پاس اپنے میں مشغول کرنے والی مصیبت آئی ہے"۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہلِ علم مستحب سمجھتے تھے کہ میّت کے گھر والوں کے پاس کچھ بھیج دیا جائے کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۳، شمار ۹۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے اس عورت کی تعزیت کی اور دلاسا دیا جس کا فرزند مرگیا ہو۔ اس کو بہشت میں ایک چادر پہنائی جائیگی۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۸، شمار ۹۸۰)

حضرت عبداللہ ابن ابی بکر ابن عمرو ابن حزمؓ اپنے والدؓ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی مصیبت میں اس کی تعزیت کرتا ہے (اور اس کو تسلّی دیتا ہے) اللہ سبحانہٗ اس کو قیامت کے دن کرامت کا لباس پہنائیگا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص اپنے مصیبت زدہ بھائی کو تسلّی دیتا ہے۔ اس کو اسی جیسا اجر عنایت کیا جاتا ہے۔

(عبداللہؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۹۴)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# اَلْجَنَازَةُ

## جب میّت کو چارپائی پر رکھو یا اُسے اُٹھاؤ :

| بِسْمِ اللّٰهِ | ۱ بار |
|---|---|
| اللہ کے نام کے ساتھ | |

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے، ”جو شخص میّت کو چارپائی پر رکھے یا اُسے اُٹھائے تو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ کہے۔ (ابنِ عمرؓ / ابن ابی شیبہؒ موقوفاً ——— حصن حصین صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جنازہ کے پیچھے آگ نہ رکھی جاوے۔ نہ اس کے پیچھے آواز ہو (رونے چلانے والوں کی) نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے

(ابوہریرہ رضؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۶۳ شمار ۱۴۱۴)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری سے انکار کیا۔ جب جنازہ سے فارغ ہو کر لوٹے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جانور پر سوار ہوئے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی، (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کیوں سوار نہیں ہوئے تھے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے جنازہ کے ساتھ فرشتے پا پیادہ جا رہے تھے۔ اس واسطے ہیں سوار نہیں ہوا۔ کہ وہ پاؤں سے چلتے تھے۔ جب فرشتے چلے گئے تو ہیں سوار ہو گیا

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۶۵ شمار ۱۴۲۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت اُمِّ عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہم لوگوں کو جنازوں کے ہمراہ جانے سے ممانعت کر دی گئی تھی مگر کوئی سخت تاکید (کے ساتھ ممانعت) نہیں کی گئی۔ (بخاری شریف، جلد اول، صفحہ ۲۸۵، شمار ۱۱۸۶)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا۔ اور سات چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ ہم کو حکم دیا تھا جنازوں کے ہمراہ جانے کا، اور مریض کی عیادت کرنے کا۔ اور دعوت کے قبول کرنے کا۔ اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور قسم کے پورا کرنے کا اور سلام کے جواب دینے کا۔ اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا۔ اور ہمیں منع فرمایا تھا۔ چاندی کے برتن (کے استعمال) سے اور سونے کی انگوٹھی اور حریر و دیباج و قزا اور استبرق (کے پہننے) سے۔

(بخاری شریف، جلد اول، صفحہ ۲۷۶، شمار ۱۱۴۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ جب تیرے قریب سے کسی یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گذرے، تو کھڑے ہو جاؤ۔ تم جنازہ کے (ادب و احترام کیلئے) کھڑے نہیں ہوتے بلکہ ان فرشتوں کیلئے کھڑے ہوتے ہو۔ جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔

(ابو موسیٰؓ / احمدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۴ شمار ۱۵۸۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو جو شخص ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

(ابو سعیدؓ / نسائیؒ۔ نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۷۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو۔ حتیٰ کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے۔ (عامرؓ بن ربیعہ عدوی / نسائیؒ۔ نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۷۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص جنازے کے ہمراہ رہے۔ یہاں تک کہ اس کی نماز پڑھ لے تو اسے ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو شخص اس کے ہمراہ رہے یہاں تک کہ وہ دفن کر دیا جائے تو اسے دو قیراط۔ عرض کیا گیا کہ قیراط کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جیسے دو بڑے پہاڑ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ - بخاری شریف، جلد اوّل صفحہ ۲۹۵، شمار ۱۲۲۷)

حضرت ابو مہزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دس سال رہا ہوں۔ ایک مرتبہ میں نے ان کو یہ کہتے سُنا کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ جو جنازہ کے پیچھے چلا اور اسے تین بار اٹھایا تو اس کے ذمّے جنازہ کا جو حق تھا، وُہ اس نے ادا کر دیا یہ حدیث غریب ہے۔ بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے روایت کی ہے اور اسے مرفوع نہیں کیا۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۱، شمار ۹۴۶)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں سے ہو کر ان کے حُجرہ پر سے جائے تاکہ میں دُعا کروں اُن کے لیے۔ سو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا، تب کہا آپ نے، کیا جلدی لوگ بھول گئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضا پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد میں۔

(مؤطّا شریف، صفحہ ۲۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر فارُوق رضی اللہ عنہ پر نماز پڑھی گئی مسجد میں

(جمہور علماء کے نزدیک نمازِ جنازہ مسجد میں درست ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے)

(مؤطّا شریف، صفحہ ۲۲۶)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنازہ جلدی جلدی لے چلو۔ اگر وُہ اچھا ہوگا تو اچھے کی طرف لے چلوگے اور اگر وہ بُرا ہوگا تو اپنی گردن سے اُتار پھینکوگے۔

اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ - ترمذی شریف، جلد اوّل صفحہ ۱۹۶، شمار ۹۲۰)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے، سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے اور بچے پر نماز پڑھی جائے۔

(مغیرہ بن شعبہؓ / نسائیؒ - نسائی شریف، جلد اوّل صفحہ ۴۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنازہ متبوع ہے تابع نہیں ہے جو شخص جنازہ سے آگے چلے گا۔ وہ جنازہ کے ساتھ شمار نہیں کیا جائے گا

(عبداللہ بن مسعودؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۷۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَ بَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلٰنَا وَ حَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَ زِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے اور اسے مرد اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں تو اگر صالح ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو۔ اور اگر صالح نہیں ہوتا۔ تو کہتا ہے کہ میری خرابی ہے، مجھے کہاں لئے جاتے ہو۔ اس کی آواز ہر چیز سُنتی ہے، سوائے انسان کے اور اگر انسان اس کو سُن لے تو (فوراً) مرجائے۔ (ابوسعید خدریؓ / بخاریؒ، بُخاری شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۹۳، شمار ۱۲۱۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے اُس کی تعریف کی (اچھا شخص تھا) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ پھر دُوسرا جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی بُرائی بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے کہا، قُربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ماں باپ میرے، ایک جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ نکلا، لوگوں نے اس کی بُرائی بیان کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہو گئی (اس سے کیا مُراد ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تم نے تعریف کی، اس کے لیے جنّت واجب ہو گئی۔ اور جس کی تم نے بُرائی کی، اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی اور تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں۔ (نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۷۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مردہ شخص کا ذکر بُرائی سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مردوں کا ذکر مت کرو مگر بھلائی سے۔

(نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بُرا مت کہو مُردوں کو۔ وُہ تو پہنچ گئے اپنے عملوں کو۔
(عائشہ صدیقہؓ / نسائیؒ، نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۷۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

# الصَّلٰوۃُ عَلَی الْجَنَائِز

حضرت ابوغالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مرد کے جنازے کی نماز پڑھی تو حضرت انس رضؓ اس مرد کے سرہانے کی طرف کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ قریش کی ایک عورت کا جنازہ لائے اور کہا کہ ابوحمزہؓ اس پر نماز پڑھو (یعنی اس کی نماز جنازہ پڑھاؤ) تو وہ تابوت کے وسطی حصّہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت علاء بن زیادؓ نے اُن سے کہا کہ کیا تم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دیکھا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم عورت کے جنازہ کی نماز میں اسی حصّہ کے سامنے کھڑے ہُوئے ہوں، جس کے مقابل آپ کھڑے ہُوئے ہیں (یعنی درمیانی حصّہ کے مقابل) اور مرد کے جنازے کے اسی حصّے کے مقابل کھڑے ہُوئے ہوں۔ جس حصّہ کے مقابل آپ اس مرد کی نماز میں کھڑے ہُوئے (یعنی مرد کے سر کے مقابل) حضرت انسؓ نے فرمایا، ہاں اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ اسے اچھی طرح یاد کرلو۔ اس باب میں حضرت سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن ہے بعض علماء اسی کی طرف گئے ہیں امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ (ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۹، ۲۰۰ - شمار ۹۳۹)

(اور جو شخص (امام) کہ نماز پڑھے۔ وہ میت کے سینے کے برابر کھڑا ہو۔ شرح وقایہ نور الہدایہ صفحہ ۱۶۹)

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت کے جنازہ کی۔ جو اپنی حالت نفاس میں مرگئی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جنازے کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔

(ابو داؤد شریف جلد دوم صفحہ ۷۳ - ۵۷۲ شمار ۱۴۳۸)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار رض کے سامنے ایک جنازہ آیا لڑکے کا اور ایک عورت کا، تو انھوں نے لڑکے کو لوگوں کے قریب رکھا اور عورت کو اس کے پیچھے اور دونوں پر نماز پڑھی۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابوسعید خُدری رض اور حضرت ابن عباس رض اور حضرت ابوقتادہ رض اور حضرت ابوہریرہ رض موجود تھے۔ میں نے ان سے پُوچھا۔ اُنھوں نے کہا، یہی سُنّت ہے۔

(نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۸۴)

امام مالک رح کو پہنچا کہ حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے عورتوں اور مردوں پر ایک ایک بار میں تو مردوں کو امام کے نزدیک رکھتے تھے اور عورتوں کو قبلہ کے نزدیک۔

(مؤطا شریف ۲۲۶، ۲۲۷)

حضرت نافع رح سے روایت ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ کہ جنازہ کی نماز بغیر وضو کے کوئی نہ پڑھے۔

(موطا شریف صفحہ ۲۲۷)

امام مالک رح نے پوچھا حضرت ابن شہاب رض سے، کہ جس شخص کو بعض تکبیریں جنازہ کی ملیں اور بعض نہ ملیں وہ کیا کرے؟ کہا جس قدر نہ ملیں، ان کی قضا کرے۔

(موطّا شریف صفحہ ۲۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ "بچہ جب تک پیدا ہونے پر نہ روئے۔ تب تک بچہ کی نہ نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اور نہ وہ (ترکہ کا) وارث ہو۔ اور نہ اس کے ترکہ کا کوئی وارث ہو۔ اس حدیث میں لوگ مضطرب ہیں۔ (یعنی مختلف ہیں) بعضوں نے اسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔ اور بعضوں نے اسے حضرت جابر رض تک موقوف رکھا ہے۔ اور یہ موقوف روایت مرفوع روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء اسی حدیث کی طرف گئے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے۔ کہ جب تک بچہ پیدا ہونے کے بعد نہ روئے (یعنی کوئی ایسی بات اور ایسی حرکت نہ کرے جس سے اس کا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

زندہ ہونا معلوم ہو) تب تک بچہ پر نمازِ جنازہ نہ پڑھیں۔ امام سُفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

(جابرؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۹، شمارہ ۹۳۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو مار ڈالا، تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں کہ جو قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہوں ان سب کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے اور خودکشی کرنے والے کی بھی پڑھی جائے۔ سُفیان ثوریؒ اور امامِ اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں، کہ خودکشی کرنے والے کے جنازہ پر امام نماز نہ پڑھے، اس کے سوا اور لوگ پڑھ سکتے ہیں۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۷، شمارہ ۹۷۲)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنی جان گلا گھونٹ کر دیتا ہے۔ وہ اپنا گلا دوزخ میں برابر گھونٹا کرے گا اور جو شخص اپنے زخم مار لیتا ہے وُہ دوزخ میں برابر اپنے زخم مارا کرے گا۔

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ۔ بخاری شریف، جلد اوّل، صفحہ ۳۰۵، شمارہ ۱۲۶۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (نمازِ جنازہ کے لیے) اگر ایسا وفات شدہ آدمی لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے کہ اس نے اپنا قرض ادا کرنے کے لیے کوئی چیز چھوڑی ہے۔ اگر لوگ کہتے جی ہاں، اس نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ اس کا قرض بخوبی ادا ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھ لیتے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (دوسرے) مسلمانوں سے فرما دیتے کہ تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ پھر جب اللہ سبحانہٗ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتوحات کے دروازے کھول دیے (اور مالِ غنیمت خوب آیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُٹھ کر فرمایا کہ "میں مسلمانوں کے لیے خود اُن سے بھی زیادہ مہربان و خیر خواہ ہوں تو جو مومن مر گیا اور اپنے پر قرض چھوڑ گیا تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور اگر وُہ کوئی مال چھوڑ گیا تو وُہ اس کے وارثوں کا ہے (میں اس میں سے نہیں لوں گا)

یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۷، شمارہ ۹۷۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
آمِیۡن آمِیۡن آمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھتا کیونکہ) اس پر قرض واجب ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ قرض مجھ پر ہے (یعنی اس کا قرض میں اپنے ذمہ لیتا ہوں) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وفا کے ساتھ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں وفا کے ساتھ (یعنی میں پورا پورا ادا کروں گا) تب جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھ دی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، حضرت سلمہ بن اکوعؓ اور حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو قتادہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۷، شمارہ ۹۷۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (دُوسرے طریق سے) روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ مومن کی جان اُس کے قرض کی وجہ سے مُعلّق رہتی ہے، جب تک کہ اس کی طرف سے قرضہ کو ادا نہ کر دیا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے

(ابوہریرہؓ/ترمذیؒ۔ ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۹، شمارہ ۹۸۳)

عمرہ بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لعنت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر جو کفن چُرائے اور اس عورت پر جو کفن چُرائے۔ (موطّا شریف، صفحہ ۲۳۴)

امام مالکؒ کو پہنچا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ میّت مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنا۔ (موطّا شریف، صفحہ ۲۳۴/۲۳۵)

حضرت زیدؓ بن خالد سے روایت ہے کہ ایک شخص خیبر میں مرگیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابؓ سے تم اس پر نماز پڑھ لو (میں نہیں پڑھتا) اس نے اللہ کی راہ میں چوری کی جب ہم نے اس کا اسباب دیکھا تو ایک نگینہ پایا یہود کے نگینوں میں سے۔ جس کی قیمت ۲ درم کی بھی نہ تھی (نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۸۰)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک قبر کے سہارے بیٹھے دیکھا تو فرمایا تو اِس قبر والے کو

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّاۤ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

اذیّت نہ دے، یا یہ فرمایا کہ اس کو ایذا نہ دے۔ (عمرو بن حزم رضؓ/ احمدؒ، مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۹۸، شمارہ ۱۶۱۷)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انُھوں نے کہا، تین ساعتیں ایسی ہیں، جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہم کو نماز پڑھنے سے یا مُردے کو دفن کرنے سے۔ ایک تو جس وقت آفتاب نکلتا ہو، یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور ایک ٹھیک دوپہر کو یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جائے اور ایک جس وقت آفتاب ڈوبنے لگے۔ (نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۹۰)

حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریبؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابنِ عباسؓ نے بیان کیا کہ ان کا بچّہ مقام قدید یا عسفان میں (یہ دونوں مقام مکّہ کے قریب واقع ہیں) مرا۔ انھوں نے کہا، اے کریبؓ، دیکھ نماز کے لیے کتنے آدمی جمع ہوئے ہیں۔ حضرت کریبؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے باہر نکل کر دیکھا تو بہت سے آدمی جمع تھے۔ مَیں نے حضرت ابنِ عبّاسؓ کو اس کی خبر دی تو انُھوں نے پوچھا، تیرے خیال میں یہ لوگ چالیس ہوں گے۔ مَیں نے عرض کیا، ہاں۔ انہوں نے کہا، اچھا جنازہ نکالو، اِس لیے کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جب کسی مسلمان کی میّت پر چالیس آدمی ایسے جمع ہو جائیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں (یعنی اس میّت کے جنازہ پہ نماز پڑھیں) تو قبول کرتا ہے، اللہ ان کی شفاعت کو میت کے حق میں۔

(کریبؓ / مُسلمؒ، مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۹۱-۲۹۲، شمارہ ۱۵۶۰)

حضرت مرثد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہؓ جب کسی میّت پر نماز پڑھتے اور آدمی کم ہوتے تو تین صفوں میں ان کو بانٹ دیتے۔ پھر فرماتے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی تو اُس پر اللہ نے (جنّت) واجب کر دی۔ اس باب میں حضرتِ عائشہؓ، حضرت اُمِّ حبیبہؓ، حضرت میمونہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت مالکؓ بن ہبیرہ کی حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث محمّد بن اسحٰقؒ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ حضرت ابراہیمؒ بن سعد کی روایت میں حضرت مرثدؒ اور حضرت مالکؓ بن ہبیرہ کے درمیان ایک اور شخص بھی داخل ہے اور وُہی روایت زیادہ صحیح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۱۹۸/۱۹۹، شمار ۹۳۳)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان مرے، پھر اس کے جنازہ پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھے جن کا شمار سَو تک ہو اور وُہ اس کی سفارش کریں۔ اللہ کے پاس تو اللہ ان کی سفارش قبول کرے گا۔ (عائشہ رضؓ / نسائیؒ۔ نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۸۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشیؒ (بادشاہ) کی نمازِ جنازہ پڑھی تو چار بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔ اس باب میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفیٰؓ حضرت جابرؓ، حضرت انسؓ اور حضرت یزیدؓ بن ثابت سے بھی روایت ہے۔ حضرت یزیدؓ بن ثابت، حضرت زیدؓ بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں جو جنگِ بدر میں شریک ہوئے اور حضرت زیدؓ بن ثابت بدر میں شریک نہیں ہوئے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے اور اکثر صحابہؓ وتابعینؒ کا اِسی پر عمل ہے اور اُن کی رائے ہے کہ نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ سفیان ثوریؒ، امام مالکؒ، امام ابن مُبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۱۹۷، شمار ۹۲۷)

حضرت یزیدؓ بن ثابت سے روایت ہے وُہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تازی قبر دیکھی، پوچھا کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ فلانی عورت ہے۔ فلاں لوگوں کی لونڈی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچان لیا۔ یہ دوپہر کو مرگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے اور سو رہے تھے ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جگانا اچھا نہ معلوم ہُوا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہُوئے اور لوگوں نے صف باندھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی چار بار۔ پھر فرمایا جو کوئی تم میں سے مرے میری زندگی میں تو مجھے خبر کرنا اس لیے کہ میری نماز اس کے لیے رحمت ہے۔ (نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۹۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

نماز جنازہ یوں پڑھو۔

اَللّٰهُ اَكۡبَرُ (مثل تکبیر تحریمہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر)
اللہ سب سے بڑا ہے۔

سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ
اے اللہ! تو تمام (عیب سے) پاک ہے اور تیری تعریف (بجا) ہے تیرا نام

اسۡمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ
بابرکت ہے اور تیری بزرگی بلند مرتبت ہے اور تیری تعریف بزرگی والی

وَلَاۤ اِلٰهَ غَيۡرُكَ ط — ۱ بار
ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(بغیر ہاتھ اٹھائے) کہو

اَللّٰهُ اَكۡبَرُ — ۱ بار
اللہ سب سے بڑا ہے۔

پھر (دُرود شریف)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

كَمَا صَلَّيۡتَ عَلٰٓى اِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبۡرَاهِيۡمَ
آل پہ جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم (علیہ السلام) پہ اور ابراہیم (علیہ السلام)

اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ عَلٰى مُحَمَّدٍ
کی آل پہ۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰٓى اِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰٓى
پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم (علیہ السلام) پہ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قرآن نہ پڑھتے تھے جنازہ کی نماز میں (یعنی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے تھے) یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا (موطا شریف صفحہ ۲۲۵)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ — ۱ بار

اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے

بغیر ہاتھ اٹھائے کہو۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ — ۱ بار

اللہ سب سے بڑا ہے

پھر یہ دُعا پڑھو (اگر میّت بالغ مرد یا عورت ہو)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ

اے اللہ ہمارے زندوں ہمارے مردوں ہمارے

شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا

حاضر ہمارے غائب ہمارے چھوٹے

وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا

ہمارے بڑے ہماری مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ

اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ

عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ

رکھ اور جسے موت دے تو اسے ایمان پر

مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ — ۱ بار

موت دے۔

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے کہو۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ — ۱ بار

اللہ سب سے بڑا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

## نماز جنازہ میں یہ دُعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ
اے اللہ ہمارے زندہ و مردہ ہمارے حاضر و

شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا
غائب ہمارے چھوٹے اور

وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا
بڑے ہمارے مرد اور عورت کی

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ
مغفرت فرما اے اللہ ہم میں سے جس کو زندہ رکھے

عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا
اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو اٹھائے

فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط اَللّٰھُمَّ لَا
اسے ایمان پر اٹھا اے اللہ ہمیں

تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ابار
اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اسکے بعد فتنہ میں نہ ڈال

(یا) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِیْ
اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور تیری

ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ
پناہ میں ہے (ایمان لایا) تیرے عہد و پیمان پر

فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ
مرا تو اسے قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے: اللھم اغفر لحینا و میتنا الخ
ابوہریرہؓ / احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ
مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۳ شمارہ ۱۵۷۴

حضرت واثلہ بن الاسقعؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک مسلمان شخص کے جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا فرماتے سنا: اللھم ان فلان ابن فلان فی ذمتک الخ
واثلہ بن الاسقعؓ / ابوداؤد، ابن ماجہ
مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۳ شمارہ ۱۵۷۵

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ

اور تو ہی اپنا وعدہ پورا کرنے والا اور حق کا مالک ہے

اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ

اے اللہ اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما بے شک

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط ۱ بار

تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(ب) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا

اے اللہ تو اس عورت کا رب ہے اور تو ہی نے اسے پیدا کیا

وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَ

اور تو ہی نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور

اَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ

تو ہی نے اس کی روح قبض کی اور تو ہی

اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا

اس کے ظاہر و باطن سے زیادہ باخبر ہے ہم اس کی

شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَهَا ۱ بار

سفارش کرنے آئے ہیں (تو اپنے فضل و کرم سے) اس کی مغفرت فرما

(ب) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ

اے اللہ (یہ) تیرا بندہ اور تیری لونڈی کا بیٹا تیری رحمت

اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ

کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے پرواہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ

سے اگر (یہ) اچھا ہو تو اس کی اچھائی زیادہ کر

وَاِنْ کَانَ مُسِیْٓئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ ۱بار

اور اگر برا ہو تو اس سے در گزر فرما

(یا) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

۱؎ اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ

اے اللہ (یہ) تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا

کَانَ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا

گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ

اور محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور

رَسُوْلُکَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ

رسول ہیں اور تو اسے مجھ سے زیادہ جانتا ہے اگر (یہ)

اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ

نیک ہو تو اس کی نیکی زیادہ کر اور

اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْٓئًا

اگر گنہ گار ہو تو اس کی بخشش

فَاغْفِرْ لَہٗ وَلَا تَحْرِمْنَآ اَجْرَہٗ

فرما اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم

وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ۱بار

نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔

۱؎ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ کَانَ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ

ابوہریرہؓ / ابن حبانؒ

حصن حصین ۳۹۲/۹۳

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

(۱) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَہٗ وَارۡحَمۡہُ وَ عَافِہٖ
اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحمت کر اور اسے نجات

وَاعۡفُ عَنۡہُ وَ اَکۡرِمۡ نُزُلَہٗ
دے اور اس کی خطا معاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی کر

وَ وَسِّعۡ مُدۡخَلَہٗ وَاغۡسِلۡہُ بِالۡمَآءِ
اور اس کا ٹھکانا عمدہ بنا اور اس کی قبر کشادہ کر اور اسے پانی

وَالثَّلۡجِ وَالۡبَرَدِ وَ نَقِّہٖ مِنَ
اور برف اور اولے سے دھو کر خطاؤں سے اس طرح

الۡخَطَایَا کَمَا نَقَّیۡتَ الثَّوۡبَ
پاک وصاف کر دے جسطرح تو کپڑے کو میل کچیل سے

الۡاَبۡیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبۡدِلۡہُ
صاف کر دیتا ہے اور اس کو دنیا کے گھر سے

دَارًا خَیۡرًا مِّنۡ دَارِہٖ وَ اَھۡلًا
بہتر گھر اور اس کے گھر والوں سے بہتر

خَیۡرًا مِّنۡ اَھۡلِہٖ وَ زَوۡجًا خَیۡرًا
گھر والے اور دنیا کی بیوی سے اچھی بیوی

مِّنۡ زَوۡجِہٖ وَاَدۡخِلۡہُ الۡجَنَّۃَ
بدل دے اور اسے بہشت میں داخل کر

وَ نَجِّہٖ مِنَ النَّارِ اَوۡ اَعِذۡہُ
اور دوزخ سے نجات دے یا عذاب قبر

مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ ا بار
سے بچا لے

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ایک میت پر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَہٗ وَارۡحَمۡہُ وَعَافِہٖ الخ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سن کر میں نے آرزو کی۔ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا (تو اسی دعا سے مشرف ہوتا) نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۸۵

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اگر میت نابالغ لڑکے کی ہو تو نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ

اے اللہ بنا اس (لڑکے) کو ہمارے لئے پیش رو اور بنا اس کو

لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا

ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور اس کو ہمارے لئے سفارش

شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط　　　ا بار

کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا۔

اگر میّت نابالغہ لڑکی کی ہو، تو نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا

اے اللہ بنا اس (لڑکی) کو ہمارے لئے پیش رو اور بنا اس

لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا

کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے

شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ط　　　ا بار

سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَ حَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# اَلدَّفْنُ

جب میّت کو قبر میں داخل کرو تو کہو :

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۱ بار

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے (حکم کے) ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب پر

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۱ بار

اللہ کے نام سے اور اس کے حکم سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر

جب میّت کو قبر میں رکھو تو کہو :

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى بِسْمِ اللّٰهِ وَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

لوگو! اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے اور اسی سے (قیامت کے دن) تم کو دوبارہ نکال کھڑا کر دیں گے اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر

(اسے دفن کرتا ہوں) ۱ بار

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

ا؎ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میت قبر میں داخل کی جاتی (ایک راوی نے کہا ہے کہ جب میت اپنی لحد میں رکھی جاتی) تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی یہ فرماتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور کبھی فرماتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن و غریب ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں یہ حدیث موقوفاً بھی مروی ہے۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۲ شمارہ ۹۵۱

ا؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب میت کو قبر میں رکھے تو کہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ الخ ابی امامہ رضی اللہ عنہ حاکم رح حصن حصین صفحہ ۳۹۴، ۳۹۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاؤ تو قبر پر کھڑے ہو کر

ا۔ اللہ[1] سے اپنے بھائی کے لیے مغفرت چاہو۔

۲۔ اس کے ثابت قدم رہنے کی دُعا کرو۔

میّت کو دفن کر چکنے کے بعد قبر پر یہ پڑھو:

| | | |
|---|---|---|
| سُورۃ البقرۃ[2] | آیات ۱ تا ۵ | ۱ بار |
| سورۃ البقرۃ | آیات ۲۸۵ تا ۲۸۶ | ۱ بار |

میّت کو جب دفن کر چکو تو قبر پر کھڑے ہو کر کہو:

یَا فُلَانُ قُلۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ[3] — ۳ بار

اے فلاں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

یَا فُلَانُ قُلۡ رَبِّیَ اللّٰہُ وَدِیۡنِیَ الۡاِسۡلَامُ

اے فلاں کہ اللہ میرا رب اور اسلام میرا دین

وَنَبِیِّیۡ مُحَمَّدٌ — ۱ بار

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ جب اپنی قبر

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

[1] فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اور جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاتے تو قبر پر کھڑے ہو کر کہتے: (اے لوگو) اللہ سے اپنے بھائی کے لیے مغفرت چاہو اور (منکر نکیر کے جواب میں) اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ (اس وقت) اس سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ، ابوداؤد، حاکم، بزار، بیہقی فی السنن الکبیر۔ حصن حصین صفحہ ۲۹۴، ۲۹۵

[2] فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اور دفن کرنے کے بعد قبر کے سرہانے سورۃ البقرۃ کا پہلا رکوع (الٓمّٓ سے مفلحون تک) اور قبر کے پاس آخر رکوع (اٰمن الرسول سے آخر تک) پڑھیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ، بیہقی فی السنن الکبیر۔ حصن حصین ۲۹۴، ۲۹۵

[3] حضرت ضمرہ ابن حبیب رضی اللہ عنہ تابعی فرماتے ہیں کہ (لوگ) یہ امر مستحب خیال کرتے تھے کہ جب میت کو دفن کر کے اس پر مٹی ڈال دی جائے اور ہمراہی واپس ہو جائیں تو اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اس طرح کہا جائے: اے فلاں کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین مرتبہ۔ اے فلاں کہو، رَبِّیَ اللّٰہُ وَدِیۡنِیَ الۡاِسۡلَامُ وَنَبِیِّیۡ مُحَمَّدٌ۔ اس حدیث کو حضرت سعید ابن منصور نے موقوفاً روایت کیا ہے۔ بلوغ المرام، صفحہ ۱۱۱ شمار ۶۰۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اس کو دفن کرکے) واپس ہونے لگتے ہیں (مردہ کو اس وقت ایسا ادراک ہوتا ہے کہ) وُہ اُن کے جُوتوں کی آواز کو سُنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھلاتے ہیں۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص یعنی حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کہتا تھا۔ پس (اگر) وُہ کہہ دیتا ہے کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے مقام کو جو دوزخ میں تھا، دیکھ اُس کے عوض میں اللہ سُبحانہٗ نے تجھے جنّت کا ایک مقام دیا ہے۔ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ دونوں مقامات کو دیکھ لیتا ہے لیکن کافر یا مُنافق، تو وُہ یہ جواب دیتا ہے کہ مَیں کچھ نہیں جانتا جو کچھ دوسرے لوگ کہتے تھے، وہی مَیں بھی کہہ دیتا تھا۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ نہ تو تُو نے عقل کے ذریعے پہچانا اور نہ نقل (فہمائش) کے ذریعہ۔ اس کے بعد لوہے کی ہتھوڑی سے ایک ضرب اس کے دونوں کانوں کے درمیان میں ماری جائے گی جس کی وجہ سے وہ ایک چیخ مارے گا کہ اس کے قریب کے تمام ذی حس اس چیخ کو سُنیں گے علاوہ انسانوں اور جنوں کے۔

(بخاری شریف : جلد اول، صفحہ ۲۹۷، ۲۹۸۔ شمار ۱۲۳۹)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے جن پر عذاب ہو رہا تھا تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی (دشوار) بات کے لیے ان پر عذاب نہیں ہوتا۔ ایک شخص ان میں سے پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کرکے ہر قبر میں ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم، یہ آپؐ نے کیوں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس لیے کہ جب تک یہ دونوں خشک نہ ہو جائیں گی، ان پر سے عذاب کی تخفیف کر دی جائے گی۔

(بخاری شریف: جلد اوّل، صفحہ ۳۰۴، شمار ۱۲۶۰)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں میں جھانکا (جہاں بدر کے مشرکین مقتولین پڑے ہوئے تھے) اور فرمایا کیا جو کچھ تم سے تمہارے پروردگار نے سچّا وعدہ کیا تھا، اُسے تم نے پالیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ صلّی اللہ علیہ وسلم مُردوں کو پکارتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو ہاں، وُہ لوگ جواب نہیں دے سکتے۔



(بخاری شریف : جلد اول
صفحہ ۳۰۷، شمار ۱۲۶۹)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ ایک شخص مرگیا - جس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کیا کرتے تھے - وہ شب میں مرا - اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دن میں خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دریافت) فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے باز رکھا کہ مجھے (اس وقت) اطلاع دیتے لوگوں نے عرض کیا کہ رات تھی اور ہمیں اچھا معلوم نہ ہوا - کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہو - اور (اس وقت) اندھیرا بھی بہت تھا - آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی - پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نماز پڑھی -

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۷۸ شمار ۱۱۵۷)

حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب میں سے جو مرگیا تھا اور اسکو رات ہی رات ایک ناقص کفن میں گاڑ دیا تھا - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا رات کو گاڑنے سے (یعنی دفن کرنے سے) مگر جب ایسی ہی لاچاری ہو

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۹۰/۴)

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) رات کے وقت (جنازہ دفن کرنے) ایک قبر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چراغ روشن کیا گیا - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (میت کو) قبلہ کی طرف سے لیا - اور فرمایا رحمك الله ان كنت لاواها تلاء للقرآن (اللہ تم پر رحم کرے تم تو بہت دردمند اور آہ آہ کرنیوالے اور قرآن کو بہت زیادہ تلاوت کرنیوالے تھے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار بار اللہ اکبر کہا اس باب میں حضرت جابر رض اور حضرت یزید بن ثابت رض سے بھی روایت ہے حضرت ابن عباس رض کی حدیث حسن صحیح ہے - بعض علماء اسی طرف گئے ہیں اور کہا ہے کہ میت قبر میں قبلہ کی طرف سے داخل کی جائے اور بعض فرماتے ہیں کہ سر کی طرف سے کھینچیں - اور اکثر علمائے کرام نے رات کو وقت دفن کرنے کو جائز بتایا ہے -

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۴ شمار ۹۶۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

حضرت جعفر بن محمدؒ اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین لپیں ڈالیں اور اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کی قبر پر پانی چھڑکا اور قبر پر نشان کے لئے پتھر کے ٹکڑے رکھے۔

(جعفر بن محمدؒ / شرح السنۃ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۷ شمارہ ۱۶۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے علاوہ دوسروں کے لئے ہے (لحد اس قبر کو کہتے ہیں جس میں قبلہ کی طرف زمین کھود کر مردہ رکھا جاتا ہے اور شق اس کو جو بالکل سیدھی کھودی جاتی ہے اور اس میں مردہ رکھ کر ڈھک دیا جاتا ہے) اس باب میں حضرت جریرؓ بن عبد اللہؓ حضرت عائشہؓ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث اس طریقہ سے غریب ہے۔

(ابن عباسؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۲ شمار ۹۵۰)

حضرت سفیان تمارؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک دیکھی۔ وہ اونٹ کے کوہان کے مشابہ ہے

(بخاری شریف جلد اوّل۔ صفحہ ۲۱۳ شمار ۱۲۹۰)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی پھر اس کی قبر پر آئے اور مٹی کی تین لپیں اس کے سرہانے ڈالیں۔

(ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۸ شمار ۱۶۱۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

# زِیَارَۃُ الْقُبُوْرِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ اس لیے کہ قبروں کی زیارت کرنا بیزار کرتا ہے دُنیا سے۔ اور آخرت کو یاد دلاتا ہے [۱]

ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ / ابنِ ماجہ رح

مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۳۰۶، شمار ۱۶۶۵

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو گچ (پلاستر) کرنے، اُس پر لکھنے، اُس پر عمارت بنانے اور اُس پر چلنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے

بعض عُلماء نے جن میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی داخل ہیں۔ قبروں کے گِل کرنے اور لیپنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبروں کے گِل کرنے اور لیپنے میں کچھ حرج نہیں *

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

حضرت محمد بن نعمان رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ حدیث پہنچاتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرے یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ کے دن تو بخشش کی جاتی ہے اس کے لیے اور لکھا جاتا ہے وہ نیکی کرنے والا۔

محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ
بیہقی رح
مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل
صفحہ ۳۰۶، شمار ۱۶۶۴

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ نماز پڑھو قبروں کی طرف رخ کر کے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ اور حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حضرت ابو مرثد غنوی رض سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔ یہ روایت اسناد کے اعتبار سے صحیح ہے۔

ابو مرثد غنوی رض
ترمذی رح
ترمذی شریف، جلد اول
صفحہ ۲۰۳، شمار ۹۵۵

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ نے اس قوم پر جس نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا

عائشہ رضی اللہ عنہا
نسائی رح
نسائی شریف
جلد اول
صفحہ ۲۹۷

* (یعنی مٹی سے لیپنے میں)
ترمذی شریف جلد اول
صفحہ ۲۰۳ شمار ۹۵۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

## جب قبرستان میں جاؤ تو کہو :

۱؎ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ
اے قبر والو، تم پر سلام ہو اللہ ہم کو

اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ
اور تم کو بخش دے اور تم ہم سے پہلے پہنچ گئے ہو اور

نَحْنُ بِالْاَثَرِ ط ۱ بار
ہم تمہارے پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔

۲؎ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ
اے (اس) بستی کے رہنے والے مومنو، تم پر سلام ہو

وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۱ بار
اور ہماری بھی انشاء اللہ تم سے ملاقات ہونے والی ہے۔

۳؎ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّآ
سلامتی ہو تم پر اے مسلمان گھروں کے رہنے والو اور ہماری

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَنْ قَرِیْبٍ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۱ بار
بھی انشاءاللہ عنقریب تم سے ملاقات ہونے والی ہے

۴؎ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ
سلام ہے تم پر اے (اس) بستی کے رہنے والے مومنو،

وَاِنَّا وَاِیَّاکُمْ مُتَوَاعَدُوْنَ غَدًا
اور ہم اور تم وعدہ دیئے گئے ہیں کل کا

وَّمُوَاکِلُوْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ
اور سپرد کئے گئے ہو تم اور اگر اللہ چاہے تو ہم

بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۱ بار
تم سے ملنے والے ہیں

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

۱؎ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی قبروں کی طرف سے گزرے تو ان (مدفون) لوگوں کی طرف منہ کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ الخ
اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن و غریب ہے۔
ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۳، شمارہ ۹۵۶

۲؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قبرستان میں جاؤ تو کہو، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ الخ
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ابوداؤد
حصن حصین صفحہ ۳۹۵، ۳۹۶

۳؎ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے (وہاں پہنچ کر) فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ..... الخ
عمل الیوم واللیلہ ابن سنی رح صفحہ ۱۵۸ شمارہ ۵۸۸

۴؎ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جب ان کے یہاں ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات کو بقیع کی طرف نکلتے اور فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ... اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ
نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۹۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

۱ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَ
سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین اور

اَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ
تمہارے پاس وہ چیز آئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کو یعنی قیامت کے دن کو

وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ
اور تم کو مہلت دی گئی ایک مدت معین تک اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تمہارے پاس آنے والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ ۱ بار
اے اللہ بخش دے بقیع غرقد والوں کو

۲ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ
اے گھر والو مومنو اور مسلمانو تم پر

الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ
سلامتی ہو اور ہم بھی اگر اللہ نے

اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا
چاہا تم سے ملنے ہی والے ہیں دعا کرتے ہیں ہم اللہ سے

وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ ۱ بار
اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کی

۳ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ
سلامتی ہو مومن اور مسلمان

الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ يَرْحَمُ
گھر والوں پر اور رحم کرے

اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاْخِرِيْنَ
اللہ ہم سے پہلے جانے والوں پر اور پیچھے آنے والوں پر

وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ ۱ بار
اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تم سے آکر ملنے والے ہیں۔

۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جس رات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں قیام فرماتے تو آخر شب میں مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع میں تشریف لے جاتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَ اَتَاكُمْ مَّا ... الخ۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مشکوۃ شریف، جلد اول، شمار ۱۷۶۲، صفحہ ۳۰۶

۲ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے تھے جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ۔ بریدہ رض، مسلم، مشکوۃ شریف، جلد اول، شمار ۱۷۶۰، صفحہ ۳۰۵

۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قبروں کی زیارت کے وقت میں کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہو: اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ۔ عائشہ رض، مسلم، مشکوۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۳۰۶، شمار ۱۷۶۳

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

[1] اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ

سلام ہے تم پر اے مومن اور مسلمان

الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ

گھر والو اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا

اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّ

تمہارے پاس آنے والے ہیں تم ہم سے آگے گئے ہو اور

نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ

ہم تمہارے پیچھے ہیں میں اللہ سے عافیت چاہتا ہوں

لَنَا وَ لَكُمْ ۱ بار

تمہارے لیے اور اپنے لیے

[2] اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ

سلام ہو تم پر اے رہنے والے گھروں کے ایمان والوں

الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ

سے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے

لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّ نَحْنُ

ملنے والے ہیں تم ہمارے پیش رو ہو اور تمہارے

لَكُمْ تَبَعٌ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ

پیچھے ہیں ہم۔ ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے

الْعَافِيَةَ ۱ بار

عافیت مانگتے ہیں

[1] حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب قبروں پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ الخ۔ نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۹۶

[2] حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں جانے کے وقت ان کو تعلیم فرماتے تھے کہ السلام علیکم اہل الدیار الخ۔ عمل الیوم واللیلہ ابن سنی صفحہ ۱۵۹ شمارہ ۵۹۰ھ ۸۹

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

قبر کا عذاب دور کرنے والی نماز کی فضیلت میں حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص دو رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور آخر سورہ فرقان کا پچھلا رکوع پڑھے، پھر دوسری رکعت شروع کرے اور فاتحہ کے بعد سورہ مومنون ابتدا سے فتبارک اللہ احسن الخالقین تک پڑھے۔ وہ جنوں اور انسانوں کے مکر سے محفوظ رہتا ہے اور قیامت کے دن داہنے ہاتھ میں عمل نامہ دیا جائے گا اور قبر کے عذاب اور بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو قرآن سکھا دیتا ہے اگرچہ وہ حریص نہ ہو اور اس سے محتاجی دور ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو حکم دیتا ہے اور اپنی کتاب میں جس کو اس نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا بینا کرتا ہے اور قیامت میں اس کو اس کی حجت سکھاوے گا اور اس کے دل میں نور کرے گا اور وہ نہ غمگین ہوگا جب غمناک ہوں گے لوگ اور نہ ڈرے گا جب ڈریں گے لوگ اور اس کی آنکھوں میں نور کرے گا اور اس کے دل سے دنیا کی محبت کھینچ لے گا اور لکھا جائے گا وہ اللہ کے پاس صدیقین میں سے۔

غنیۃ الطالبین
مطبع صدیقی
واقع لاہور
۱۳۲۳ھ
صفحہ ۵۸۱

## صَلٰوةُ لِرَفْعِ عَذَابِ الْقَبْرِ

| | |
|---|---|
| نفل | ۲ رکعتیں |
| اَللّٰهُ اَكْبَرُ<br>اللہ سب سے بڑا ہے | ۱ بار |
| اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ<br>اے اللہ تو ہمیں بچالے | ۳ بار |
| اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ<br>اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھی سے سلامتی مل سکتی ہے | |
| تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ<br>بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے | ۱ بار |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# جب گناہ کرو

## صَلٰوةُ التَّوْبَةِ

۱- غسل کرو

۲- اچھی طرح وضو کر

۳- نفل ۲ رکعتیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱ بار
(اللہ سب سے بڑا ہے)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۳ بار
(بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
(اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی مل سکتی ہے)

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۱ بار
(برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے)

یعنی پھر اللہ سبحانہٗ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہو (بار بار)

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ
(اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ بیشک گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا)

۴

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کوئی گناہ کرے پھر اٹھ کر اچھی طرح غسل اور وضو کرے دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ رواہ ابوبکر الصدیق رض بسنن اربعہ ابن حبان ج۲ ابن سنی ر۲ حصن حصین صفحہ ۳۳۲

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت اسماء بن حکم فزاری رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں ایسا شخص
تھا کہ جب میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی
حدیث سُنتا تو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا نفع پہنچاتا
اور جب مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں
سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا جب
وہ میرے کہنے پر قسم کھا لیتا تب میں اس کی تصدیق کرتا
اور حضرت ابو بکرؓ نے مجھ سے حدیث بیان کی - اور
انہوں نے سچ فرمایا - انہوں نے فرمایا کہ میں نے
حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ کوئی
شخص بھی جب گناہ کرتا ہے پھر اٹھ کر پاکی (وطہارت)
حاصل کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے اور نماز کے
بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے - تو اللہ تعالیٰ
ہر ایسا کرنے والے کا گناہ بخش دیتا ہے پھر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ اِذَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ الخ

(آل عمران) (اور وہ لوگ جن کا حال یہ ہے کہ جب کوئی گناہ کر بیٹھتے یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو خوب یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اپنے کئے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش کی صورت میں ملتا ہے (اور آخرت میں) ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۶۷، شمار ۸۶۵

---

جب کوئی گناہ سرزد ہو تو اللہ سبحانہٗ کے حضور میں ہاتھ اٹھا کر یوں کہو۔

**اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا**

اے اللہ میں تیرے سامنے (ان گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب کسی شخص سے کوئی خطا یا گناہ سرزد ہو اور وہ اللہ سے توبہ کرنا چاہے تو اللہ عزوجل کے سامنے ہاتھ اٹھا کر کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا تو اس کے تمام گناہ اور قصور معاف ہو جاتے ہیں جب تک کہ وہ دوبارہ ان گناہوں میں مبتلا نہ ہو" ابی الدرداءؓ حاکم رح حصن حصین صفحہ ۳۴۲/۳۴۳

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

| | |
|---|---|
| لَآ اَرْجِعُ اِلَيْهَآ اَبَدًا | ایک بار |
| (اور) اب کبھی نہیں کروں گا | اور پھر بار بار |

جب کوئی گناہ (یا خطا) کرو تو کہو

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِىْ

اے اللہ میرے گناہوں سے تیری مغفرت بہت وسیع ہے

وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِىْ مِنْ عَمَلِىْ

اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت کی زیادہ امید ہے

۳ بار

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم

وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ

فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۱ بار

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ استغفار کس طرح کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- اللھم اغفرلنا وارحمنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم

عمل الیوم واللیلۃ / ابن سنی
صفحہ ۹۹/۱۰۰ شمارہ ۳۸۱

ایک شخص نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا ہائے گناہ! ہائے گناہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یوں) کہو اللّٰھم مغفرتک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارجی عندی من عملی اس نے کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کہو اس نے دوبارہ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کہو اس نے تیسری بار کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑا ہو جا اللہ نے تجھے بخش دیا

راوی: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
حاکم ج ۱، حصن حصین صفحہ ۲۳۲-۲۳۳

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

## استغفار فرمودہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

اَللّٰھُمَّ اَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ

اے اللہ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ

ذَنْبٍ قَوِیَ عَلَیْہِ بَدَنِیْ بِعَافِیَتِکَ

سے جس پر میرا جسم قادر ہے - تیری معافی سے

اَوْ نَالَتْہُ قُدْرَتِیْ بِفَضْلِ نِعْمَتِکَ

اور ہر اس گناہ سے جس پر میری طاقت حاوی ہو تیرے انعام کے

اَوْ بَسَطْتُّ اِلَیْہِ یَدِیْ بِسَابِغِ

فضل سے اور ہر اس گناہ سے جس کی طرف میرے ہاتھ بڑھتے ہیں تیرے

رِزْقِکَ اَوِ اتَّکَلْتُ فِیْہِ عِنْدَ

فراخ رزق سے یا میں نے بھروسہ کر لیا تجھ سے ڈرنے والا

خَوْفِیْ مِنْکَ عَلٰٓی اَنَاتِکَ اَوْ وَثِقْتُ

حالانکہ تو دیر گیر ہے یا میں نے پورا

بِحِلْمِکَ اَوْ عَوَّلْتُ فِیْہِ عَلٰی

وثوق کر لیا ہو تیرے حلم اور بردباری پر یا میں نے اعتماد کر لیا

کَرَمِ عَفْوِکَ - اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ

تیرے عفو کے لطف و کرم پر اے اللہ! میں تجھ سے ہر گناہ

اَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ خُنْتُ

کی معافی کا خواستگار ہوں جس پر میری امانت میں

فِیْہِ اَمَانَتِیْ اَوْ بَخَسْتُ فِیْہِ نَفْسِیْ

خیانت سرزد ہو گئی ہو یا میرے نفس نے کمی کی ہو

اَوْ قَدَّمْتُ فِیْہِ لَذَّاتِیْ اَوْ اٰثَرْتُ

یا میں نے پہلے ہی لذتیں حاصل کر لی ہوں یا میں نے شہوتوں کو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

کتاب الفرج بعد الشدہ میں ذکر ہے کہ ایک دیہاتی نے اپنے برے حال اور کثرت عیال کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے شکایت کی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس سے فرمایا: کہ استغفار کو لازم کر لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: استغفروا ربکم انہ کان غفارا (اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو۔ بیشک وہ بخشنے والا ہے) اس کے بعد وہ دیہاتی دوبارہ آیا اور عرض کیا: کہ میں نے بہت استغفار کیا ہے، لیکن میری حالت نہیں بدلی۔ اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: کہ شاید تو اچھی طرح استغفار نہیں کر سکا ہے۔ دیہاتی نے عرض کیا: کہ آپ مجھے سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: پہلے نیت صاف کر اور اپنے رب کی اطاعت کر اور پھر یہ دعا مانگ: اللھم استغفرک من کل ذنب ... الخ۔ چنانچہ اس دیہاتی نے اس کے مطابق عمل کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی حالت کو فراخی سے تبدیل کر دیا۔ اور اس کی سب تکلیفیں رفع ہو گئیں جیسا کہ اس دیہاتی نے بعد میں خود بیان کیا ہے۔ کنز العمال جلد اول صفحہ ۲۱۱ - ۲۱۲ شمارہ ۳۹۷۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

فِیْہِ شَھَوَاتِیْ اَوْ سَعَیْتُ فِیْہِ

پسند کر لیا ہو یا میں نے کسی اور کے لئے کوشش

لِغَیْرِیْ اَوِ اسْتَغْرَیْتُ فِیْہِ مَنْ

کی ہو یا میں نے اپنے تابعداروں کو لڑا بھڑا

تَبِعَنِیْ اَوْ غَلَبْتُ فِیْہِ بِفَضْلِ حِیْلَتِیْ

دیا ہو یا میں اپنے مکر وفریب سے کامیاب ہو گیا

اِذَا حُلْتُ فِیْہِ عَلَیْکَ مَوْلَایَ فَلَمْ

ہوں یا میں نے تیری جناب میں کوئی چال چلی ہو اور تو نے مجھے

تُغْلِبْنِیْ عَلٰی فِعْلِیْ اِذْ کُنْتَ سُبْحٰنَکَ

اپنے فعل پر مجبور نہ کیا ہو کیونکہ تو پاک ہے۔

کَارِھًا لِمَعْصِیَتِیْ لٰکِنْ سَبَقَ عَلَیْکَ

کہ مجھے نافرمانی پر مجبور کرے لیکن تیرا علم میرے اختیار

عِلْمُکَ فِیْ اخْتِیَارِیْ وَاسْتِعْمَالِیْ

اور میری مراد اور میری پسند کو پہلے سے

وَمُرَادِیْ وَاِیْثَارِیْ فَجَعَلْتَ عَنِّیْ

جانتا تھا پھر تو نے وہ بوجھ مجھ سے اتار

فَلَمْ تُدْخِلْنِیْ فِیْہِ جَبْرًا وَلَمْ

دیا۔ اور تو نے مجھے کسی مجبوری میں داخل نہیں کیا۔ اور نہ ہی تو

تَحْمِلْنِیْ عَلَیْہِ قَھْرًا وَلَمْ تَظْلِمْنِیْ

نے زبردستی مجھے اس پر برانگیختہ کیا۔ اور نہ ہی تو نے مجھ پر کوئی

شَیْئًا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

ظلم کیا اے رحم کرنے والوں کے رحم کرنے والے

یَا صَاحِبِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ یَا مُوْنِسِیْ

اے میری سختی میں میرے ساتھی اے میرے اکلاپے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فِىْ وَحْدَتِىْ يَا حَافِظِىْ فِىْ نِعْمَتِىْ يَا

ہیں میرے ساتھی اے میری نعمتوں ہیں میرے حافظ اے

وَلِيِّىْ فِىْ نِقْمَتِىْ يَا كَاشِفَ كُرْبَتِىْ

میری پکڑ ہیں میرے والی اے میری مصیبتوں کے کھولنے والے

يَا مُسْتَمِعَ دَعْوَتِىْ يَا رَاحِمَ عَبْرَتِىْ

اے میری دعاؤں کے سننے والے اے میرے آنسوؤں پر رحم کرنے

يَا مُقِيْلَ عَثْرَتِىْ يَا اِلٰهِىْ بِالتَّحْقِيْقِ

والے اے لغزشوں سے درگذر فرمانے والے اے میرے بلاشبہ برحق اللہ

يَا رُكْنِىَ الْوَثِيْقَ يَا جَارِىَ الصَّدِيْقَ

اے میرے مضبوط ستون اے میرے قریبی پڑوسی

يَا مَوْلَاىَ الشَّفِيْقَ يَا رَبَّ الْبَيْتِ

اے میرے پیارے مہربان اے آزاد گھر کے رب

الْعَتِيْقِ اَخْرِجْنِىْ مِنْ حَلَقِ الْمَضِيْقِ

مجھے تنگی کے گھیروں سے نکال کر

اِلٰى سَعَةِ الطَّرِيْقِ وَفَرِّجْ مِنْ

فراخ راستہ پر ڈال اور کھول دے اپنی طرف

عِنْدِكَ قَرِيْبًا وَثِيْقًا وَاكْشِفْ عَنِّىْ

سے قریب پختہ امور اور کھول دے میرے

كُلَّ شِدَّةٍ وَضِيْقٍ وَاكْفِنِىْ مَا لَا اُطِيْقُ

لئے ہر سختی اور تنگی اور مجھے جن کاموں کی طاقت ہے

اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنِّىْ كُلَّ هَمٍّ وَغَمٍّ

یا نہیں ہے ان سے کفایت کر۔ اے اللہ میرا ہر غم اور فکر دور کر دے

وَاَخْرِجْنِىْ مِنْ كُلِّ حُزْنٍ وَكَرْبٍ

اور مجھے ہر قسم کے حزن و ملال سے نکال دے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم الله الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته

بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك

یا حی استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه یا قیوم

یَا فَارِجَ الْهَمِّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ یَا

اے فکر کو دور کرنے والے اللہ۔ اے غموں کو کھولنے والے اللہ اے

مُنْزِلَ الْقَطْرِ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ

بارشوں کے برسانے والے اللہ اے لاچاروں کی دعا سننے والے

الْمُضْطَرِّیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا

اللہ! اے دنیا اور آخرت کے رحم کرنے

وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا صَلِّ عَلٰی

والے اللہ اور پیارے اللہ اپنے تمام جہان کی

خَیْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ

بہترین ہستی حضرت محمد رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِهِ

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما اور آپؐ کی آل جو

الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَفَرِّجْ عَنِّیْ

طیب اور طاہر ہے ان پر بھی اور میرے سینہ پر جو تنگی

مَا قَدْ ضَاقَ بِهٖ صَدْرِیْ وَعِیْلَ

ہے اسے کھول دے اور جس پر صبر مشکل

مِنْهُ صَبْرِیْ وَقَلَّتْ فِیْهِ حِیْلَتِیْ

ہے اسے بھی کھول دے اور اس کو بھی دور کر جہاں میرے تمام

وَضَعُفَتْ لَهٗ قُوَّتِیْ یَا کَاشِفَ کُلِّ

حیلے اور طاقتیں ختم ہیں اور میری طاقت کمزور ہے اے ہر مصیبت

ضُرٍّ وَّبَلِیَّةٍ وَّیَا عَالِمَ کُلِّ سِرٍّ

اور آفت کے دور کرنے والے اور اے ہر پوشیدہ بھید کے جاننے

وَّخَفِیَّةٍ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

والے اے رحم کرنے والوں کے رحم کرنے والے اللہ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ

میں اپنے تمام کاموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ

بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے اور میرا بھروسہ سوائے اللہ تعالیٰ کے

عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

کسی پر نہیں ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا

الْعَظِیْمِ ١ بار

پروردگار ہے۔

[1] اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ لِیْ وَ

میں اپنے لئے اللہ عظمت والے سے بخشش طلب کرتا ہوں

لِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور اپنے والدین اور تمام مومن و مسلمان مردوں اور

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ

عورتوں کے لئے بخشش طلب کرتا ہوں جو ان میں سے زندہ

مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ ٢٥ بار

ہیں اور جو فوت ہو چکے ہیں۔

[2] سُبْحٰنَکَ رَبِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ

پاک ہے تو میرا پروردگار میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا

فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

پس تو مجھے بخش دے بے شک تیرے سوا کوئی (گناہ) بخشنے

اِلَّآ اَنْتَ ٣ بار

والا نہیں

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ سبحانہٗ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! کیا تم نہیں چاہتے ... [illegible] ... خطرناک حالات اور [illegible] واقعات سے [illegible] رہو ... بات بہت ہی پیاری ہے فرمایا: تو یوں کہا کرو: استغفر اللہ العظیم لی ولوالدی ..... الخ کیونکہ جو شخص اسے ہر روز [illegible] اس کے اعمال کے [illegible] ستر صدیقوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ خیر المونس ترجمہ اردو نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۹۴ ۱۳۵۳ھ

[2] احیاء العلوم میں ایک روایت اس مضمون وارد ہے کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول الکریم واجمل الطیب و الطاہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحٰنک ربی ظلمت نفسی ..... الخ کہے گا تو میں اس کے لئے بخشش مانگوں گا اگرچہ [illegible] نہ ہوں۔ خیر المونس ترجمہ اردو نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۹۴ ۱۳۵۳ھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

## شرک خفی سے بچنے کے لئے یہ کہو

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں

اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا

کہ میں شریک ٹھہراؤں تیرے ساتھ اس حال میں کہ مجھے

اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا

معلوم ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس

لَآ اَعْلَمُ ۳ بار

چیز سے جو میں نہیں جانتا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ سبحانہٗ تم کو ختم کر دے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور اللہ سبحانہٗ سے مغفرت چاہے اور پھر اللہ سبحانہٗ اس کے گناہ بخش دے (اس سے مقصود گناہ کی ترغیب نہیں ہے بلکہ اپنی شانِ مغفرت کا اظہار مقصود ہے۔)

(ابو ہریرہؓ مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۱/۳۹۲ شمار ۲۲۰۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہٗ دراز کرتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا (اور وہ اس توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اس وقت جاری رہے گا) جب تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی جانب سے یعنی قیامت تک۔

(ابو موسیٰؓ مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمار ۲۲۰۶-)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

(عائشہؓ۔ بخاریؒ و مسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲۔ شمار ۲۲۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص توبہ کرے آفتاب کے مغرب کے نکلنے سے پہلے (یعنی قیامت سے پہلے) اللہ سبحانہٗ اس کی توبہ قبول کرتا ہے،

(ابو ہریرہؓ۔ مسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲۔ شمار ۲۲۰۸)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک بندے نے ایک گناہ کیا اور پھر کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کر دے۔ یہ سن کر اللہ سبحانہٗ فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کو اس کا علم ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو (جب اس کا جی چاہے) اور پکڑتا ہے گناہوں پر (جب اس کا جی چاہے) پس میں نے بخش دیا اپنے بندے کے گناہ کو، پھر باز رہا بندہ گناہ سے کچھ دن یعنی جتنے دن اللہ نے چاہا۔ اس کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کر دے۔ پس کہا اللہ نے فرشتوں سے کیا جانتا ہے میرا بندہ کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر، بخش دیا میں نے اسے۔ پھر باز رہتا ہے بندہ گناہ سے جب تک اللہ چاہے اور اس کے بعد پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے رب میں نے ایک اور گناہ کیا ہے تو اس کو بخش دے، پس کہا اللہ سبحانہٗ نے فرشتوں سے کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو معاف کرتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر پس بخشا میں نے اسے اب وہ جو چاہے کرے۔

(ابو ہریرہؓ بخاریؒ ومسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمار ۲۲۱۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا جنگل میں اونٹ کھویا ہوا مل جائے۔ (انس بن مالکؓ / بخاریؒ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۲۰۸۔ شمار ۱۲۳۲۔)

حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ قسم ہے اللہ کی فلاں شخص کو اللہ نہیں بخشے گا اور اللہ سبحانہٗ نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا۔ پس میں نے بخش دیا فلاں شخص کو اور ضائع کیا تیرے عمل کو۔ (جندبؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ - شمار ۲۲۱۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " اے آدم کے بیٹے ! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور اُمید رکھتا رہے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا خواہ کسی قدر گناہ تجھ میں ہوں ۔میں پرواہ نہیں کرتا اے آدم کے بیٹے ! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے بخشش چاہے ، تو بھی میں بخش دوں گا ۔ میں پرواہ نہیں کرتا ۔ اے آدم کے بیٹے ! اگر تو زمین کے برابر بھی گناہ (بخشوانے) لائے گا ۔اور مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ تونے (دنیا میں) کسی کو میرا شریک نہ کیا ہوگا تو بھی میں تجھے اس کے برابر مغفرت (بخشش) دوں گا ۔ (یہ حدیث حسن غریب ہے) اس کو ہم صرف اسی طریقہ سے جانتے ہیں ۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۴۳۲ ۔شمار ۱۳۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جس شخص نے اس بات کو جان لیا کہ میں گناہوں کو بخشنے کی پُوری قدرت رکھتا ہوں تو میں اس کو بخش دونگا جب تک وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے ۔

(ابن عباسؓ رشرح السنہ مشکوۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۳ شمار ۲۲۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص استغفار کو اپنے اُوپر لازم قرار دے لے تو اللہ سبحانہٗ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ اس کے لئے نکال دیتا ہے اور ہر غم و رنج سے اس کو نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا ۔

(ابن عباسؓ ر احمدؒ ۔ ابوداؤدؒ ، ابن ماجہؒ مشکوۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۳ شمار ۲۲۱۵)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے " جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ بنا دیا جاتا ہے جب وہ نکال لیتا ہے (یعنی اپنے دل سے گناہ کو نکال پھینکتا ہے یا پاک کرلیتا ہے) اور معافی چاہتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے تو اس کے دل کی صفائی کردی جاتی ہے اور اگر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس نکتہ کو بڑھا دیا جاتا ہے ، یہاں تک کہ وہ رفتہ رفتہ اس کے تمام دل پر چھا جاتا ہے اور یہی ران (زنگ) ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے ۔ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿ ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ لوگ جو (اعمال بد) کرتے ہیں وہ ان کے دلوں پر زنگ بن کر چھا جاتے ہیں)

(یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ ۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۳ شمار ۱۱۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مغفرت مانگی اس نے اصرار نہیں کیا اگرچہ اس گناہ کو اس نے دن میں ستّر بار کیا (یہ حدیث غریب ہے) اس کی اسناد قوی نہیں (صدیق اکبرؓ / ترمذیؒ ۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۶ ۔ شمار ۱۴۰۸ ۔)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام آدمی گنہگار ہیں اور اچھے گنہگار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں ۔

(انسؓ / دارمیؒ ۔ دارمی شریف صفحہ ۱۰۴ ۔ شمار ۲۶۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں رہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کریں تمہارے فرشوں پر اور تمہاری راہوں میں ولیکن اے حنظلہؓ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ۔

(حنظلہؓ / مسلمؒ / مشارق الانوار صفحہ ۶۲۴ شمار ۱۴۱۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَةَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کیا قسم ہے تیری عزت کی اے پروردگار میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسم میں ہیں۔ پروردگار بزرگ و برتر نے فرمایا اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزت اور اپنے جلال کی اور اپنے بلند مرتبہ کی جب تک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔ میں ہمیشہ ان کو بخشتا رہوں گا۔

(ابوسعیدؓ / احمدؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۴ شمار ۲۲۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہٗ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک وہ (موت کے وقت) غرغرہ نہ کرے۔

(یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ابن عمرؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۱ شمار ۱۳۸۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ نے مغرب کی جانب توبہ کا ایک دروازہ بنایا ہے جس کا عرض ستر برس کی مسافت ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک آفتاب مغرب سے نہ نکلے (یعنی قیامت نہ آئے)، اور یہی معنی ہیں اللہ تعالےٰ کے اس قول کے۔ یوم یاتی بعض آیات ربك لا ینفع نفسًا ایمانهم لم تکن اٰمنت من قبل یعنی اس روز کہ ظاہر ہوں گی بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی۔ نہیں نفع دے گا کسی جان کو ایمان لانا اس کا جب تک کہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو۔ (صفوان بن عسالؓ / ترمذیؒ ابن ماجہؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۴ شمار ۲۲۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ جنت میں اپنے نیک بندہ کا درجہ بلند فرماتا ہے، تو وہ بندہ پوچھتا ہے۔ اے اللہ مجھ کو یہ درجہ کیونکر ملا۔ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ تیرے بیٹے کے استغفار کی بدولت

(ابوہریرہؓ / احمدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۵ شمار ۲۲۳۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے۔ جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت اپنے متعلقین (ماں، باپ، بھائی یا دوست) کی طرف دعا کا منتظر رہتا ہے اور جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور اللہ سبحانہٗ قبر والوں کو دنیا والوں کی دعا کا اتنا بڑا ثواب پہنچاتا ہے جیسا پہاڑ، اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔

(عبداللہ بن عباسؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمار ۲۲۳۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا جائے

(عبداللہ بن بسرؓ / ابن ماجہؒ نسائیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمار ۲۲۳۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ اس مومن بندہ کو بہت دوست رکھتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوتا اور بہت توبہ کرتا ہے۔

(علیؓ کرم اللہ وجہہٗ / احمدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمار ۲۲۳۵)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں اس آیت کے مقابلہ میں اپنے لئے دنیا کو پسند نہیں کرتا۔ یاعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسہم لا تقنطو الخ۔ ایک شخص نے پوچھا جس نے شرک کیا (کیا وہ بھی اس آیت کے موافق بخشا جائے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہیں دیا اور پھر کچھ توقف کے بعد کہا خبردار ہر وہ شخص جس نے شرک کیا تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی الفاظ فرمائے۔

(ثوبانؓ / احمدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمار ۲۲۳۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ سبحانہٗ سے اس حال میں ملے کہ اس کے برابر کسی کو نہ مانتا ہو (یعنی شرک نہ کرتا ہو) تو اگر اس کے اوپر پہاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں گے اللہ سبحانہٗ ان کو بخش دے گا۔

(ابو ہریرہؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۷ شمار ۲۲۳۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ بخشتا ہے اپنے بندے کے گناہوں کو جب تک بندہ کے اور رحمت حق کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ حضرات صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کیا ہے فرمایا یہ کہ آدمی شرک کی حالت میں مرے۔

(ابو ذرؓ / احمدؒ۔ بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۷/۳۹۶ شمار ۲۲۳۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا (پاک و صاف) ہو جاتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔

(عبداللہ بن مسعودؓ / ابن ماجہؒ۔ بیہقیؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۷۔ شمار ۲۲۳۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ بنو اسرائیل میں ایک شخص تھا۔ جس نے ننانویں ۹۹ آدمی قتل کئے تھے۔ پھر وہ بنو اسرائیل میں سے یہ پوچھتا ہوا نکلا۔ کہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟ وہ ایک عابد کے پاس گیا۔ اور اس سے پوچھا، کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ عابد نے کہا۔ نہیں! اس نے عابد کو (بھی) مار ڈالا۔ اور پھر اسی طرح لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ ایک شخص نے اس سے کہا۔ تو فلاں آبادی میں جا۔ اور نام و پتہ بتایا۔ (چنانچہ وہ ادھر چل دیا) راستہ میں اس کو معلوم ہوا۔ کہ موت قریب ہے۔ (وہ آدھا راستہ طے کر چکا تھا۔ موت کو قریب پاکر) اس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف بڑھا دیا۔ (یعنی جب موت نے اس کو آلیا۔ تو وہ لیٹ گیا۔ اور سرک کر اپنے سینہ کو اس آبادی کی طرف بڑھا لیا۔ گویا اس نے آدھے راستہ سے زیادہ طے کر لیا۔ موت کے فرشتے (جن میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

دونوں تھے۔ اس کی روح قبض کرنے آئے۔ اور دونوں میں جھگڑا ہوا۔ کہ کون اسکی روح قبض کرے۔ (یعنی رحمت کے فرشتے قبض کریں یا عذاب کے فرشتے) اللہ سبحانہٗ نے اس بستی کو، جدھر وہ توبہ کے ارادہ سے جارہا تھا۔ حکم دیا۔ کہ وہ میت کو اپنے سے قریب کرلے یا میت کے قریب ہوجائے۔ اور جس آبادی سے وہ چلا تھا۔ اس کو حکم دیا۔ کہ تو میت سے دور ہوجا۔ پھر اللہ سبحانہٗ نے جھگڑا کرنے والے فرشتوں سے کہا۔ کہ تم دونوں کا فاصلہ ناپو (چنانچہ وہ فاصلہ ناپا گیا) ناپنے سے معلوم ہوا۔ کہ جدھر وہ جارہا تھا۔ ادھر کا فاصلہ ایک بالشت کم ہے۔ پس اللہ سبحانہٗ نے اس کو بخش دیا۔

(ابو سعید خدری رضؓ / بخاریؒ و مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۱ شمار ۲۲۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جن گناہوں کو تم حقیر اور ناچیز خیال کرتے ہو۔ ان سے بھی پرہیز کرو۔　　( عائشہ رضؓ / ابن ماجہ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۸ )

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر تم لوگوں میں سے کوئی شخص اس قدر گناہ کرے، کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں۔ اور پھر وہ شخص توبہ کرے تو اللہ سبحانہٗ ان کو معاف کردیگا۔

( ابو ہریرہ رضؓ / ابن ماجہؒ - ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۸ )

حضرت ابن معقلؒ کا بیان ہے۔ کہ ایک روز میں اپنے والد رضؓ کے ہمراہ حضرت عبد اللہ رضؓ کی خدمت میں گیا۔ تو آپ رضؓ فرمارہے تھے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (گناہ سے) پشیمانی ہی گناہ کی توبہ ہے۔ میرے والد رضؓ نے حضرت عبد اللہ رضؓ سے کہا۔ کیا آپ رضؓ نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انہوں نے کہا، کہ ہاں: میں نے اپنے کانوں سے سنا تھا

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

○

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
سب ذکروں میں بہتر اور اچھا ذکر

# لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ہے
اور سب دعاؤں سے اچھی دعا

# اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہے
(یہ حدیث حسن غریب ہے)
(جابر بن عبداللہؓ / ترمذیؒ ـــــ ترمذی شریف جلد دوم، صفحہ ۲۸۰، شمار ۱۲۳۵)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَةَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَاقَیُّوۡمُ

# اَلذِّکۡرُ الَّذِیۡ وَرَدَ فَضۡلُهٗ غَیۡرَ مَخۡصُوۡصٍ بِوَقۡتٍ وَّلَا سَبَبٍ وَّلَا مَکَانٍ

## وہ ذکر جس کی فضیلت کسی وقت یا سبب یا مکان کی خصوصیت کے بغیر وارد ہوئی ہے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

لَآ اِلٰهَ

کوئی معبود نہیں

اِلَّا اللّٰهُ

مگر اللہ

ہے کہ یہی افضل الذکر ہے

جابرؓ / ترمذیؒ

حصن حصین صفحہ ۲۹۰

اور

یہی سب سے بڑھ کر نیکی ہے۔ بریدہؓ / احمدؒ

حصن حصین صفحہ ۳۹۰

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

لَآ اِلٰہَ
کوئی معبود نہیں،

اِلَّا اللّٰہُ
مگر اللہ

○

(۱) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ میری شفاعت کا بہرہ مند وہ ہوگا جس نے خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا۔
ابوہریرہ رض / بخاری رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۷

(۲) جو شخص اس کلمے کو کہے گا اور اس کے دل میں جو بھر بھلائی یا ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکلے گا اور جو شخص اس کو کہے گا اور اس کے دل میں گیہوں برابر ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکلے گا اور جو شخص اس کو کہے گا اور اس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکلے گا۔
انس رض / بخاری رح، مسلم رح، ترمذی رح، نسائی رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۷

(۳) کوئی آدمی ایسا نہیں جو کہے لا الٰہ الا اللہ پھر اسی (اعتقاد) پر مر جائے مگر وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔
ابوذر رض / بخاری رح، مسلم رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۸

(۴) اپنا ایمان تازہ کرو، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کس طرح تازہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا الٰہ الا اللہ کثرت سے کہا کرو۔
ابوہریرہ رض / احمد رح، طبرانی رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۸

(۵) اس کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے لیے کوئی پردہ نہیں۔ یہ اس کے پاس (بلا روک ٹوک) پہنچ جاتا ہے۔
ابی مالک اشعری رض / ترمذی رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۸

(۶) یہ کلمہ پڑھنے سے کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور نہ کوئی عمل اس کے برابر ہے۔
ام ہانی رض / حاکم رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۸

(۷) اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین والے ایک پلڑے میں ہوں اور لا الٰہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں تو لا الٰہ الا اللہ کا پلڑا ان سے بھاری ہوگا۔
ابی سعید رض / ابن حبان رح، نسائی رح
ابن عمر رض / بزار رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۸

(۸) جو آدمی اخلاص کے ساتھ کبھی اس کلمہ کو کہتا ہے۔ اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ عرش پر پہنچ جاتا ہے۔ جب تک گناہِ کبیرہ سے پرہیز کرتا رہے۔
ابوہریرہ رض / ترمذی رح، نسائی، حاکم رح — حصن حصین ۹-۳۹۸

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

## قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(۱)

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَ الْکِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ وَ السَّآئِلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ ۚ (البقرہ، ع۲۲)

ترجمہ: سارا کمال اسی میں نہیں (ہے) کہ تم اپنا مُنہ مشرق کو کرلو، یا مغرب کو۔ لیکن (اصلی) کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتابوں پر اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبّت میں مال دیتا ہو اپنے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں اور (بے خرچ) مُسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور (قیدیوں اور غلاموں کی) گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہو۔

(۲)

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ۚ (البقرہ، ع۲۴)

ترجمہ: اور تم لوگ اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں نہ ڈالو۔

(۳)

وَ یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ (البقرہ، ع۲۷)

ترجمہ: اور لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ (خیرات میں) کتنا خرچ کیا کریں آپ فرما دیجئے کہ جتنا (ضرورت سے) زاید ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

(۴)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ؕ (البقرہ، ع ۳۴)

ترجمہ: اے ایمان والو، خرچ کرو اُن چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں، قبل اِس کے کہ وُہ دن آئے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی ہوگی اور نہ کسی کی (اللہ کی اجازت کے بغیر) سفارش ہوگی۔

(۵)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

(البقرہ ع ۳۶)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں، اُن کے خرچ کیے ہُوئے مالوں کی حالت ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی جس سے سات بالیں اُگیں (اور) ہر بال کے اندر سَو دانے ہوں اور یہ افزونی اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

(۶)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (البقرہ، ع ۳۶)

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (جس کو دیا اس پر) احسان جتلاتے ہیں اور نہ (برتاؤ سے) اس کو آزار پہنچاتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان (کے اعمال) کا ثواب ملے گا ان کے پروردگار کے پاس اور (قیامت کے دن) نہ اُن پر کوئی خطرہ ہوگا اور نہ وُہ مغموم ہوں گے۔

(۷)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

یَحۡزَنُوۡنَ (البقرہ ع ۳۸)

ترجمہ: جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو رات میں اور دن میں (یعنی بلا تخصیص اوقات) پوشیدہ اور آشکارا (یعنی بلا تخصیص حالات) سو ان لوگوں کو ان کا ثواب ملے گا ان کے رب کے پاس اور (قیامت کے دن) نہ اُن کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وُہ مغموم ہوں گے۔

(۸)

یَمۡحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَ یُرۡبِی الصَّدَقٰتِ ؕ (البقرہ، ع ۳۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سُود کو مٹاتا (بے برکت بناتا) ہے اور صدقات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے۔

(۹)

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ (آل عمران ع ۱۰)

ترجمہ: تم خیرِ کامل کو کبھی نہ حاصل کرسکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے۔

(۱۰)

وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیۡکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ (الانفال ع)

ترجمہ: اور جو کچھ تم اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پُورا پُورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱)

قُلۡ لِّعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡہِ وَلَا خِلٰلٌ ○ (ابراہیم، ع ۵)

ترجمہ: جو میرے خالص ایمان والے بندے ہیں، اُن سے کہ دیجیے کہ وُہ نماز کی پابندی رکھیں اور ہم نے جو کچھ اُن کو دیا ہے اُس میں سے پوشیدہ اور آشکارا خرچ کیا کریں ایسے دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

(۱۲)

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (التوبۃ، ع ۶)

ترجمہ : اور وہ لوگ جو (زیادہ حرص سے) سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو آپ ان کو ایک بڑے دردناک عذاب کی خبر سُنا دیجیے۔

(۱۳)

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ج وَ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سبا، ع۵)

ترجمہ : اور جو کچھ تم (اللہ کے راستے میں) خرچ کروگے۔ اللہ تعالیٰ اس کا بدل عطا کرے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(۱۴)

وَفِىْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ (الذّٰریٰت، ع ۱)

ترجمہ : یعنی ان (مالداروں) کے مالوں میں سوال کرنے والے اور (سوال نہ کرنے والے) مُفلس کا حق ہے۔

(۱۵)

مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ (الحدید ع۲)

ترجمہ : کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو اس کے لیے بڑھاتا جائے اور اس کے لیے بہترین بدلہ دے۔

(۱۶)

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ (الحدید، ع ۲)

ترجمہ : بے شک صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والی عورتیں اللہ تعالیٰ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

کو قرض حسنہ دے رہے ہیں، ان کا ثواب بڑھایا جائے گا اور ان کے لیے نفیس اجر ہے۔

(۱۷)

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ط (والضحیٰ)

ترجمہ: اور سوال کرنے والے کو مت جھڑک۔

(۱۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ
الصَّالِحَاتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا
مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

# قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ لِىْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِىْ اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَىَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِىْ مِنْهُ شَىْءٌ اِلَّا شَىْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ - (بخاری) مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اول، صفحہ ۴۳۲، شمارہ ۱۷۶۵)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو کہ اس پر تین دن گزریں اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس باقی رہے مگر صرف اس قدر کہ میں اس سے قرضہ ادا کرسکوں۔

(۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِىْ حَاجَةً يُرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِىْ وَ مَنْ سَرَّنِىْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَ مَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ (بیہقی) مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم، صفحہ ۵۱۴، شمار ۴۷۷۷)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میری اُمت میں سے کسی شخص کی (دینی یا دُنیوی) حاجت کو پورا کرے اور اس سے اُس کا منشا اس کو خوش کرنا ہو تو اُس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھ کو خوش کیا اُس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

(۳)

عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَّ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

سَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بیہقی / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۴ شمار ۴۷۷۴)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے، جو شخص کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے اللہ اس کے لیے تہتّر بخششیں لکھ دیتا ہے جس میں ایک بخشش وہ ہے جو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کی ضامن ہے اور بہتّر بخششیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کا سبب ہوں گی۔

(۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ

(بیہقی / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۴ شمار ۴۷۷۹)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، تو اللہ کو وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اس کے ساتھ احسان کرے۔

(۵)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّ لَا شَاةً وَّ لَا بَعِيْرًا وَّ لَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ (مسلم / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص ۲۲۷ ش ۵۷۱۹)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، نہ کوئی بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کسی چیز کی وصیت کی۔

(۶)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا (رزین / مشکوٰۃ مترجم اول ص ۴۴۶ ش ۱۷۹۳)

ترجمہ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو۔ اسلئے کہ بلا صدقہ کو پھاند نہیں سکتی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

(۷)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا (بیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۵۹ شمار ۱۸۵۰)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے، بہترین صدقہ یہ ہے کہ پیٹ بھر دے تو بھوکے جگر (یعنی پیٹ) کا۔

(۸)

عَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّآئِلَ وَ لَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ (مالکؒ، نسائیؒ، ترمذیؒ، ابو داؤدؒ، مشکوٰۃ اول مترجم صفحہ ۴۵۸ س ۱۸۴۲)

ترجمہ: حضرت اُمِّ بجید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ واپس کرو سائل کو کچھ دے کر اگرچہ وُہ جلا ہُوا سُم ہی کیوں نہ ہو۔

(۹)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُبْلِغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْكَ وَ قَالَ یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْاٰی وَ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّآءُ لَا یُغِیْضُھَا شَیْءٌ اللَّیْلَ وَ النَّھَارَ (مُسلم جلد سوم صفحہ ۲۵)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدمؑ کے خرچ کر کہ میں بھی تیرے اُوپر خرچ کروں اور فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہُوا ہے۔ رات دن کے خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

(۱۰)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَّوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّ یَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

مُمْسِكًا تَلَفًا (بخاریؒ، مسلمؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اول مترجم، صفحہ ۴۳۰ شمار ۱۷۶۶)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ روزانہ صُبح کے وقت دو فرشتے (آسمان سے) نازل ہوتے ہیں ایک دُعا کرتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور دُوسرا دُعا کرتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو برباد کر

(۱۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَ الْمِسْكِیْنِ كَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَآئِمِ لَا یَفْتُرُ وَ كَالصَّآئِمِ لَا یُفْطِرُ (بخاریؒ و مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۴ شمار ۴۷۳۲)

ترجمہ: حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا، جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہے وہ ثواب میں اس کے برابر ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو گمان پڑتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ بھی فرمایا کہ وُہ کوشش کرنے والا ثواب میں ایسا ہے جیسے تہجّد کی نماز پڑھنے والا جس کی کبھی نماز نہ چھُوٹے اور جیسے روزہ رکھنے والا جس کا کبھی روزہ نہ ٹوٹے۔

(۱۲)

عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَ لَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ وَ لَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ

(بخاریؒ، مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۳۷ شمار ۱۷۶۷)

ترجمہ: حضرت اسمار رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ خوب خرچ کیا کر اور شمار نہ کر اور (ایسا کرے گی) تو اللہ تجھ پر شمار کرے گا اور محفوظ کر کے نہ رکھ (اگر ایسا کرے گی) تو اللہ بھی تجھ پر محفوظ کر کے رکھے گا۔ عطا کر جتنا بھی تجھ سے ہو سکے۔



(۱۳)

عَنْ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لِلسَّآئِلِ حَقٌّ وَ اِنۡ جَآءَ عَلٰی فَرَسٍ (ابوداؤد اوّل صفحہ ۳۶۷ شمار ۱۶۶۳)

ترجمہ: حضرت حُسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل کو حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے۔

(۱۴)

عَنۡ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعۡطِیۡتَ شَیۡئًا مِّنۡ غَیۡرِ اَنۡ تَسۡئَلَہٗ فَکُلۡ وَ تَصَدَّقۡ۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۶۴ شمارہ ۱۴۴۷)

ترجمہ: حضرت عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے جب تجھ کو بدوں مانگے کچھ ملے تو اس کو کھا اور اللہ کی راہ میں دے۔

(۱۵)

عَنۡ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیۡئًا لِغَدٍ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے کوئی چیز کل کے لیے جمع کر کے نہ رکھتے تھے (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۴۵۔ شمارہ ۲۲۴)

(۱۶)

عَنۡ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا قَالَتۡ کَانَ یَاۡتِیۡ عَلَیۡنَا الشَّہۡرُ مَا نُوۡقِدُ فِیۡہِ نَارًا اِنَّمَا ھُوَ التَّمۡرُ وَ الۡمَآءُ اِلَّآ اَنۡ یُّؤۡتٰی بِاللُّحَیۡمِ

(بخاریؒ، مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۴۸/۳۴۹ شمار ۴۰۰۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بعض مہینے ہم پر ایسا گزر جاتا تھا کہ ہم اس میں آگ نہ جلاتے تھے اور کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ مگر جب کہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت لایا جاتا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

(۱۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی بِلَالٍ وَعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا یَا بِلَالُ، قَالَ شَیْءٌ اِدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰی اَنْ تَرٰی لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، بلالؓ یہ کیا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ایک چیز ہے جس کو میں نے کل کے لیے جمع کیا ہے یعنی آئندہ کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس سے نہیں ڈرتا کہ اس کا بُخار بنے۔ دوزخ کی آگ میں قیامت کے دن بلالؓ اس کو خرچ کر دے اور عرشِ عظیم کے مالک سے افلاس و فقر کا خوف نہ کر۔

(بیہقی، مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اوّل، صفحہ ۴۴۵/۴۴۶، شمار ۱۷۹۱)

صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ الْکَرِیْمِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
دَآئِمًا اَبَدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# تقسیم وہبۃ

اِلٰى مَذْكُوْرِيْنَ تَحْتَ هٰذَا لِرِضَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَرَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا وَمِنْ اُمَّةِ حَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ عَلَيْهِ مِائَةُ اَلْفِ اَلْفِ تَحِيَّةٍ وَّسَلَامٍ

(۱) اَلْاَرْمِلَةُ (بیوہ) (۲) اَلْيَتِيْمُ (یتیم) (۳) اَلْمِسْكِيْنُ (مسکین)

(۴) اَلْمُحْتَاجُ (حاجتمند) (۵) اَلْمَرِيْضُ (مریض) (۶) اَلْاَسِيْرُ (قیدی)

(۷) غَيْرُ كَاسِبٍ (ناکارہ) (۸) اَلْاَعْمٰى (اندھا) (۹) اَلْاَعْرَجُ اَوْ مَا شَاكَلَهٗ (لنگڑا، لولا یا ان کے مشابہ شخص)

(۱۰) اَلْمُهَاجِرُ (مہاجر) (۱۱) اَلْمُصَابُ بِالْقَحْطِ (قحط زدہ)

(۱۲) اَلْمُصَابُ بِالْوَبَآءِ (وبا زدہ) (۱۳) اَلْمَجْرُوْحُ (زخمی) (۱۴) اَلْمَظْلُوْمُ (مظلوم)

(۱۵) لَاوَارِثٌ (لاوارث) (۱۶) اَلْمَنْكُوْبُ (مصیبت زدہ) (۱۷) اَلْمُنَكَّسُ (بدحال، بوڑھا)

(۱۸) اِبْنُ السَّبِيْلِ (مسافر) (۱۹) اَلنِّكَاحُ لِلْيَتِيْمَةِ اَوْ لِلْيَتِيْمِ الَّذِىْ لَا مُعِيْنَ لَهٗ (یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کا نکاح جو لاوارث ہو)

(۲۰) اَدَآءُ الْقَرْضِ (قرض کی ادائیگی) (۲۱) لِاَدَاءِ نَفَقَةِ التَّعْلِيْمِ (تعلیمی اخراجات کے لیے)

(۲۲) لِاسْتِعْدَادِ الْجِهَادِ (جہاد کی تیاری کے لیے)

(۲۳) عُدَّةُ الْجِهَادِ (جہاد کا سامان) (۲۴) اَلرَّاتِبُ الشَّهْرِيُّ لِلْمُوَظَّفِيْنَ (ماہوار وظیفہ۔ وظیفہ خواروں کے لیے)

(۲۵) دَارُ الضِّيَافَةِ (مہمان خانہ) (۲۶) دَارُ الْاِقَامَةِ (رہائش گاہ)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

| نمبرة المذکورین فوق (مذکورہ بالا نمبر) | اِسْمُ الْمَوْهُوْبِ وَ مَسْكَنُهٗ (نام اور پتہ) | اَلنَّقْدُ (نقد) روپیہ | اَلنَّقْدُ (نقد) پیسہ | اَلْمَاْكُوْلَاتُ آٹا | دال | چاول | چینی | چائے | نمک |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |

اليوم السّعيد ---------------- سنہ ۱۳ھ ہجری المقدس

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بِمَنِّكَ يَا مَنَّانُ وَبِجُوْدِكَ يَا جَوَّادُ وَبِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

## (اشیائے خوردنی)

| مرچ | گھی | صابن | تیل | گوشت | ادویات | کتب دینی | | | | | |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | |

## اَلْمَلْبُوْسَاتُ (پہننے کی چیزیں)

| قمیص | پاجامہ | شلوار | تہبند | چادر | اوڑھنی | لحاف | کھیس | کمبل | | | | | | |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | | | | | | |

دربار صلی اللہ علیہ وسلم، علیہ الصلوٰۃ والسلام، کرم اللہ وجہہ، علیہ السلام، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصطفویہ خضریہ علویہ سعیدیہ اویسیہ علویہ ہجویریہ قادریہ صابریہ قلندریہ مجددیہ غفوریہ رحیمیہ کریمیہ امیریہ

—— المقام النّجاف الصّحاف المقبُول المُصطفین ——

—— سالار والہ ○ لائل پور ——

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

[illegible] اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اے ہمارے رب بخش ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کیلئے کینہ نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

# الادعية لمغفرة أمة سيدنا ومولانا محمد صلى الله عليه وبارك وسلم

## سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی امت کی مغفرت کیلئے دعائیں [1]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاغْفِرْ لِجَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ بخش دے مجھے اور بخش دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْحَمْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ رحم کر مجھ پر اور رحم کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَاهْدِ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ ہدایت دے مجھے اور ہدایت دے سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ وَعَافِ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ عافیت دے مجھے اور عافیت دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ وَارْزُقْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ رزق دے مجھے اور رزق دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

[1] یہ دعائیں مؤلف کی طرف سے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

اَللّٰهُمَّ اجۡبُرۡنِیۡ وَاجۡبُرۡ جَمِیۡعَ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیۡنَ

اے ہمارے اللہ جوڑ دے مجھے اور جوڑ دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ ارۡفَعۡنِیۡ وَارۡفَعۡ جَمِیۡعَ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیۡنَ

اے ہمارے اللہ بلند کر میرا مرتبہ اور بلند کر مرتبہ تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کا آمین

اَللّٰهُمَّ وَفِّقۡنِیۡ وَوَفِّقۡ جَمِیۡعَ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیۡنَ

اے ہمارے اللہ توفیق دے مجھے اور توفیق دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ انۡصُرۡنِیۡ وَانۡصُرۡ جَمِیۡعَ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیۡنَ

اے ہمارے اللہ مدد کر میری اور مدد کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ وَافۡتَحۡ لِجَمِیۡعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیۡنَ

اے ہمارے اللہ کشادگی (فتح) دے مجھے اور کشادگی دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ لِیۡ وَبَارِكۡ لِجَمِیۡعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیۡنَ

اے ہمارے اللہ برکت دے مجھے اور برکت دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ اشۡفِنِیۡ وَاشۡفِ جَمِیۡعَ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیۡنَ

اے ہمارے اللہ شفا دے مجھے اور شفا دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ اَرۡشِدۡنِیۡ وَاَرۡشِدۡ جَمِیۡعَ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیۡنَ

اے ہمارے اللہ سیدھے رستے پر چلا مجھے اور چلا سیدھے راستے پر تمام امت سیدنا مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ احۡفَظۡنِیۡ وَاحۡفَظۡ جَمِیۡعَ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیۡنَ

اے ہمارے اللہ حفاظت کر میری اور حفاظت کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولنا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک و بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک

یا حی استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ یا قیوم

اللّٰھم اختم لی بالخیر واختم بالخیر لجمیع امۃ سیدنا ومولنا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم امین

اے ہمارے اللہ خاتمہ بالخیر کر میرا اور خاتمہ بالخیر کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اللّٰھم اقض حاجاتی وحاجات جمیع امۃ سیدنا ومولنا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم امین

اور ہمارے اللہ میری حاجتوں کو پورا کر اور پورا کر حاجتیں تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اللّٰھم اکف مھماتی ومھمات جمیع امۃ سیدنا ومولینا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم امین

اے ہمارے اللہ کفایت کر میری مہمات کی اور کفایت کر مہمات تمام امت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اللّٰھم ارفع جمیع مشکلاتی ومشکلات جمیع امۃ سیدنا ومولنا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم امین

اے ہمارے اللہ دور کر میری مشکلات اور دور کر مشکلات تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اللّٰھم اکشف غمومی وغموم جمیع امۃ سیدنا ومولنا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم امین

اے ہمارے اللہ دور کر غم میرے اور دور کر مشکلات تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اللّٰھم فرج ھمومی وھموم جمیع امۃ سیدنا ومولنا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم امین

اے ہمارے اللہ دور کر فکر میرے اور دور کر فکر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کے آمین

اللّٰھم ادفع کروبی وکروب جمیع امۃ سیدنا ومولنا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم امین

اے ہمارے اللہ دور کر کرب میرے اور دور کر کرب تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کے آمین

اللّٰھم ادفع بلیاتی وبلیات جمیع امۃ سیدنا ومولنا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم امین

اے ہمارے اللہ دور کر میری بلاؤں کو اور دور کر بلائیں تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اللّٰھم ادفع وساوسی ووساوس جمیع امۃ سیدنا ومولنا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم امین

اے ہمارے اللہ دور کر وسوسے میرے اور دور کر وسوسے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کے آمین

ربنا
تقبل منا
انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ اَهْوَالِیْ وَاَهْوَالَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ دور کر خوف میرے اور دور کر خوف تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّی الضَّرَّآءَ وَعَنْ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ دور کر تنگی میری اور دور کر تنگی تمام امّت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ اَغْلِبْنِیْ وَاَغْلِبْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ غالب کر مجھے اور غالب کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ بِسَيِّاٰتِیْ وَبِسَيِّاٰتِ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ لے جا میری برائیوں کو اور لے جا برائیاں تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عُيُوْبِیْ وَعُيُوْبَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ چھپا عیب میرے اور چھپا عیب تمام امت سیدنا و مولانا محمّد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَاغْفِرِ الذُّنُوْبَ لِجَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ بخش میرے گناہوں کو اور بخش گناہ تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ اجْنُبْنِیْ وَاجْنُبْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ ایک طرف کر دے مجھے (یعنی بچا) اور ایک طرف کر تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ اَحْبِبْنِیْ وَاَحْبِبْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ محبت کر مجھ سے اور محبت کر تمام امّت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ وَنَوِّرْ قُلُوْبَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ روشن کر دل میرا اور روشن کر دل تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

اَللّٰھُمَّ اعْفُ عَنَّا وَاعْفُ عَنْ جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ معاف کر ہمیں اور معاف کر تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰھُمَّ جَاوِزْ عَنَّا وَجَاوِزْ عَنْ جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ تجاوز کر ہم سے اور تجاوز کر تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم سے آمین

اَللّٰھُمَّ امْنُنْ عَلَیَّ وَامْنُنْ عَلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ احسان کر مجھ پر اور احسان کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ اِلَیَّ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ احسان کر مجھ پر (یعنی بہتر بنا) اور احسان کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ الْطُفْ عَلَیَّ وَالْطُفْ عَلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ لطف (مہربانی) کر مجھ پر اور لطف کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ اَکْرِمْنِیْ وَاَکْرِمْ جَمِیْعَ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ کرم کر مجھ پر اور کرم کر تمام امّت سیّدنا و مولانا محمّد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ تَفَضَّلْ عَلَیَّ وَتَفَضَّلْ عَلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ فضیلت دے مجھے اور فضیلت دے تمام امت سیدنا و مولانا محمّد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلِ الرَّحْمَۃَ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ رحمت نازل کر مجھ پر اور رحمت نازل کر تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلِ الْبَرَکَۃَ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ برکت نازل کر مجھ پر اور برکت نازل کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَ بَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

اَللّٰھُمَّ انۡصُرۡ دِیۡنَ مُحَمَّدٍ رَّسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔ اٰمِیۡنَ

اے اللہ مدد فرما حضرت محمدؐ رسول اللہ صلّی اللہ و بارک و سلّم کے دین کی۔ آمین

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ اَئِمَّۃِ الۡمُتَّقِیۡنَ وَاجۡعَلۡنِیۡ خَادِمَ جَمِیۡعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَ

اے اللہ مجھے متقیوں کے اماموں میں سے بنادے اور مجھے سیّدنا و مولانا

مَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔ اٰمِیۡنَ

حضرت محمدؐ صلّی اللہ علیہ و بارک وسلم کے سارے امتی کا خادم بنادے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ○ سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ

اے ہمارے رب قبول فرما ہم سے بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے پاک ہے آپ کا رب رب عزّت والا

عَمَّا یَصِفُوۡنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ○ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ اٰمِیۡنَ

جس کے بارے میں باتیں بناتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور ساری تعریف ہے جہانوں کے رب کی آمین

احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

رَبَّنَا

تَقَبَّلۡ مِنَّا

اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# مَجَالِسُ الذِّكْرِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں ۔ کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے ۔ جو راستوں میں ان لوگوں کو تلاش کرتی رہتی ہے ۔ جو ذکر الٰہی کرتے ہیں ۔ پس جب وہ کسی جگہ ذکر الٰہی کرنے والے لوگوں کو پا لیتے ہیں ۔ تو اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہتے ہیں ۔ آؤ ' اپنے مقصد کی طرف آؤ (یعنی ذکر الٰہی کو سننے اور ذکر اللہ کرنے والوں سے ملنے کے لئے) اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ پس وہ فرشتے (آ جاتے ہیں ۔ اور) اپنے پروں سے ذکر الٰہی کرنے والوں کو ڈھانک لیتے ہیں ۔ اور آسمان سے دنیا تک پھیل جاتے ہیں ۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ (جب فرشتے واپس جاتے ہیں ۔ تو) ان کا پروردگار ان سے پوچھتا ہے ۔ حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے حال سے واقف ہوتا ہے ۔ کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے ۔ فرشتے کہتے ہیں ۔ تیری پاکی بیان کر رہے تھے ۔ تیری عظمت و بزرگی کا ذکر کر رہے تھے ۔ تیری تعریف کر رہے تھے ۔ اور عظمت کے ساتھ تجھ کو یاد کر رہے تھے ۔ پھر اللہ سبحانہٗ فرشتوں سے پوچھتا ہے ۔ کہ انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں ۔ قسم ہے اللہ کی ۔ انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا ۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے ۔ اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے ۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں ۔ اگر وہ تجھ کو دیکھ لیتے ۔ تو تیری بہت زیادہ عبادت کرتے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اور بہت زیادہ تیری بزرگی بیان کرتے۔ اور بہت زیادہ تیری پاکی کا ذکر کرتے۔ پھر اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ انہیں اللہ کی قسم۔ انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا ہے۔ اللہ کہتا ہے۔ اگر وہ جنت دیکھ لیتے۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے۔ تو جنت کی خواہش ان میں بڑھ جاتی۔ جنت کی طلب ان میں زیادہ ہو جاتی۔ اور جنت کی طرف ان کی رغبت بہت بڑھ جاتی۔ پھر اللہ پوچھتا ہے۔ اور وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ دوزخ کی آگ سے۔ اللہ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں۔ اللہ کی قسم اے پروردگار! اس کو انہوں نے نہیں دیکھا ہے۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے۔ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں، اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے، تو وہ اس سے بہت زیادہ بھاگتے۔ اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں۔ کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ (یہ سن کر) ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان لوگوں میں تو ایک ایسا بھی شخص تھا۔ جو ان میں شامل نہ تھا۔ راہ چلتا کھڑا ہو گیا تھا۔ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ وہ (یعنی ذکرِ الٰہی کرنے والے لوگ) ایسے بیٹھنے والے ہیں۔ کہ نہیں محروم رکھا جاتا ان کے پاس بیٹھنے والا (بخاریؒ)

اور مسلمؒ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سبحانہٗ کے فرشتوں کی ایک جماعت زیادہ پھرنے اور گشت لگانے والی ہے۔ یہ جماعت ذکرِ الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتی رہتی ہے۔ پس جب یہ فرشتے کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں۔ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ تو یہ فرشتے بھی اس مجلس میں بیٹھ جاتے ہیں اور بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ساری فضا جو آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے۔ فرشتوں سے بھر جاتی ہے پھر جب ذکرِ الٰہی کرنے والوں کی یہ مجلس منتشر ہو جاتی ہے۔ تو یہ فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

اور ساتویں آسمان تک پہنچتے ہیں۔ تو ان سے اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ حالانکہ اللہ ان سے زیادہ ذکرِ الٰہی کرنے والوں کے حال سے واقف ہوتا ہے۔ کہ تم کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں۔ ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں۔ جو زمین میں ہیں، اور جو تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ تیری عظمت کا ذکر کرتے ہیں۔ تیرا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور تجھ کو تیری بزرگی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے پروردگار نہیں۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ وہ کس چیز سے میرے ذریعہ پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ تیرے دوزخ کی آگ سے۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے میرے دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے۔ اگر وہ میرے دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اور وہ تجھ سے بخشش بھی مانگتے ہیں۔ تو اللہ سبحانہٗ کہتا ہے۔ میں نے ان کو بخش دیا۔ اور وہ چیز بھی دی۔ جو انہوں نے مانگی۔ یعنی جنت۔ اور اس چیز سے پناہ بھی دی۔ جس سے انہوں نے پناہ مانگی۔ یعنی دوزخ سے۔ فرشتے کہتے ہیں۔ اے پروردگار! ان میں فلاں بندہ بھی تھا۔ جو بڑا گنہگار ہے۔ وہ کہیں جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ اس کو بھی میں نے بخش دیا۔ وہ ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے پاس بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں رکھا جاتا

(مشکوٰۃ شریف جلد اول۔ صفحہ ۸۰۔ ۳۷۹۔ شمار ۲۱۴۵)

حضرت ابوہریرہ رضؓ اور حضرت ابو سعید خدری رضؓ (دونوں) گواہی دیتے ہیں ـــــ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر وہ جماعت جو اللہ کا ذکر کرتی ہے۔ اس کو فرشتے آکر گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت (الٰہی) ان کو ڈھانک لیتی ہے۔ اور ان پر اطمینانِ قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ ان کا ملائکہ مقربین میں ذکر کرتا ہے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ترمذی ( ترمذی شریف جلد دوم ۔ صفحہ ۲۸۷ ۔ شمار ۱۲۳۰ )

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ کہ ہر وہ مجلس ، جو کوئی قوم منعقد کرے ۔ اور اس میں اللہ کا ذکر نہ ہو ۔ اور نہ اس کے نبی ( کریم صلی اللہ علیہ وسلم ) پر درود بھیج جائے ۔ تو ایسی مجلس اس قوم پر وبال اور باعث نقصان اور موجبِ حسرت وندامت ہوگی ۔ اب اگر اللہ تعالےٰ چاہے ۔ تو اس کو عذاب دے ۔ اور چاہے تو بخش دے ۔

( یہ حدیث حسن ہے ۔ اور حضرت ابوہریرہ رضؓ سے کئی طریقوں سے مروی ہے )

( ابوہریرہ رضؓ / ترمذیؒ ۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۸۷/۸۸ شمار ۱۲۳۲ )

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ کہ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے ۔ جب تک بندہ میرا ذکر کرتا رہتا ہے ۔ اور اس کے ہونٹ حرکت میں ہوتے ہیں ۔ میں اس کے قریب ہوتا ہوں ۔

( ابوہریرہ رضؓ / ابن ماجہؒ ۔ ابن ماجہ شریف صفحہ ۴۵۶ )

---

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

# اسمائے بدریین

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ

سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْبَدْرِيِّيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱- | وَسَيِّدِنَا | اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ۲- | وَسَيِّدِنَا | عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ۳- | وَسَيِّدِنَا | عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ۴- | وَسَيِّدِنَا | عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ۵- | وَسَيِّدِنَا | طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۶- | وَسَيِّدِنَا | زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلَانَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۷- | وَسَيِّدِنَا | عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ عَوۡفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ۸- | وَسَيِّدِنَا | سَعۡدِ بۡنِ اَبِیۡ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۹- | وَسَيِّدِنَا | سَعِيۡدِ بۡنِ زَيۡدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |

## الف

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۰- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیۡ عُبَيۡدَةَ بۡنِ الۡجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۱- | وَسَيِّدِنَا | اُبَیِّ بۡنِ كَعۡبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۲- | وَسَيِّدِنَا | الۡاَخۡنَسِ بۡنِ خُبَيۡبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | اصابہ |
| ۱۳- | وَسَيِّدِنَا | اُبَیِّ بۡنِ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۴- | وَسَيِّدِنَا | الۡاَرۡقَمِ بۡنِ اَبِی الۡاَرۡقَمِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۵- | وَسَيِّدِنَا | اُسَيۡدِ بۡنِ حُضَيۡرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | اصابہ |
| ۱۶- | وَسَيِّدِنَا | اَسۡعَدَ بۡنِ يَزِيۡدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۷- | وَسَيِّدِنَا | اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | البدایہ |
| ۱۸- | وَسَيِّدِنَا | اَنَسِ بۡنِ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۹- | وَسَيِّدِنَا | اَنَسَةَ مَوۡلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۰- | وَسَيِّدِنَا | اُنَيۡسِ بۡنِ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۱- | وَسَيِّدِنَا | اَوۡسِ بۡنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۲- | وَسَيِّدِنَا | اَوۡسِ بۡنِ خَوۡلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ | سیرۃ ابن ہشام |

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

۲۳- وَسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۲۴- وَسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری وسیرۃ ابن ہشام

۲۵- وَسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ وَرَقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — استیعاب

## ب

۲۶- وَسَيِّدِنَا بُجَيْرِ بْنِ اَبِيْ بُجَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ

۲۷- وَسَيِّدِنَا بَحَّاثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۲۸- وَسَيِّدِنَا بَسْبَسَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ

۲۹- وَسَيِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۳۰- وَسَيِّدِنَا بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۳۱- وَسَيِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری وسیرۃ ابن ہشام

## ت

۳۲- وَسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ مَوْلٰى خِرَاشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۳۳- وَسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ مَوْلٰى بَنِيْ غَنْمِ بْنِ السَّلْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۳۴- وَسَيِّدِنَا تَمِيْمِ بْنِ يَعَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

## ث

۳۵- وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْاَقْرَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۳۶- وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

| نمبر | | نام | | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| ٣٧- | وَسَيِّدِنَا | ثَابِتِ بْنِ خَالِدٍ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٣٨- | وَسَيِّدِنَا | ثَابِتِ بْنِ خَنْسَاءَ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٣٩- | وَسَيِّدِنَا | ثَابِتِ بْنِ عَمْرٍو | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤٠- | وَسَيِّدِنَا | ثَابِتِ بْنِ الْهَزَّالِ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤١- | وَسَيِّدِنَا | ثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبٍ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤٢- | وَسَيِّدِنَا | ثَعْلَبَةَ بْنِ غَنَمَةَ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤٣- | وَسَيِّدِنَا | ثَقْفِ بْنِ عَمْرٍو | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |

## ج

| نمبر | | نام | | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| ٤٤- | وَسَيِّدِنَا | جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِئَابٍ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤٥- | وَسَيِّدِنَا | جَابِرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْاَشْهَلِ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤٦- | وَسَيِّدِنَا | جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤٧- | وَسَيِّدِنَا | جَبَّارِ بْنِ صَخْرٍ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤٨- | وَسَيِّدِنَا | جَبْرِ بْنِ عَتِيْكٍ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤٩- | وَسَيِّدِنَا | جُبَيْرِ بْنِ اِيَاسٍ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٥٠- | وَسَيِّدِنَا | جَبَلَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |

## ح

| نمبر | | نام | | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| ٥١- | وَسَيِّدِنَا | حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ | رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری و سیرۃ ابن ہشام |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۵۲- | وَسَيِّدُنَا | اَلْحَارِثُ بْنُ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۵۳- | وَسَيِّدُنَا | اَلْحَارِثُ بْنُ اَوْسِ بْنِ رَافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۵۴- | وَسَيِّدُنَا | اَلْحَارِثُ بْنُ اَوْسِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۵۵- | وَسَيِّدُنَا | اَلْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۵۶- | وَسَيِّدُنَا | اَلْحَارِثُ بْنُ خَزَمَةَ الْاَوْسِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۵۷- | وَسَيِّدُنَا | اَلْحَارِثُ بْنُ خَزَمَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۵۸- | وَسَيِّدُنَا | اَلْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۵۹- | وَسَيِّدُنَا | اَلْحَارِثُ بْنُ عَرْفَجَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۶۰- | وَسَيِّدُنَا | اَلْحَارِثُ بْنُ قَيْسِ نِ الْاَوْسِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۶۱- | وَسَيِّدُنَا | اَلْحَارِثُ بْنُ قَيْسِ نِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۶۲- | وَسَيِّدُنَا | اَلْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۶۳- | وَسَيِّدُنَا | حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ الْخَزْرَجِيُّ الشَّهِيْدُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری و 〃 |
| ۶۴- | وَسَيِّدُنَا | حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۶۵- | وَسَيِّدُنَا | حَارِثَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۶۶- | وَسَيِّدُنَا | حَاطِبُ بْنُ اَبِىْ بَلْتَعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری و سیرۃ ابن ہشام |
| ۶۷- | وَسَيِّدُنَا | حَاطِبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام و اصابہ |
| ۶۸- | وَسَيِّدُنَا | حَاطِبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَتِيْكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۶۹- وَسَيِّدِنَا حُبَابِ بْنِ قَيْظِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ

۷۰- وَسَيِّدِنَا حُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۷۱- وَسَيِّدِنَا حَبِيْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۲- وَسَيِّدِنَا حَرَامِ بْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۳- وَسَيِّدِنَا حُرَيْثِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۴- وَسَيِّدِنَا اَلْحُصَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

## خ

۷۵- وَسَيِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ الْحُمَيِّرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۶- وَسَيِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۷- وَسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۸- وَسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۹- وَسَيِّدِنَا خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۸۰- وَسَيِّدِنَا خَبَّابٍ مَوْلٰى عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۸۱- وَسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ اُسَافٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۸۲- وَسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — بُخاری

۸۳- وَسَيِّدِنَا خِدَاشِ بْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ

۸۴- وَسَيِّدِنَا خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولنا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک و بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک

کلما ذکرک الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸۵- | وَسَیِّدِنَا | خُرَیم بن فاتک رضی اللہ عنہ | اصابہ |
| ۸۶- | وَسَیِّدِنَا | خَلَّادِ بن رافع رضی اللہ عنہ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۸۷- | وَسَیِّدِنَا | خَلَّادِ بن سُوَیدٍ رضی اللہ عنہ | 〃 |
| ۸۸- | وَسَیِّدِنَا | خَلَّادِ بن عمرو رضی اللہ عنہ | 〃 |
| ۸۹- | وَسَیِّدِنَا | خَلَّادِ بن قیس رضی اللہ عنہ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۹۰- | وَسَیِّدِنَا | خُلَیدَۃَ بن قیس رضی اللہ عنہ | 〃 |
| ۹۱- | وَسَیِّدِنَا | خُلَیفَۃَ بن عدی رضی اللہ عنہ | 〃 |
| ۹۲- | وَسَیِّدِنَا | خُنَیسِ بن حُذَافَۃَ رضی اللہ عنہ | بخاری |
| ۹۳- | وَسَیِّدِنَا | خَوَّاتِ بن جُبَیرٍ رضی اللہ عنہ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۹۴- | وَسَیِّدِنَا | خَوْلِیِّ بن ابی خَوْلِیٍّ رضی اللہ عنہ | 〃 |

## ذ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹۵- | وَسَیِّدِنَا | ذَکْوَانَ بن عبد قیس رضی اللہ عنہ | 〃 |
| ۹۶- | وَسَیِّدِنَا | ذِی الشِّمَالَیْنِ بن عبد عمرو ن الشہید رضی اللہ عنہ | 〃 |

## ر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹۷- | وَسَیِّدِنَا | رَاشِدِ بن المُعَلّٰی رضی اللہ عنہ | 〃 |
| ۹۸- | وَسَیِّدِنَا | رَافِعِ بن الحارث رضی اللہ عنہ | 〃 |
| ۹۹- | وَسَیِّدِنَا | رَافِعِ بن عَنْجَدَۃَ رضی اللہ عنہ | 〃 |

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ١٠٠- | وَسَيِّدِنَا | رَافِعِ بْنِ الْمَالِكِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ١٠١- | وَسَيِّدِنَا | رَافِعِ بْنِ الْمُعَلَّى الشَّهِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ١٠٢- | وَسَيِّدِنَا | رَافِعِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٠٣- | وَسَيِّدِنَا | رِبْعِيِّ بْنِ رَافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٠٤- | وَسَيِّدِنَا | رَبِيْعِ بْنِ اِيَاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٠٥- | وَسَيِّدِنَا | رَبِيْعَةَ بْنِ اَكْثَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٠٦- | وَسَيِّدِنَا | رُخَيْلَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٠٧- | وَسَيِّدِنَا | رِفَاعَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ١٠٨- | وَسَيِّدِنَا | رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری، سیرۃ ابن ہشام |
| ١٠٩- | وَسَيِّدِنَا | رِفَاعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | البدایہ |
| ١١٠- | وَسَيِّدِنَا | رِفَاعَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |

## ز

| | | | |
|---|---|---|---|
| ١١١- | وَسَيِّدِنَا | زِيَادِ بْنِ السَّكَنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ١١٢- | وَسَيِّدِنَا | زِيَادِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١١٣- | وَسَيِّدِنَا | زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١١٤- | وَسَيِّدِنَا | زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١١٥- | وَسَيِّدِنَا | زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۱۶- | وَسَيِّدِنَا | زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۱۷- | وَسَيِّدِنَا | زَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۱۱۸- | وَسَيِّدِنَا | زَيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | ؍؍ |
| ۱۱۹- | وَسَيِّدِنَا | زَيْدِ بْنِ وَدِيْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۲۰- | وَسَيِّدِنَا | زَيْدِ بْنِ الْمُزَيَّنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | ؍؍ |

## س

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۲۱- | وَسَيِّدِنَا | سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۲۲- | وَسَيِّدِنَا | سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | ؍؍ |
| ۱۲۳- | وَسَيِّدِنَا | سَالِمِ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَوْفٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | البدایہ |
| ۱۲۴- | وَسَيِّدِنَا | السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۱۲۵- | وَسَيِّدِنَا | السَّائِبِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۲۶- | وَسَيِّدِنَا | السَّائِبِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | ؍؍ |
| ۱۲۷- | وَسَيِّدِنَا | اَلسَّائِبِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۱۲۸- | وَسَيِّدِنَا | اَلسَّائِبِ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | ؍؍ |
| ۱۲۹ | وَسَيِّدِنَا | سَبْرَةَ بْنِ فَاتِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | ؍؍ |
| ۱۳۰- | وَسَيِّدِنَا | سُبَيْعِ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۳۱- | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

| نمبر | | نام | | ولدیت | | حوالہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۳۲ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ | بْنِ | الْفَاكِهِ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۳۳ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدٍ | مَوْلٰى | حَاطِبٍ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۳۴ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ | بْنِ | خَوْلَةَ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری و سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۳۵ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ | بْنِ | خَيْثَمَةَ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۳۶ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ | بْنِ | الرَّبِيْعِ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۱۳۷ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ | بْنِ | زَيْدٍ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۱۳۸ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ | بْنِ | سَعْدٍ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۱۳۹ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ | بْنِ | سُهَيْلٍ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۴۰ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ | بْنِ | عُبَادَةَ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | استیعاب |
| ۱۴۱ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ | بْنِ | عُبَيْدٍ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۴۲ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ | بْنِ | عُثْمَانَ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۱۴۳ | وَسَيِّدِنَا | سَعْدِ | بْنِ | مُعَاذٍ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۱۴۴ | وَسَيِّدِنَا | سُرَاقَةَ | بْنِ | عَمْرٍو | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۱۴۵ | وَسَيِّدِنَا | سُرَاقَةَ | بْنِ | كَعْبٍ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۱۴۶ | وَسَيِّدِنَا | سَعِيْدِ | بْنِ | عُمَرَ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۱۴۷ | وَسَيِّدِنَا | سَعِيْدِ | بْنِ | قَيْسٍ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۱۴۸ | وَسَيِّدِنَا | سَعِيْدِ | بْنِ | سُهَيْلٍ | رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | استیعاب |

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

| نمبر | اسم | حوالہ |
|---|---|---|
| ١٤٩ | وَسَيِّدِنَا سُفْيَانَ بْنِ نَسْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ١٥٠ | وَسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ اَسْلَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٥١ | وَسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٥٢ | وَسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٥٣ | وَسَيِّدِنَا سُلَيْطِ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٥٤ | وَسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٥٥ | وَسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٥٦ | وَسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٥٧ | وَسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ مِلْحَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٥٨ | وَسَيِّدِنَا سِمَاكِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٥٩ | وَسَيِّدِنَا سِنَانِ بْنِ اَبِىْ سِنَانٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٦٠ | وَسَيِّدِنَا سِنَانِ بْنِ صَيْفِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٦١ | وَسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ١٦٢ | وَسَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | استیعاب |
| ١٦٣ | وَسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ عَتِيْكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ١٦٤ | وَسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ١٦٥ | وَسَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ رَافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

۱۶۶۔ وَسَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۱۶۷۔ وَسَيِّدِنَا سَوَادِ بْنِ رِزْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — //
۱۶۸۔ وَسَيِّدِنَا سَوَادِ بْنِ غَزِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — //
۱۶۹۔ وَسَيِّدِنَا سُوَيْبِطِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

## ش

۱۷۰۔ وَسَيِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۱۷۱۔ وَسَيِّدِنَا شُقْرَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ
۱۷۲۔ وَسَيِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

## ص

۱۷۳۔ وَسَيِّدِنَا صُبَيْحٍ مَوْلٰى اَبِى الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۱۷۴۔ وَسَيِّدِنَا صَخْرِ بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — البدایہ
۱۷۵۔ وَسَيِّدِنَا صَفْوَانَ بْنِ بَيْضَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۱۷۶۔ وَسَيِّدِنَا صَفْوَانَ بْنِ وَهْبِ نِ الشَّهِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — //
۱۷۷۔ وَسَيِّدِنَا صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — //
۱۷۸ وَسَيِّدِنَا صَيْفِيِّ بْنِ سَوَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ

## ض

۱۷۹ وَسَيِّدِنَا الضَّحَّاكِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۱۸۰۔ وَسَيِّدِنَا الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۱۸۱۔ وَسَيِّدِنَا ضَمْرَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

## ط

۱۸۲۔ وَسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۱۸۳۔ وَسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۱۸۴۔ وَسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۱۸۵۔ وَسَيِّدِنَا طُلَيْبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — استیعاب

## ظ

۱۸۶۔ وَسَيِّدِنَا ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری

## ع

۱۸۷۔ وَسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری وسیرۃ ابن ہشام

۱۸۸۔ وَسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۱۸۹۔ وَسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ الْعُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۱۹۰ وَسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۱۹۱۔ وَسَيِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ الشَّهِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۱۹۲۔ وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۱۹۳۔ وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

| نمبر | نام | حوالہ |
|---|---|---|
| ۱۹۴- | وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۱۹۵- | وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ۱۹۶- | وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۱۹۷- | وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۱۹۸- | وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۱۹۹- | وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ مُخَلَّدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۰۰- | وَسَيِّدِنَا عَامِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | فتح الباری |
| ۲۰۱- | وَسَيِّدِنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۰۲- | وَسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۰۳- | وَسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۰۴- | وَسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | البدایہ |
| ۲۰۵ | وَسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ۲۰۶- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۰۷- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | البدایہ |
| ۲۰۸- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۰۹- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۱۰- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

| نمبر | نام | حوالہ |
|---|---|---|
| ۲۱۱- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَدِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۱۲- | وَسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَيْشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | روض الانف |
| ۲۱۳- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُمَيِّرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۱۴- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الرَّبِيْعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۱۵- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۱۶- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۱۷- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۱۸- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۱۹- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۲۰- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۲۱- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُهَيْلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۲۲- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَارِقٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۲۳- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۲۴- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۲۵- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۲۲۶- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۲۷- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْفُطَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

| | | |
|---|---|---|
| ۲۲۸- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۲۹- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۳۰- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۳۱- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۳۲- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۳۳- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۳۴- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۳۵- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری و سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۳۶- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۳۷- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۳۸- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَقٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۳۹- | وَسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۴۰- | وَسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ الْخَشْخَاشِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۴۱- | وَسَيِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۴۲- | وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۴۳- | وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ التَّيِّهَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |
| ۲۴۴- | وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ″ |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

| نمبر | نام | حوالہ |
|---|---|---|
| ۲۴۵ | وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | البدایہ |
| ۲۴۶ | وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۴۷ | وَسَيِّدِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری و سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۴۸ | وَسَيِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۴۹ | وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۵۰ | وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | // |
| ۲۵۱ | وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | // |
| ۲۵۲ | وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری |
| ۲۵۳ | وَسَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۵۴ | وَسَيِّدِنَا عَدِيِّ بْنِ الزَّغْبَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | // |
| ۲۵۵ | وَسَيِّدِنَا عِصْمَةَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | // |
| ۲۵۶ | وَسَيِّدِنَا عِصْمَةَ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۲۵۷ | وَسَيِّدِنَا عِصْمَةَ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۵۸ | وَسَيِّدِنَا عَطِيَّةَ بْنِ نُوَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | // |
| ۲۵۹ | وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | // |
| ۲۶۰ | وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | // |
| ۲۶۱ | وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

| | | |
|---|---|---|
| ۲۶۲- | وَسَیِّدِنَا عُقْبَۃَ بْنِ وَھْبِ بْنِ کَلْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابنِ ہشام |
| ۲۶۳- | وَسَیِّدِنَا عُقْبَۃَ بْنِ وَھْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۲۶۴- | وَسَیِّدِنَا عُکَّاشَۃَ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۲۶۵- | وَسَیِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۲۶۶- | وَسَیِّدِنَا عُمَارَۃَ بْنِ حَزْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۲۶۷- | وَسَیِّدِنَا عُمَارَۃَ بْنِ زِیَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | اصابہ |
| ۲۶۸- | وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ اِیَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابنِ ہشام |
| ۲۶۹- | وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۲۷۰- | وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | استیعاب |
| ۲۷۱- | وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابنِ ہشام |
| ۲۷۲- | وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ سُرَاقَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۲۷۳- | وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ طَلْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۲۷۴- | وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | بخاری |
| ۲۷۵- | وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | البدایہ |
| ۲۷۶- | وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ قَیْسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۲۷۷- | وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | استیعاب |
| ۲۷۸- | وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابنِ ہشام |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۷۹- | وَسَیِّدِنَا | عَمۡرُو بۡنِ اَبِیۡ سَرۡحٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۸۰- | وَسَیِّدِنَا | عَمۡرُو بۡنِ قَیۡسِ بۡنِ زَیۡدٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | 〃 |
| ۲۸۱- | وَسَیِّدِنَا | عَمۡرُو بۡنِ مُعَاذٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | 〃 |
| ۲۸۲- | وَسَیِّدِنَا | عُمَیۡرِ بۡنِ الۡحَارِثِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | 〃 |
| ۲۸۳- | وَسَیِّدِنَا | عُمَیۡرِ بۡنِ الۡحَرَامِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | 〃 |
| ۲۸۴- | وَسَیِّدِنَا | عُمَیۡرِ بۡنِ الۡحُمَامِ الشَّہِیۡدِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | 〃 |
| ۲۸۵- | وَسَیِّدِنَا | عُمَیۡرِ بۡنِ عَامِرٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | اصابہ |
| ۲۸۶- | وَسَیِّدِنَا | عُمَیۡرِ بۡنِ عَوۡفٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۸۷- | وَسَیِّدِنَا | عُمَیۡرِ بۡنِ اَبِیۡ وَقَّاصِ نِ الشَّہِیۡدِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | 〃 |
| ۲۸۸- | وَسَیِّدِنَا | عِمۡرَانَ بۡنِ حُصَیۡنٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | 〃 |
| ۲۸۹- | وَسَیِّدِنَا | عَنۡتَرَۃَ مَوۡلٰی سُلَیۡمٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۲۹۰- | وَسَیِّدِنَا | عَوۡفِ بۡنِ الۡحَارِثِ الشَّہِیۡدِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ۲۹۱ | وَسَیِّدِنَا | عُوَیۡمِ بۡنِ سَاعِدَۃَ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | 〃 |
| ۲۹۲- | وَسَیِّدِنَا | عِیَاضِ بۡنِ زُہَیۡرٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | سیرۃ ابن ہشام |

## غ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۹۳- | وَسَیِّدِنَا | غَنَّامِ بۡنِ الۡاَوۡسِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ | اصابہ |

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

## ف

۲۹۴- وَسَیِّدِنَا الْفَاکِہِ بْنِ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۲۹۵ وَسَیِّدِنَا فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

## ق

۲۹۶- وَسَیِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری وسیرۃ ابن ہشام

۲۹۷- وَسَیِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — " "

۲۹۸- وَسَیِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۲۹۹- وَسَیِّدِنَا قَیْسِ بْنِ السَّکَنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — "

۳۰۰- وَسَیِّدِنَا قَیْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — "

۳۰۱- وَسَیِّدِنَا قَیْسِ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — "

۳۰۲- وَسَیِّدِنَا قَیْسِ بْنِ مُخَلَّدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — "

## ک

۳۰۳ وَسَیِّدِنَا کَعْبِ بْنِ جَمَّازٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — "

۳۰۴ وَسَیِّدِنَا کَعْبِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — "

۳۰۵- وَسَیِّدِنَا کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — "

۳۰۶ وَسَیِّدِنَا کُلْفَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ — البدایہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

## م

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٣٠٧ | وَسَيِّدِنَا | مَالِكِ بْنِ اَبِىْ خَوْلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٣٠٨ | وَسَيِّدِنَا | مَالِكِ بْنِ الدُّخْشُمِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ٣٠٩ | وَسَيِّدِنَا | مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری |
| ٣١٠ | وَسَيِّدِنَا | مَالِكِ بْنِ رَافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ٣١١ | وَسَيِّدِنَا | مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٣١٢ | وَسَيِّدِنَا | مَالِكِ بْنِ قُدَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ٣١٣ | وَسَيِّدِنَا | مَالِكِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ٣١٤ | وَسَيِّدِنَا | مَالِكِ بْنِ نُمَيْلَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ٣١٥ | وَسَيِّدِنَا | مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الشَّهِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ٣١٦ | وَسَيِّدِنَا | مُجَذَّرِ بْنِ زِيَادٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ٣١٧ | وَسَيِّدِنَا | مُحْرِزِ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ٣١٨ | وَسَيِّدِنَا | مُحْرِزِ بْنِ نَضْلَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ٣١٩ | وَسَيِّدِنَا | مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ٣٢٠ | وَسَيِّدِنَا | مِدْلَاجِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ٣٢١ | وَسَيِّدِنَا | مَرْثَدِ بْنِ اَبِىْ مَرْثَدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ٣٢٢ | وَسَيِّدِنَا | مُرَارَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۳۲۳۔ وَسَيِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۳۲۴۔ وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ اَوْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۳۲۵۔ وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ خَلْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃
۳۲۶۔ وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۳۲۷۔ وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ
۳۲۸۔ وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۳۲۹۔ وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ عَبْدِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ
۳۳۰۔ وَسَيِّدِنَا مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۳۳۱۔ وَسَيِّدِنَا مُظْهِرِ بْنِ رَافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری
۳۳۲۔ وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۳۳۳۔ وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃
۳۳۴۔ وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ
۳۳۵۔ وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۳۳۶۔ وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ مَاعِصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۳۳۷۔ وَسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ عَبَّادٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃
۳۳۸۔ وَسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃
۳۳۹۔ وَسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۴۰ | وَسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بۡنِ عَوۡفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۴۱ | وَسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بۡنِ قُشَيۡرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | اصابہ |
| ۳۴۲ | وَسَيِّدِنَا مَعۡقِلِ بۡنِ الۡمُنۡذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۴۳ | وَسَيِّدِنَا مَعۡمَرِ بۡنِ الۡحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | 〃 |
| ۳۴۴ | وَسَيِّدِنَا مَعۡنِ بۡنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | بخاری و سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۴۵ | وَسَيِّدِنَا مَعۡنِ بۡنِ يَزِيۡدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | اصابہ |
| ۳۴۶ | وَسَيِّدِنَا مُعَوَّذِ بۡنِ الۡحَارِثِ الشَّهِيۡدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۴۷ | وَسَيِّدِنَا مُعَوَّذِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۴۸ | وَسَيِّدِنَا الۡمِقۡدَادِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | استیعاب |
| ۳۴۹ | وَسَيِّدِنَا مُلَيۡلِ بۡنِ وَبَرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۵۰ | وَسَيِّدِنَا الۡمُنۡذِرِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | 〃 |
| ۳۵۱ | وَسَيِّدِنَا الۡمُنۡذِرِ بۡنِ قُدَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | 〃 |
| ۳۵۲ | وَسَيِّدِنَا الۡمُنۡذِرِ بۡنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | 〃 |
| ۳۵۳ | وَسَيِّدِنَا مُنَافِ بۡنِ حَبِيۡبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | بخاری و سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۵۴ | وَسَيِّدِنَا مِهۡجَعِ بۡنِ صَالِحِ نِ الشَّهِيۡدِ مَوۡلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | سیرۃ ابن ہشام |

## ن

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۵۵ | وَسَيِّدِنَا النَّضۡرِ بۡنِ الۡحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ | | سیرۃ ابن ہشام |

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

| نمبر | | نام | | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| ۳۵۶ | وَسَیِّدِنَا | اَلنُّعْمَانِ الْاَعْرَجِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | اصابہ |
| ۳۵۷ | وَسَیِّدِنَا | اَلنُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ خَزْمَۃَ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | اصابہ |
| ۳۵۸ | وَسَیِّدِنَا | اَلنُّعْمَانِ بْنِ سِنَانٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۵۹ | وَسَیِّدِنَا | اَلنُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۳۶۰ | وَسَیِّدِنَا | اَلنُّعْمَانِ بْنِ عَجْلَانٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | اصابہ |
| ۳۶۱ | وَسَیِّدِنَا | اَلنُّعْمَانِ بْنِ عَصَرٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۶۲ | وَسَیِّدِنَا | اَلنُّعْمَانِ بْنِ عَمْرٍو | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۳۶۳ | وَسَیِّدِنَا | اَلنُّعْمَانِ بْنِ مَالِکٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | استیعاب |
| ۳۶۴ | وَسَیِّدِنَا | نُعَیْمَانَ بْنِ عَمْرٍو | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۶۵ | وَسَیِّدِنَا | نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |

## و

| نمبر | | نام | | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| ۳۶۶ | وَسَیِّدِنَا | وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۶۷ | وَسَیِّدِنَا | وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۳۶۸ | وَسَیِّدِنَا | وَرَقَۃَ بْنِ اِیَاسٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۳۶۹ | وَسَیِّدِنَا | وَدِیْعَۃَ بْنِ عَمْرٍو | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ۳۷۰ | وَسَیِّدِنَا | وَھْبِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | اصابہ |
| ۳۷۱ | وَسَیِّدِنَا | وَھْبِ بْنِ سَعْدٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابن ہشام |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

## ه

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۷۲- | وَسَيِّدِنَا هَانِئِ بْنِ نِيَارٍ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۷۳- | وَسَيِّدِنَا هُبَيْلِ بْنِ وَبَرَةَ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | استیعاب |
| ۳۷۴- | وَسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ الْمُعَلّٰى | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۷۵- | وَسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | بخاری |
| ۳۷۶- | وَسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اَبِىْ خَوْلِيٍّ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | استیعاب |

## ی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۷۷- | وَسَيِّدِنَا يَزِيْدَ بْنِ الْاَخْنَسِ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | استیعاب |
| ۳۷۸- | وَسَيِّدِنَا يَزِيْدَ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِيْدِ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۷۹- | وَسَيِّدِنَا يَزِيْدَ بْنِ حِزَامٍ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۳۸۰- | وَسَيِّدِنَا يَزِيْدَ بْنِ رُقَيْشٍ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۸۱- | وَسَيِّدِنَا يَزِيْدَ بْنِ الْمُنْذِرِ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | 〃 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۸۲- | وَسَيِّدِنَا اَبِىْ عَرْفَجَةَ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | البدایہ |
| ۳۸۳- | وَسَيِّدِنَا اَبِى الْاَعْوَرِ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۸۴- | وَسَيِّدِنَا اَبِىْ اَيُّوْبَ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۳۸۵- | وَسَيِّدِنَا اَبِىْ حَبَّةَ | رَضِىَ اللهُ عَنْهُ | اصابہ |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۳۸۶- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ حَبِيْبٍ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۳۸۷- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ حُذَيْفَةَ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ۳۸۸- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ حَسَنٍ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۳۸۹- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ حَنَّةَ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۹۰- | وَسَيِّدِنَا | اَبِی الْحَمْرَاءِ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ۳۹۱- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ خُزَيْمَةَ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۹۲- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ خَلَّادٍ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۳۹۳- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ دَاوٗدَ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۹۴- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ دُجَانَةَ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۳۹۵- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ زَيْدٍ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ۳۹۶- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ سَبْرَةَ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ۳۹۷- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ سَلَمَةَ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۳۹۸- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ سُلَيْطٍ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۳۹۹- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ سِنَانٍ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۴۰۰- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ شَيْخٍ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | 〃 |
| ۴۰۱- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ حِرْمَةَ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | اصابہ |
| ۴۰۲- | وَسَيِّدِنَا | اَبِیْ ضَيَّاحٍ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ | سیرۃ ابن ہشام |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

| نمبر | | نام | | حوالہ |
|---|---|---|---|---|
| ٤٠٣ | وَسَیِّدِنَا | اَبِیْ طَلْحَۃَ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ٤٠٤ | وَسَیِّدِنَا | اَبِیْ عَقِیْلٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤٠٥ | وَسَیِّدِنَا | اَبِیْ قَتَادَۃَ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | اصابہ |
| ٤٠٦ | وَسَیِّدِنَا | اَبِیْ قَیْسٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ٤٠٧ | وَسَیِّدِنَا | اَبِیْ کَبْشَۃَ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤٠٨ | وَسَیِّدِنَا | اَبِیْ لُبَابَۃَ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | بخاری وسیرۃ ابن ہشام |
| ٤٠٩ | وَسَیِّدِنَا | اَبِیْ مَخْشِیٍّ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤١٠ | وَسَیِّدِنَا | اَبِیْ مَرْثَدٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ٤١١ | وَسَیِّدِنَا | اَبِیْ مَسْعُوْدٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | بخاری |
| ٤١٢ | وَسَیِّدِنَا | اَبِیْ مُلَیْلٍ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | سیرۃ ابن ہشام |
| ٤١٣ | وَسَیِّدِنَا | اَبِی الْمُنْذِرِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ٤١٤ | وَسَیِّدِنَا | اَبِی الْھَیْثَمِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |
| ٤١٥ | وَسَیِّدِنَا | اَبِی الْیَسَرِ | رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | 〃 |

وَرِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ وَعَلٰی سَآئِرِ الصَّحَابَۃِ اَجْمَعِیْنَ

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَنْ تَجْعَلَنِىْ فِىْ حِمَاكَ الَّذِىْ لَا يُرَامُ وَجِوَارِكَ الَّذِىْ لَا يُخْفَرُ وَلَا

تو کر دے مجھے اپنی اس حمایت میں جو نہیں زائل کی جاتی اور اس پڑوس میں جس کو نہیں خراب کیا جاتا اور نہ

يُضَامُ وَوِقَايَتِكَ الْكَافِيَةِ الَّتِىْ لَا تُدْرَكُ وَسِتْرِكَ الضَّافِى

ظلم کیا جاتا ہے اور اپنی اس کافی حفاظت میں جس کا ادراک نہیں کیا جا سکتا اور اپنے اس کامل پردے میں

الَّذِىْ لَا يُهْتَكُ وَحِصْنِكَ الشَّامِخِ الْمَنِيْعِ وَوَدَائِعِكَ الْمَصُوْنَةِ

جس کو نہیں چاک کیا جاتا اور اپنی اس بلند حفاظت میں جو روکنے والی ہے اور اپنی ان محفوظ امانتوں میں

الَّتِىْ لَا تَضِيْعُ وَاَنْ تَضْرِبَ عَلَيَّ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ

جو کہ نہیں ضائع ہوتیں اور تو میرے اوپر اپنی حفاظت اور عنایت کے پردے لٹکا دے

وَتُرَدِّيَنِىْ بِكَنَفِكَ وَكِلَايَتِكَ وَرِعَايَتِكَ وَاَنْ تَحْبِسَ عَنِّىْ شَرَّ

اور رکھ تو مجھے اپنے سایہ اور اپنی حفاظت میں اور تو روک لے مجھ سے

الْاَشْرَارِ وَتُحَجِّبَنِىْ بِنُوْرِ عَظَمَتِكَ مِنَ الظُّلْمَةِ وَالْفُجَّارِ وَ

برائیوں کو اور اپنی عظمت کے نور کے صدقے سے مجھے محجوب رکھ ظلمت اور بدکاری سے اور

اَنْ تُعْقِدَ عَنِّىْ كُلَّ لِسَانٍ نَاطِقٍ بِشَرٍّ وَتَرُدَّ عَنِّىْ كُلَّ سَهْمٍ

ہر برائی کی زبان کو گرہ لگا دے اور ہر نقصان پہنچانے والے تیر کو

رَامٍ بِضَرٍّ وَاَنْ تُعْمِىَ كُلَّ بَصَرٍ اِلَيَّ بِالْحَسَدِ رَامِقٍ وَكُلَّ

مجھ سے پھیر دے اور ہر حسد سے میری طرف دیکھنے والی آنکھ کو اندھا کر دے اور ہر

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

قَلْبٍ لِّيْ بِالْعَدَاوَةِ خَافِقٍ وَاَنْ تَقْهَرَ مَنْ يُّرِيْدُ قَهْرِيْ قَهْرًا
مجھ سے دشمنی رکھنے والے دل کو بے چین کر دے اور مجھ پر قہر کرنے والے کو مقہور کر دے

وَتَمْنَعُهُ الرَّاحَةَ وَتُضَيِّقَ عَلَيْهِ فَسِيْحَ الْاَرْضِ وَوَاسِعَ
اور منع کر دے اس کو راحت اور تنگ ہو جائے اس کے اوپر فراخی زمین کی اور وسعت

الْاَقْطَارِ وَاَنْ تُخْرِجَ كُلَّ مُؤْذٍ لِّيْ عَنْ دَائِرَةِ الْحِلْمِ وَاللُّطْفِ وَ
اطراف کی اور نکالا جائے ہر موذی میرے لئے حلم اور لطف اور

الْمَهْلِ وَتَغُلَّ اَيْدِيْ اَعْدَائِيْ وَتَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَلَا
آہستگی کے دائرے سے اور میرے دشمنوں کے ہاتھوں میں طوق باندھے جائیں اور ان کے دلوں کو جکڑا جائے اور

تُبَلِّغَهُمُ الْاَمَلَ وَاَنْ تَكْفِيَنِيْ كُلَّ بَاغٍ وَشَامِتٍ وَتَكُوْنَ لِيْ
ان کی امیدیں نہ پوری ہوں اور تو کافی ہو مجھے میرے ہر باغی اور دشمن سے اور ہو جائے تو میرے لئے

عِوَضًا عَنْ كُلِّ هَالِكٍ وَفَائِتٍ وَاَنْ تَعْصِمَنِيْ مِنْ شُرُوْرِ الْفِتَنِ
عوض ہر ہلاکت اور فوت سے اور تو حفاظت کر میری فتنوں اور برائیوں

وَالْاَنْكَادِ۔ وَاَنْ تُنَقِّيَ قَلْبِيْ مِنَ الْحَسَدِ وَالْاَحْقَادِ وَالْاَحِنِ وَاَنْ
کے شر سے اور صاف کر میرے دل کو حسد اور کینوں سے اور لے جا تو برائیوں

تُذْهِبَ مِنَ السُّوْءِ مَا خَلْفِيْ وَاَمَامِيْ وَتُبَلِّغَنِيْ فِي الدَّارَيْنِ
کو اور یہ کہ لے جا تو مجھ سے برائی میرے آگے اور میرے پیچھے سے اور مجھے پہنچا دے میرے دونوں جہانوں

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ○ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

اَقْصَا مَرَامِىْ وَاَنْ تُخْفِيَنِىْ بِاَلْطَافِكَ الْخَفِيَّةِ فِىْ قَوَاسِرِ الْاَقْضِيَةِ

کے انتہائی مقصود تک اور چھپا دے مجھے اپنے الطاف خفیہ میں اور قضا و قدر کے تمام

وَنَوَازِلِ الْاَقْدَارِ وَتُصْحِبَنِىْ بِمَعِيَّتِكَ الْخَفِيَّةِ فِىْ سَائِرِ

اور میرا مصاحب ہو جا مخفی امور میں

التَّقَلُّبَاتِ وَالْاَطْوَارِ فِىْ لَيْلِىْ وَنَهَارِىْ وَظَعْنِىْ وَاَسْفَارِىْ وَ

اور دن رات کے اختلاف میں اور سفر و حضر میں اور

نَوْمِىْ وَقَرَارِىْ وَعَلَانِيَتِىْ وَاَسْرَارِىْ - اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِهِمْ

نیند میں اور قرار میں اور خلوت و جلوت میں اے اللہ اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بسبب

اَنْ تُجَوِّزَ عَلَىَّ بِعَفْوِكَ الشَّامِلِ لِكُلِّ جَانٍ وَعُقُوْقٍ وَبِرِّكَ

اپنے غموں کے کہ تو میرے اوپر درگزر فرما بسبب اپنے اس عفو کے جو شامل ہے واسطے تمام حد سے بڑھنے والوں اور نافرمانی

الْمُتَنَاوِلِ كُلَّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَلَا حَقَّ عَلَيْكَ لِمَخْلُوْقٍ وَاَنْ تُغْنِيَنِىْ

کرنے والوں کو اور بسبب اپنے اس کرم کے جو شامل ہے ہر نیک و فاجر کو اور نہیں واجب ہے کسی مخلوق کا کوئی حق اور میں سوال کرتا ہوں

عَمَّنْ سِوَاكَ وَتَمُدَّ عَيْشِىْ مَدًّا وَتُمَهِّدَ لِىْ فِىْ قُلُوْبِ عِبَادِكَ

کہ تو مجھے بے پرواہ کر دے اپنے ماسوا سے اور میری گذران کو دراز کر دے اور پیدا کر دے اپنے مومن بندوں کے دلوں میں

الْمُؤْمِنِيْنَ وُدًّا وَاَنْ تَقْضِىَ عَنِّىَ الْحُقُوْقَ وَالدَّيْنَ وَلَا تَكِلْنِىْ

میرے لئے محبت اور ادا کر دے میری طرف سے تمام حقوق اور قرضہ جات کو اور مجھے میرے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَتُطَیِّبَ لِیْ كَسْبِیْ

نفس پر ایک لمحہ کے لئے نہ چھوڑ اور بخش دے میرے گناہوں کو اور میرے کسب کو پاک کر دے

وَاَنْ تُقِیْلَ عَثَرَاتِیْ وَتَتَقَبَّلَ اَعْمَالِیْ وَحَسَنَاتِیْ وَاَنْ تُخْرِجَنِیْ

اور میری لغزشوں سے درگزر فرما اور میرے اعمال وصفات کو قبول فرما اور مجھے اور

وَذُرِّیَّتِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَتَحُوْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمَعَاصِیْ

میری اولاد کو ظلمات سے نکال کر روشنی کی طرف لے جا اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان

بِاَعْظَمِ جُنَّۃٍ وَاَحْصَنِ سُوْرٍ وَاَنْ تَجْعَلَ الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰی

عظیم ڈھال کو حائل کر دے اور قلعہ جیسی دیوار اور اسلام کو میری رضا کا منتہا

رِضَائِیْ وَتُحَیِّیَنِیْ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً مُعَافًا فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ لَا اٰئِسًا

کر دے اور مبارک بنا دے میرے لئے پاکیزہ حیات میرے دین اور میری دنیا میں اور مجھے ناامید

مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَلَا مُقَنَّطًا مِنْ عَفْوِكَ وَرَاْفَتِكَ وَاَنْ

نہ کر اپنے فضل اور رحمت سے اور مایوس نہ کر اپنی مغفرت اور شفقت سے اور

تَصْرِفَ عَنِّیْ مَا یُمَازِجُ كُلِّیَّتِیْ مِنَ الظُّلْمِ وَالْاَغْیَارِ وَتَجْبُرَ

پھیر دے مجھ سے اس چیز کو جو چھوتی ہے مجھے ظلم اور دشمنوں سے اور جوڑ دے

قَلْبِیَ الْكَسِیْرَ بِالظَّفَرِ وَالْاِنْتِصَارِ وَاَنْ تَرْزُقَنِیَ الْاِنَابَۃَ وَ

میرے ٹوٹے ہوئے دل کو کامیابی اور مدد سے اور مجھے حسن یقین اور

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

حُسْنَ الْيَقِيْنِ وَتُرِيَنِىَ الدُّنْيَا كَمَآ اَرَيْتَهَا عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ

رجوع عطا فرما اور مجھے دنیا اس طرح دکھا جیسا تونے اس دنیا کو سارے اپنے نیک بندوں کو دکھایا

وَاَنْ تُوْصِلَ بِفَضْلِكَ حَبْلَ اِنْقِطَاعِىْ وَتُطِيْلَ بِطُوْلِكَ قِصَرَ

اور تو پہنچا اپنے فضل سے میرے انقطاع کے وقت میں اور لمبا کر دے میرے طول کی کوتاہی کو

بَاعِىْ وَتُزِيْلَ طِبَاعِىْ وَاَنْ تُوْقِظَ مِنِّىْ فَوَاتِرَ الْهِمَمِ وَاَنْ

اپنے طول کے سبب سے اور فنا کر دے میری طبیعت کو اور دور کر دے مجھ سے افکار کی پریشانیوں کو اور جاری

تُرْسِلَ فِىْ خَشْيَتِكَ مِنْ عَبَرَاتِىْ لَوَاقِحَ الدِّيَمِ وَاَنْ تُبِيْحَ لِىْ

کر دے اپنے خوف سے میرے آنسو متواتر بارش جیسے اور میرے لئے

جَلِيْلَ الْمَطَالِبِ وَتُحْسِنَ لِىَ الْخَوَاتِيْمَ وَالْعَوَاقِبَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى

مشکل معاملات کو مباح کر دے اور میرے خاتمہ اور میری عاقبت کو بہتر بنادے اور رحمت نازل فرما اے اللہ اپنے

خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ

حبیب پاک پر اور ان کی آل پر اور صحابہؓ پر ہم تجھ سے رحمت مانگتے

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ يَا ذَا النُّوْرِ الْمُبِيْنِ

ہیں اے ارحم الراحمین اے اللہ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے صاحب نورِ مبین

اَنْ تُمِدَّنِىْ وَوَالِدَىَّ وَذُرِّيَّتِىْ وَمَشَائِخِىْ وَالْمُحِبِّيْنَ

تو مدد فرما میری اور میرے والدین کی اور میری اولاد کی اور میرے استادوں کی اور دوستوں کی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

بِاِمْدَادِ السَّادَةِ الْبَدْرِيِّيْنَ اَيُّهَا السَّادَةُ الْكِرَامُ اَمِدُّوْنِىْ

ساتھ بدر کے بزرگوں کی امداد کے اے سادات کرام میری مدد کیجئے

بِنَفْحَةٍ وَاَسْعِدُوْنِىْ بِلَمْحَةٍ وَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ وَاَيِّدُوْنِىْ

ایک سانس میں اور میری موافقت کیجئے ایک لمحہ میں اور میری مدد کیجئے ساتھ قوت کے اور مجھے طاقت دیجئے

وَاَغِيْثُوْنِىْ بِنَظْرَةٍ تَدْفَعُ عَنِّىْ كُلَّ بَغْىٍ وَّكَيْدٍ فَاِنْ لَّمْ اَكُنْ

اور میری فریادرسی کیجئے ساتھ اپنی نظر کے جو مجھ سے دور کردے ہر بغاوت اور مکر کو

اَيُّهَا السَّادَةُ اَهْلًا لِذٰلِكَ فَجِئْنَا بِكُمْ لِلْاِعْضَادِ وَالسَّمَاحِ

اور اے سادات کرام اگر میں اس مدد کا اہل نہ ہوں پس ہم حاضر ہوئے ہیں آپکے پاس طاقت حاصل کرنے کیلئے

اَهْلٌ وَّاِنْ كَانَتْ اَعْمَالِىْ وَعِرَّةَ الْمَسَالِكِ فَحِمَاكُمْ

آپ کی سخاوت کی بنا پر اور اگرچہ میرے اعمال اس قابل نہیں ہیں مگر آپ کی حفاظت میں

لِلْقَاصِدِيْنَ رَحْبٌ وَّسَهْلٌ. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ شَفَاعَتَهُمْ وَ

قاصدین کے لئے وسعت اور سہولت ہے۔ اے اللہ مجھے ان بزرگوں کی شفاعت عطا فرما اور

اَوْصِلْ اِلَىَّ مِنْ فُيُوْضَاتِهِمْ وَفُتُوْحَاتِهِمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

مجھ تک ان کے فیوضات اور فتوحات پہنچا دے۔ ہم تجھ سے رحمت مانگتے ہیں اے

الرّٰحِمِيْنَ ؕ

رحم کرنے والے

احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہٗ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

# وظیفہ اسمائے اصحاب کہف

اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ یَمْلِیْخَا
اے اللہ یملیخا

مَكْسَلْمِیْنَا كَشْفُوْطَطَ
مکسلمینا کشفوطط

كَشَا فَطْیُوْنَسْ تَبْیُوْنَسْ
کشا فطیونس تبیونس

اٰذَرْ فَطْیُوْنَسْ یُوَانِسْ
آذر فطیونس یوانس

بُوْسْ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِیْرُ
یوس کی حرمت سے اور ان کا کتا (جس کا نام) قطمیر ہے

وَعَلَى اللهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ
اور اللہ تعالٰے تک پہنچتی ہے سیدھی راہ

وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ
اور بعض راستے ٹیڑھے ہیں اور اگر وہ (اللہ) چاہے

لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ
تو تم سب کو ہدایت دیدے

منقول از بیاض محمدی مولانا الشیخ محمد محدث التھانوی رح صفحہ ۳۰

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

# شَجَرۂ طَیِّبَہ

قادریہ ○ مجدّدیہ ○ غفوریہ

رحیمیہ ○ کریمیہ ○ امیریہ

یارحیما رحم کر مجھ پر ز حرمت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

ہم زِ حرمت شہِ مردانِ علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہٗ

اور حسنِ بصریؒ خیرُ التّابعیں کے فیض سے

اور حبیبؒ عجمی کی برکت سے خدایا دلکشا!

خواجہ داؤد طائیؒ، حضرتِ معروف کرخؒ

ہر دو شاہِ دیں کی برکت سے غفور، اغفر خطا!

رَبَّنَا

تَقَبَّلۡ مِنَّا

اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

خواجۂ عبداللہؒ سری سقطیؒ اور حضرت جنیدؒ
بندۂ حق شیخ شبلیؒ کی دعا سے یا خدا

حبِّ ایمانی عطا کر اور راہِ توحید نیز
عبدِ واحدؒ کے سبب سے یا احد دکھلا سدا

بوالفرح طرطوسیؒ کی برکت سے دے فرحت قدیم
بوالحسن ہنکاریؒ کی حرمت سے دے حسنہ مرا

دو جہاں کی دے سعادت از طفیل بوسعیدؒ
محیِ دیں محبوب سبحانیؒ کی حرمت سے حیا!

از طفیلِ بندۂ رزاقؒ دے روزی حلال
شرف دے برکت سے شرف الدینؒ کی اے مالک مرا

عبدوہابؒ اور بہاؤالدینؒ اور سید عقیلؒ
ان کی عزت سے کریما عقلِ کامل کر عطا!

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

دینداری کو مری دے روشنی آفاق ہیں !

از طفیلِ شمس دیںؒ صحرائی با صدق و صفا!

دے گدائی اپنے گھر کی اے غنی و بے نیاز

از سعی شاہ گدا رحماںؒ امامِ اتقیا !

بو الحسنؒ اور شمس دیںؒ عارف کی برکت سے اِلٰہ

اہلِ عرفاں میں جگہ دے مجھ کو تو روزِ جزا

فضل کر مجھ پر طفیل شاہ گدا رحمانؒ کے

وازطفیلِ آں فضیلِؒ صاحبِ جود و سخا

دے کمال اور بادشاہی دین کی مالک مرے

از طفیلِ شاہ کمالؒ و شاہ سکندرؒ باوفا

خواجۂ احمد مجددؒ کے لئے اے ذی الکرم

ہر ولایت اور مقام اور حال کر مجھ کو عطا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

آدمیّت مجھ کو دے از برکتِ آدمؒ شریف!

اور محبّت دے نبیؐ کی از حبیبِ کبریا

از طفیلِ شاہ یارؒ و مومنِ گکریؒ ولی

مجھ کو بھی ایماں عطا کر ہمچو ایماں اولیاء

دے مجھے صدیقیتؓ کا مرتبہ اے اَصدقا!

از کرم بشوانڑیؒ صدّیق آں صاحب وَلا

حفظ دے شرعی حدودوں کا مجھے یا حافظا!

از سعی حافظ محمدؒ باکمال و مقتدا

مجھ کو بھی مقبول کرنا از کرم حضرت شعیبؒ

واز کرم عبد الغفورؒ قُطبِ عالم رہنما!

خادمی عبد الرحیمؒ اہلِ حکومت ہیں رحیم!

کردے اس احقر جہاں کو اتقیاء کا پیشوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

خادمی عبد الکریمؒ اہلِ حکومت میں کریم
کر دے اس احقر جہاں کو اتقیاء کا پیشوا
یا کریما از طفیل سیّدِ میر الحسنؒ
ہو عطا عین الفقر کا جامۂ صدق و صفا
واز طفیلِ جملہ مستانِ مئے عرفاں بدہ
من کمینہ را یکے جرعۂ جامِ دل کشا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

۱۲۳۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## هٰذه السّلسلة المُبارکة

## القادریّة الجُنیدیّة الغفوریّة الرّحیمیّة الکریمیّة

فیض یافت حقیر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

از

حضرت سرکار پیرو مُرشد شاہِ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن صاحب سہارنپوری قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشاں از حضرۃ قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیرپوری قدّس اللہ سرّہ العزیز

واوشاں از حضرۃ عارف مدقق وماہر محقّق معدن اسرار ومخزن انوار مقبول بارگاہ الہ حاجی عبد الرّحیم شاہ السرساوی السہارنپوری قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشاں از حضرۃ کثیر البرکۃ قطب الخافقین ہادی الثقلین شیخ عبد الغفور صاحب صواتی سلّمہ اللہ الشکور قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشاں از حضرۃ قدوہ عارفاں آفتاب سپہر علم الیقین شیخ کریم الدین محمّد شعیب صاحب تورڈھیری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشاں از حضرۃ شیخ حافظ مُحمّد صاحب رشغری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشاں از حضرۃ شیخ مُحمّد صدیق بشوانڑی قدس اللہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

و اوشان از حضرة شیخ جُنید صاحب پشاوری قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ احمد ملتانی صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ شاہ عالم صاحب دھلوی قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ شاہ منوّر صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ شاہ دولہ صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة سیّد السادات قطب ربّانی محبُوب سُبحانی غوث الثقلین سیّد محی الدین ابو مُحمّد عبد القادر صاحب جیلانی قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ ابوسعید مبارك صاحب مخزومی قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ ابوالحسن علی صاحب الھنکاری قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ ابوالفرح صاحب طرطوسی قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ شبلی (ابوبکر عبد اللہ شبلی) صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ سیّد الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ عبد اللہ سرّی سقطی صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ المشائخ معروف کرخی صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ داؤد طائی صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

و اوشان از حضرۃ شیخ حبیب عجمی صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ خیر التابعین شیخ حسن بصری صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شاہ نجف امیر المومنین اسد اللّٰہ الغالب علی المرتضیٰ ابن ابی طالب کرّم اللّٰہ وجہہ

و اوشان از حضرۃ سید الکونین رسول الثقلین احمد مجتبیٰ مُحمّد مُصطفیٰ صلوات اللّٰہ و سلامہ علیہ و علیٰ اٰلہٖ و اصحابہٖ و اتباعہٖ اجمعین الیٰ یوم الدّین

○

نیز نسبت حضرۃ معروف کرخی رحمۃ اللّٰہ علیہ بہ علی موسیٰ رضاؒ از امام موسیٰ کاظمؒ از امام جعفر صادقؒ از امام قاسم بن مُحمّدؒ از سلمان فارسیؓ از ابوبکر صدّیق رضی اللّٰہ تعالیٰ علیہم اجمعین میرسد

نیز نسبت حضرۃ حسن بصری از حضرۃ انس خادم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم می رسد۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## هٰذه السّلسلة المباركة

## القادريّة المعصُوميّة الغفوريّة الرّحيميّة الكريميّة

فیض یافت — احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

از — حضرۃ سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن صاحب سہارنپوری — قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری — قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ عارف مدقّق و ماہر محقّق معدن اسرار و مخزن انوار مقبول بارگاہ الٰہ حاجی عبد الرّحیم شاہ صاحب السرساوی السہارنپوری — قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ کثیر البرکۃ قطب الخافقین ہادی الثقلین شیخ عبد الغفور صاحب شرف اللّٰہ بفیضہٖ اہل الدہور بطول بقائہ — قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ شیخ مُحمّد شعیب صاحب — قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ شیخ حافظ مُحمّد صاحب — قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ شیخ مُحمّد صدّیق صاحب — قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

و اوشان از حضرة شیخ جُنید پشاوری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ مُحمّد معصوم صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ حاجی سید صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ خیر اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ غیاث الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ عبد الرزاق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ سیّد زین الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ سیّد مستان صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ یٰسین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ سیّد جلال صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ بہاء الدّین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ عبد اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ احمد صاحب مُلتانی قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ احمد مستان صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ المشائخ سیّد عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ ابوسعید مبارک صاحب مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ ابو الحسن علی صاحب ہنکاری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ ابو الفرح صاحب طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

و اوشان از حضرۃ شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز
تمیمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ شبلی (ابوبکر عبد اللہ شبلی) صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ سیّد الطائفہ ابو القاسم جُنید
بغدادی صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ عبد اللہ سرّی سقطی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ المشائخ معروف کرخی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ داؤد طائی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ حبیب عجمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ خیر التابعین شیخ حسن بصری صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شاہ نجف امیر المومنین اسد اللہ الغالب
علی المُرتضیٰ بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ
و اوشان از حضرۃ سیّد الکونین رسول الثّقلین احمد مجتبیٰ
مُحمّد مُصطفیٰ صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علیٰ
اٰلہٖ و اصحابہٖ و اتباعہٖ اجمعین الیٰ یوم الدّین

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

۱۲۴۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ھٰذہ السّلسلۃ المُبارکۃ

القادریّۃ المُجدّدیّۃ المومنیّۃ الغفوریّۃ الرّحیمیّۃ الکریمیّۃ

| | | |
|---|---|---|
| فیض یافت | احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ | |
| از | حضرۃ سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن صاحب سہارنپوری | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از | حضرۃ قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از | حضرۃ عارف مدقق و ماہر محقّق معدن اسرار و مخزن انوار مقبول بارگاہ الٰہ حاجی عبد الرّحیم شاہ صاحب السّرساوی السّہارنپوری | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از | حضرۃ کثیر البرکت قطب الخافقین ہادی الثقلین شیخ عبد الغفور صاحب سلمہ الشکور | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از | حضرۃ شیخ مُحمّد شعیب صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از | حضرۃ شیخ حافظ مُحمّد صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از | حضرۃ شیخ مُحمّد صدّیق صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از | حضرۃ شیخ مومن ککری صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

و اوشان از حضرۃ شیخ شاہ باز پشاوری صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ حبیب پشاوری صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ سیّد آدم شریف الحسینی بنوری صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ احمد کابلی سرہندی فاروقی مُجدّد الف ثانی قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ شاہ سکندر ابن عماد صاحب کیتھلی قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ جد خویش شیخ شاہ کمال صاحب کیتھلی قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ شاہ فُضَیل صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ سیّد شمس الدّین صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شاہ گدا رحمٰن بن محبوب علی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ خواجہ شمس الدّین عارف صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ خواجہ ابو الحسن صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ سیّد گدا رحمٰن ابن ابی الحسن قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ سیّد شمس الدین صحرائی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ سیّد عقیل صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ سیّد بہاء الدین صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرت سیّد شرف الدّین قتال صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ سیّد السادات سیّد عبد الرزّاق صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

و اوشان از حضرۃ پدرِ خود غوث اعظم جیلانی قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ ابوسعید مبارک مخزومی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ ابو الحسن علی الهنکاری صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ ابو الفرح طرطوسی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ ابو الفضل صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ عبد الواحد ابن عبد العزیز تمیمی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ ابوبکر عبد اللہ شبلی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ سیّد الطّائفہ ابو القاسم جُنید صاحب بغدادی قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ عبد اللہ سری سقطی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ المشائخ معروف کرخی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ داؤد طائی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ حبیب عجمی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ خیر التّابعین شیخ حسن بصری صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شاہ نجف امیر المومنین اسد اللہ الغالب
علی المرتضیٰ ابن ابی طالب کرم اللہ وجهه
و اوشان از حضرۃ سیّد الکونین رسول الثقلین احمد مُجتبیٰ مُحمّد مُصطفیٰ
صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ واتباعہ اجمعین
الی یوم الدین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

## هٰذه السّلسلة المُبارکة

## القادریّة المُجدّدیّة الغفوریّة الرّحیمیّة الکریمیّة

فیض یافت احقر برکت علی لودیانوی عفی عنه

از حضرۃ سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن صاحب سہارنپوری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ عارف مدقّق و ماہر محقّق معدن اسرار و مخزنِ انوار مقبول بارگاہ الٰہ حاجی عبد الرّحیم شاہ صاحب السّرساوی السہارنپوری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ کثیر البرکت قطب الخافقین ہادی الثقلین عبد الغفور افاض علی رؤسنا الشکور الفضل و الرّحمۃ قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ مُحمّد شعیب صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ حافظ مُحمّد صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ محمّد صدّیق صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ اخوند محمّد شاہ سدومی صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

| | |
|---|---|
| و اوشان از حضرة شیخ محمّد نعیم صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة شیخ مامون یوسف زئی صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة شیخ بہادر کوہاٹی صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة سیّد آدم بنوری صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة شیخ احمد کابلی سرہندی فاروقی مجدّد الف ثانی صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة شاہ سکندر ابن عماد صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة جدّ خویش شیخ شاہ کمال صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة شیخ شاہ فضیل صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة سیّد شمس الدّین صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة گدا رحمٰن بن محبوب علی صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة شیخ خواجہ شمس الدین عارف صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة شیخ خواجہ ابو الحسن صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة شیخ سیّد گدا رحمٰن ابن ابی الحسن صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة سیّد شمس الدین صحرائی صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة سیّد عقیل صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة سیّد بہاء الدّین صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |
| و اوشان از حضرة سیّد شرف الدین قتال صاحب | قدّس اللہ سرّہ العزیز |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

و اوشان از حضرة سیّد السّادات سیّد عبد الرّزاق صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرة غوث الاعظم عبد القادر جیلانی صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرة پدر خود سیّد السّادات سیّد ابو صالح صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرة پدر خود سیّد موسیٰ جنگی دوست صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرة پدر خود سیّد عبد اللّٰہ صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرة پدر خود سیّد یحیٰی زاہد صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرة پدر خود سیّد موسیٰ مورث صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرة پدر خود سیّد داؤد مورث صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرة پدر خود سیّد موسیٰ جون صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرة پدر خود سیّد عبد اللّٰہ المحض صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرة پدر خود سیّد السّادات جامع البرکات
حسن مثنیٰ صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرة پدر خود امام المومنین قدوة المتّقین
امام حسن رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ
و اوشان از حضرة پدر خود امام الہدیٰ امیر المومنین علی المرتضیٰ
کرم اللّٰہ وجہہ
و از حضرة مادر خود سیّدة النّسا فاطمة الزّہرا رضی اللّٰہ
تعالیٰ عنہا ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

و اوشان از شیخ خود و پدر خود سیّد المرسلین خاتم النّبیین
شفیع المذنبین احمد مُجتبیٰ مُحمّد مصطفیٰ صلوات
اللہ وسلامہ و رحمۃ و محبتہ و اسباغ اکمل انعامہ
علیہ وعلیٰ اصحابہٖ و اہل بیتہٖ و اتباعہٖ و مشائخنا
اجمعین الیٰ یوم الدین آمین یا ربّ العٰلمین

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمين آمين آمين يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَةَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# اوراد طریقہ قادریّہ جنیدیّہ غفوریّہ

زاد اللہ لنا الی یوم القیام

سبق اوّل : نفی و اثبات لا الٰہ الاّ اللہ ذکر ناسوتی را گویند، مقامِ ناسوت شریعت موجودات عالم حسّی را گویند۔

سبق دوم : اثبات الاّ اللہ ذکر ملکوتی را گویند مقام ملکوت طریقت موجودات معنوی را گویند۔

سبق سوم : مراقبہ تصور مرشد کردہ با حبس نفس دل را نگاہ کردہ اسمِ ذات اللہ را بخواند کہ در مراقبہ کشایشِ باطنی بسیار می باشد

سبق چہارم : اسم ذات اللہ جبروتی را گویند۔ مقامِ جبروت حقیقت بالقوۃ را گویند۔

سبق پنجم : ھُو ذکر ناسوتی را گویند۔ مقامِ لاہوت معرفتِ ذات را گویند۔

سبق ششم : اَللہ ھُو ذکرِ عروج را گویند

سبق ہفتم : ھُوَ اللہ ذکرِ نزول را گویند

سبق ہشتم : انت الھادی انت الحق لیس الھادی الاّھو ذکر عجز و انکساری را گویند، زیرا کہ خدائے تعالےٰ ہادی مطلق می باشد۔

سبق نہم : درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ۔

بعد اتمام سبقہا ہر روز ہر سبق ہزار ہزار بار بخواند و دیگر ہر قدر کہ تواند نفی اثبات بخواند، نفی و اثبات را طالب علم دوازدہ ہزار بار بخواند و متوسط سی ہزار بار بخواند و شیخ کامل ہفتاد ہزار بار بخواند۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## اورادِ طریقہ قادریہ جنیدیہ غفوریہ

سبقِ اوّل : نفی و اثبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو ذکرِ ناسُوتی کہتے ہیں۔ مقامِ ناسُوت، شریعت موجودات عالمِ حسّی کو کہتے ہیں۔

سبقِ دوم : اثبات اِلَّا اللّٰهُ کو ذکرِ ملکوتی کہتے ہیں۔ مقامِ لاہوت، طریقت موجودات معنوی کو کہتے ہیں۔

سبقِ سوم : مراقبۂ تصوّرِ مرشد کرکے حبسِ دم کے ساتھ دل کی طرف متوجہ ہو کر اسمِ ذات "اللّٰه" کا ذکر کریں کہ مراقبے میں کشائشِ باطنی زیادہ ہوتی ہے۔

سبقِ چہارم : اسمِ ذات "اللّٰه" کو ذکرِ جبروتی کہتے ہیں۔ مقامِ جبروت، حقیقت بالقوۃ کو کہتے ہیں۔

سبقِ پنجم : ھُوْ کو ذکرِ ناسُوتی کہتے ہیں۔ مقامِ لاہوت، معرفتِ ذات کو کہتے ہیں۔

سبقِ ششم : "اللّٰه ھُوْ" کو ذکرِ عروج کہتے ہیں۔

سبقِ ہفتم : "ھُوَ اللّٰه" کو ذکرِ نزول کہتے ہیں۔

سبقِ ہشتم : اَنْتَ الهادی انت الحق لیس الهادی الّا ھو کو ذکرِ عجز و انکساری کہتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہادئ مطلق ہے۔

سبقِ نہم : دُرودشریف، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

تمام اسباق کے اختتام کے بعد ہر روز ہر سبق ہزار ہزار مرتبہ پڑھے اور دیگر جس قدر ہوسکے، ذکرِ نفی و اثبات کرے۔ نفی و اثبات کو طالبِ علم بارہ ہزار بار پڑھے اور متوسط تیس ہزار بار اور شیخِ کامل ستّر ہزار مرتبہ پڑھے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ھٰذہ السّلسلۃ المُبارکۃ

## نقشبندیّہ مُجدّدیّہ غفوریّہ رحیمیّہ کریمیّہ امیریّہ

فیض یافت احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

از - سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیرالحسن صاحب سہارنپوری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرت قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیرپوری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرت عارف مدقّق و ماہر مُحقّق معدن اسرار و مخزن انوار مقبول بارگاہ الہ حاجی عبد الرحیم شاہ صاحب السرساوی السہارنپوری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرت شاہباز بلندپرواز روح ملکوت سرور سرفراز بارگاہ والاجبرُوت فانی رضا و محو لقائے خالق حی وسما قطب العالم الغوث المکرم الشیخ عبد الغفور صوات بُنیری مدّ اللّٰہ ظلال جلال السّرمدی قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرت قطب الاقطاب وغوث الاغواث شیخ کریم الدین مُحمّد شعیب نوڈیری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ حافظ مُحمّد صاحب اشنغری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

و اوشان از حضرت شیخ مُحمّد صدّیق[1] بشوانڑی صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرت شیخ مُحمّد شاہ صاحب سدومی — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرت شیخ مُحمّد مامون شاہ صاحب یوسف زئی — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرت شیخ بہادر صاحب کوہاٹی — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرت شیخ سیّد آدم بنوری صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرت امام ربّانی شیخ احمد[2] مجدد الف ثانی کابلی سرهندی صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرت خواجہ مُحمّد باقی[3] باللہ صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرت مولانا خواجہ خواجگی مُحمّد امکنگی[4] صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرت پدرِ خود خواجہ درویش مُحمّد صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از حضرت خال خود مولانا خواجہ مُحمّد زاہد ولی صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز

---

[1] حضرت شیخ محمد صدّیق بشوانڑی صاحبؒ را نیز خلافت از حضرت شیخ مومن گکروی صاحب است و اوشان را از حضرت شیخ شاہباز صاحبؒ و اوشان را از حضرت شیخ جبیب صاحب پشاوریؒ و اوشان را از حضرت شیخ فریدالدین ابن بنیجو صاحبؒ و اوشان را از حضرت شیخ آدم الحُسینی بنوری صاحبؒ۔

[2] حضرت مُجدّد الف ثانیؒ را خلافت نیز از حضرت شیخ عبدُ الرحمٰن صاحبؒ و اوشان را از حضرت شیخ حافظ سُلطان صاحبؒ و اوشان را از حضرت شیخ محمود صاحبؒ و اوشان را از حضرت شیخ سعید صاحبؒ و اوشان را از حضرت ابوبکر الصدّیق امام الصدّیقین رضی اللہ عنہ۔

[3] حضرت خواجہ باقی باللہ بطریق اویسیہ فیض از رُوح حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ یافتند

[4] حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ نیز از حضرت شیخ محمد قاضی صاحبؒ و اوشان از حضرت مولانا یعقوب چرخی صاحبؒ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

و اوشان از حضرت خواجہ عبید اللہ احرار صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت مولانا یعقوب چرخی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خواجہ علاء الدّین عطّار صاحب[1] قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت سیّد بہاء الدین[2] محمّد نقشبند بخاری صاحب[3] قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت سیّد میر کلال صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خواجہ محمّد بابا سماسی صاحب[3] قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خواجہ محمّد عارف صاحب ریوگری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

---

لہ[1] ایضاً حضرت خواجہ علاء الدّین عطّار از حضرت خواجہ مُحمّد پارسا صاحبؒ و اوشان از حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند صاحب و اوشان از حضرت خواجہ محمد بابا سماسی صاحبؒ۔

لہ[2] حضرت خواجہ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ بطریقِ اویسیہ فیض از رُوح مطہر خواجہ عبد الخالق غجدوانی یافتند

لہ[3] حضرت خواجہ نقشبندؒ نیز از حضرت بابا سماسیؒ۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

و اوشان از حضرت خواجہ ابو علی فارمدی[1] صاحب[2] — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت امام ابوالقاسم قشیری صاحب — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ ابو علی دقاق صاحب — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرات شیخین ابو القاسم صاحب نصرآبادی — قدس اللہ سرہ العزیز

و ابو الحسن صاحب حضرمی

و اوشان از حضرت شیخ ابوبکر شبلی — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت سید الطائفہ ابو القاسم جُنید بغدادی — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خال خود عبد اللہ سری ابن مغلس سقطی — قدس اللہ سرہ العزیز

---

[1] حضرت خواجہ ابو علیؒ فارمدی نیز از حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ و اوشان از حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ و اوشان از حضرت امام جعفر صادق صاحبؒ و اوشان از حضرت امام قاسمؓ بن محمد بن ابی بکرؓ و اوشان از حضرت سلمان فارسیؓ و اوشان از حضرت سیدنا ابوبکرؓ و اوشان از حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

[2] حضرت خواجہ ابو علی فارمدیؒ نیز از حضرت ابوالقاسم گرگانی صاحبؒ و اوشان نیز از عثمان مغربی صاحبؒ و اوشان از حضرت شیخ ابو علی کاتب صاحبؒ و اوشان از حضرت ابو علی رودباری صاحبؒ و اوشان از حضرت سید الطائفہ ابو القاسم جُنید بغدادیؒ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

و اوشان از حضرت شیخ المشائخ معروف[له] کرخی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ داؤد طائی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ حبیب عجمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خیر التابعین شیخ حسن بصری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شہسوار صفدر کرار اسد اللہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و اوشان از سرور کائنات افضل مخلوقات رسالت پناہ حضرت مُحمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الف آلاف مرات وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین ومن تابعہم وتبع تابعہم الیٰ یوم الدین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین -

---

[له] حضرت معروف کرخی صاحبؒ نیز از حضرت امام ہمام علی ابن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ و اوشان از حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ و اوشان از حضرت امام محمّد باقر رضی اللہ عنہ و اوشان از حضرت امام زین العابدین و اوشان از حضرت سیّد الشہدار رأس الاولیاء امام حُسین رضی اللہ عنہ و اوشان از حضرت امیر المومنین سیّد الاشجعین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ -

ایضًا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ از حضرت جدّ مادری خود امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ و اوشان از حضرت سلمان فارسیؓ صاحب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اوشان از حضرت امیر المومنین افضل المسلمین بعد النبیّین و المرسلین حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اوشان از حضرة خاتم النبیین صلّی اللہ علیہ وسلّم -

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اسباق مشائخ نقشبندیہ علیہم الرّحمۃ

**سبقِ اوّل :**

لطیفۂ قلب ، زیرِ پستان چپ

**سبق دوم :**

لطیفۂ رُوح زیرِ پستان راست

**سبق سوم :**

لطیفۂ نفس زیرِ ناف

**سبق چہارم :**

لطیفۂ سِرّ درمیانِ سینہ

**سبق پنجم :**

مصفا درمیانِ پیشانی

**سبق ششم :**

خفا منتہائے ناصیہ

**سبق ہفتم :**

اخفا بر کاخِ دماغ منتہائے دماغ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

سبق نفی و اثبات :
نامش وقوف عددی
ذکرِ معدوده :
ذکر سلطان و باز آخرش درود شریف که در اورادِ قادریه نوشته شده و باید که سبقهائے قادریه را چهار زانو نشسته رُو بقبله ادا کند و سبقهائے نقشبندیه بدو زانو نشسته رو بقبله خوانده باشد۔

## کیفیّت کلمات مصطلحات حضراتِ عالیه نقشبندیه

هوش در دم ، نظر بر قدم ، سفر در وطن ، خلوت در انجمن
یاد کرد ، باز گشت ، نگهداشت ، یاد داشت
وقوفِ عددی ، وقوفِ زمانی ، وقوفِ قلبی که یازده کلمه معمولہ می باشد

هوش در دم :
آنست که هر نفسی که از درون بر آید باید که از سر حضور و آگاهی باشد و غفلت بآں راه نیابد، حضرت مولانا کاشغری قدس الله سرّه فرموده اند که هوش در دم یعنی انتقال از نفسی بنفسی می باید که از غفلت نباشد و از سر حضور باشد و هر نفسی که می زند از حق سبحانہٗ و تعالیٰ خالی و غافل نباشد۔

نظر بر قدم :
آنست که سالک را در راه رفتن و آمدن در شهر و صحرا و همه جا نظرِ او بر پُشت پائے او باشد تا نظرِ او پراگنده نشود و بجائی که می باشد نیفتد، کریه : وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ، ناظر

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

بایں معنی است و می شاید کہ نظر بر قدم اشارت بسرعت سیر سالک بود در قطع مسافات ہستی وطی عقبات خود پرستی یعنی نظرش بہر جا کہ منتہی شود فی الحال قدم بر آں نہد۔

**سفر در وطن :**

آنست کہ سالک از طبیعت بشری سفر کند یعنی از صفاتِ بشری بصفات ملکی و از صفاتِ ذمیمہ بصفاتِ حمیدہ بحکمِ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ انتقال فرماید۔ حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس اللہ سرہٗ فرمودہ اند شخصے خبیث ہر جائیکہ انتقال کند خباثتِ او زائل نشود تا انتقال نکند از صفاتِ خبیثہ۔

**خلوت در انجمن :**

از حضرت خواجہ بہاء الدین قدس اللہ سرہٗ پرسیدند کہ بناء طریقہ شما برچیست ؟ فرمودند کہ خلوت در انجمن بظاہر باخلق و باطن باحق سبحانہٗ وتعالیٰ، کریمہ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ○ (۷۳ : ۸) رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اشارت بایں مقام است خواجہ اولیاء کلاں قدس اللہ سرہٗ فرمودہ اند کہ خلوت در انجمن آنست کہ اشتغال و استغراق در ذکر بمرتبہ رسد کہ اگر ببازار در آمد ہیچ سخن و آواز نشنود بسبب استیلاے ذکر لسانے بر حقیقتِ دل۔

**یاد کرد :**

عبارت از طرد غفلت بذکرِ لسانی یا ذکر قلبی است بحکم قولہ عزّ وجلّ تعالیٰ شانہٗ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ (۷ : ۲۰۵) حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس اللہ سرہٗ فرمودہ اند کہ طریقہ تعلم ذکر آنست کہ اوّل بدل گوید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مرید دل خود را حاضر کند و در مقابلہ شیخ دل بدارد و چشم فراز کند و دہان را استوار و زبان بکام چسپاند و دندان برہم نہد و نفس را بگیرد و با تعظیم و قوّتِ تمام در ذکر شروع کند بر موافقت

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

شیخ و بدل گوید نہ بزبان و در حبس صبر کند در یک نفس ۳ بار گوید چنانچہ اثر ملاقات ذکر بدل برسد و طریقش آنست و کلمہ لا را بطرف بالا کشد و الله را بطرف دستِ راست حرکت کردہ کلمۂ الا الله راسخت بر دلِ صنوبری زند چنانچہ حرارت او بتمام اعضا برسد و در طرف نفی وجود جمیع محدثات را بنظر فنا و ناخواستن مطالعہ باید کرد و در طرف اثبات وجود حق سُبحانہ را بنظر بقا و مقصودی مطالعہ باید کرد

**بازگشت :**

آنست کہ بار یکہ بزبان دل کلمہ طیّبہ را بگوید در عقب ہماں زبان گوید کہ خداوندا مقصود من توئی و رضائے تو، تا از وعید افرأیت من اتّخذ اِلٰھَہٗ ھوٰہ بیروں آید۔

**نگاهداشت :**

عبارت از مراقبۂ خواطر است و چنانچہ در یکدم چند بار کلمہ طیّبہ را بگوید کہ خاطر او بغیر تردّد حضرت مولانا کاشغری قدس اللہ سرّہ در معنی ایں کلمہ فرمودہ اند کہ باید کہ در یک ساعت و دو ساعت و زیادہ از دو ساعت آں، آں دو مقدار یکہ میسّر شود خاطر خود را نگاہدارد و بخاطر دمی غیرے نگذرد و حتّٰی کہ از اسماء و صفات ہم غافل شدہ احدیتِ مجردہ وداء الوداء منظور داشتہ باشد بحکم اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

**یادداشت :**

کہ مقصود ازیں ہمہ ہمینست عبارت از دوام آگاہست بحق سُبحانہ و تعالیٰ بر سبیلِ ذوق و بعضے بایں عبارت گفتہ کہ حضور بے غیبت است و نزدِ اہلِ تحقیق مشاہدہ استیلا شہود حق است بر دل بتوسط حُبّ ذاتی کہ نامش مشاہد است۔ حضرتِ ایشان در ایں چہار کلمہ مذکور شدہ ایں عبارت فرمودہ اند کہ یادکرد عبارت از تکلف است در ذکر و بازگشت عبارت از رجُوع است بحق سُبحانہٗ و تعالیٰ بر آں وجہ کہ ہر بار کہ کلمۂ طیبہ را گوید از عقب آں بدل گوید کہ خداوند مقصُود من توئی و نگاہداشت عبارت از محافظت ایں رجوع است

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بے گفت زبان و یادداشت عبارت از رجوع است و نگاهداشت بدانکه دوام آگاہی اگر چناں مستولی است کہ کثرت گویند مزاحم آں نشود بلکہ شعور باوجود خود نماند آں رفنا مند اگر شعور بایں بے شعوری دارد و اگر شعور بے شعوری ہم نماند آں را فنائے فنا نامند و ایں را جمع الجمع و عین الیقین نیز گویند۔

## وقوفِ زمانی :

آنست کہ سالک واقفِ احوالِ خود باشد کہ ہر زمان صفت و حال او چیست موجب شکر است یا موجبِ عُذر، درحالِ قبض استغفار کند و درحالِ بسط بشکر گراید۔ دیگر اینست کہ سالک دریابندہ نفس شود کہ بحضور می گزرد و یا بغفلت و نزدیکِ صوفیہ قدّس اللّٰہ اسرارہم وقوفِ زمانی عبارت از محاسبہ است و الیہ اشارۃ فی قول عُمر رضی اللّٰہ عنہ، حاسبوا قبل ان تحاسبوا، و فی قولہ تعالیٰ، وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ خواجہ بہاء الدین قدّس اللّٰہ سرّہ فرمودند آنکہ محاسبہ آنست کہ ہر ساعتے آنچہ برما گذشتم محاسبہ می کنم کہ غفلت چیست و حضور چیست می بینم کہ ہمہ نقصان است بازگشت می کنم و عمل از سر می گیرم۔

## وقوفِ عددی :

عبارت از رعایتِ عدد است، در ذکر حضرت خواجہ بہاء الدین قدّس اللّٰہ سرّہ فرمودہ اند کہ رعایتِ عدد در ذکر قلبی برائے جمع خواطر متفرقہ است۔ ذاکر را باید کہ در یک نفس سہ کرت یا پنج کرت یا ہفت کرت یا بست کرت گوید و عدد طاق را لازم شمرد۔

## وقوفِ قلبی :

بر دو معنی محمول است یکے آنکہ در ذکر واقف و آگاہ باشد بحق سبحانہ و آں مقولہ یاد داشت است، حضرت خواجہ عبید اللّٰہ احرار قدّس اللّٰہ سرّہ فرمودہ اند کہ وقوفِ قلبی عبارت از آگاہی و حاضر بودنِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

دل است، بحق سبحانہ۔ بران وجہ کہ دل با ہیچ شے غیر از حق سُبحانہ نباشد وجای فرموده اند کہ درحینِ ذکر ارتباط و آگاہی بمذکور شرط است و ایں آگاہی راشہود و وصُول و وجُود و وقوفِ قلبی می گویند دوم آنست کہ ذاکر از دل واقف بود یعنی در اثنار ذکر متوجہ بایں قطعہ لحم صنوبری الشکل شود کہ آنرا مجازِ دل می گویند و در جانب الیسر مجازی پستانِ چپ واقع است و او را مشغول بذکر کند و نگذارد کہ از ذکر و مفہومِ ذکر غافل و زایل گردد زیرا کہ خلاصۂ مقصود ذکر ہمین است ؎

ماندِ مُرغ باش ہاں بر بیضۂ دل پاسبان کز بیضۂ دل زایدت مستی و ذوقِ قہقہا

○ و الی الوقوف القلبی اشارۃ فی قولہ تعالیٰ، یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا فان ذکر اللسان قلیل باعتبار العورد فانّہ اللّسان فحسبہ و الذکر الکثیر مورده اللّسان و القلب و سائر البدن عند سلطان الذکر و باعتبار الزّمان لا بدّ فی ذکر اللّسان من الفترۃ کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دائم الذّکرٰی باعتبار القلب۔

○

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# اسباق مشائخ نقشبندیہ علیہم الرّحمۃ

**سبقِ اوّل :**

لطیفۂ قلب ، بائیں پستان کے نیچے

**سبق دوم :**

لطیفۂ رُوح ، دائیں پستان کے نیچے

**سبق سوم :**

لطیفۂ نفس ، ناف کے نیچے

**سبق چہارم :**

لطیفۂ سر ، سینہ کے درمیان

**سبق پنجم :**

مُصفّا ، پیشانی کے درمیان

**سبقِ ششم :**

خفا ، پیشانی کی آخری حد

**سبق ہفتم :**

اخفا ، کھوپڑی پر دماغ کی آخری حد

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

نفی تبات کہ اسے وقوف عددی کہتے ہیں۔

ذکرِ معدودہ :

پہلے ذکر سلطان اور اس کے آخر میں درود شریف جو اورادِ قادریہ میں منقول ہے اور چاہیے کہ سلسلۂ قادریہ کے اسباق کو چار زانو قبلہ رُو بیٹھ کر ادا کرے اور نقشبندیہ سلسلہ کے اسباق کو دو زانو قبلہ رو بیٹھ کر پڑھا جائے۔

## کیفیت کلمات مصطلحات حضرات عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالے

ہوش در دم ، نظر بر قدم ، سفر در وطن ، خلوت در انجمن ، یاد کرد ، بازگشت ، نگہداشت ، یادداشت ، وقوفِ عددی ، وقوفِ زمانی ، وقوفِ قلبی کہ یہ سب گیارہ کلمے معمول ہوتے ہیں۔

ہوش در دم :

یہ ہے کہ ہر سانس جو کہ اندر سے باہر آئے چاہیے کہ حضور اور آگاہی کے ساتھ ہو اور اس میں غفلت راہ نہ پائے۔ حضرت مولانا کاشغری قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ ہوش در دم یعنی ایک سانس سے دوسری سانس کے وقفہ میں غفلت نہ ہو اور حضوری حاصل ہو اور جو سانس بھی لے ، حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو۔

نظر بر قدم :

یہ ہے کہ سالک راہ میں چلتے پھرتے خواہ شہر ہو یا جنگل تمام جگہ اپنی نظر پُشتِ پا پر رکھے تاکہ اس کی نظر نہ بھٹکے اور جس جگہ کہ یہ ہو نہ ہٹے۔ حسبِ آیتِ کریمہ "اور مت چلو زمین پر اکڑ کر" اور ناظر اس معنی میں ہے کہ نظر بر قدم اشارہ ہے سالک کی سرعتِ رفتار کی طرف جس سے وُہ ہستی کی مسافت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

اور خود پرستی کی دشوار گھاٹی طے کرتا ہے، یعنی نظر کی انتہا (منزلِ مقصود) پر اس کا قدم پڑتا ہے

**سفر در وطن :**

یہ ہے کہ سالک بشری حالت سے سفر کرے یعنی صفاتِ بشری سے ملکوتی صفات اور صفاتِ ذمیمہ سے صفاتِ حمیدہ کی طرف آئے بحکم اللہ "اللہ کے اخلاق پیدا کرو"۔ حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ خبیث شخص جہاں کہیں بھی جائے اس کی خباثت زائل نہیں ہوتی جب تک کہ اپنی خباثت کو چھوڑ نہ دے۔

**خلوت در انجمن :**

حضرت خواجہ بہاء الدین قدس اللہ سرہ سے لوگوں نے پوچھا، آپ کے طریقے کی اصل کس چیز پر ہے فرمایا، خلوت در انجمن پر۔ بظاہر خلق کے ساتھ ہو مگر باطن حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے ساتھ ہو۔

آیات: "اپنے پروردگار کے نام کو یاد کرو، اسی کی طرف کنارہ کش ہو کر" اور "لوگ ہیں کہ انھیں غافل نہیں کرتے تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے" میں اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ خواجہ اولیاء کلاں قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ خلوت در انجمن یہ ہے کہ ذکر میں ایسا مشغول اور منہمک ہو کہ اگر بازار میں آجائے تو کوئی بات یا آواز زبانی ذکر کے دل پر حاوی ہونے کی وجہ سے سنائی نہ دے۔

**یاد کرد :**

اس سے مراد زبانی یا قلبی ذکر سے غفلت کا دور کرنا ہے، بموجب حکم اللہ عزّ و جل "اپنے پروردگار کو یاد کرو گڑگڑا کر اور ڈر سے نہ کہ پکار کر صبح و شام، اور غافلوں میں نہ ہو"۔

حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ ذکر کے سکھانے کا طریقہ یہ ہے کہ اول شیخ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ دل سے کہے۔ مرید اپنے دل کو متوجہ کرے

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اور شیخ کے مقابل رکھے اور آنکھیں بند کرلے ، دہان استوار کرے (لب بند رکھے) اور زبان تالو سے چسپاں کرے اور دانتوں کو بٹھالے اور سانس کو روک کر نہایت تعظیم اور پوری قوّت سے ذکر شروع کرے۔ شیخ کی موافقت کے ساتھ دل سے ذکر کرے نہ کہ زبان سے اور سانس کے روکنے میں صبر سے کام لے کہ ایک سانس میں تین بار کہے۔ چنانچہ ذکر کا اثر دل پر پہنچتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کلمہ لا کو اوپر کی طرف کھینچے اور اله پر داہنے ہاتھ کی طرف حرکت کرتے ہوئے کلمہ اِلَّا اللّٰہ کو زور سے دلِ صنوبری پر مارے چنانچہ اس کی گرمی تمام اعضاء میں پہنچ جاتی ہے اور (کلمات) نفی ادا کرتے وقت تمام محدثات کے وجود کو فنا اور ناپسندیدگی کی نظر سے مطالعہ کرنا چاہیے اور (کلمات) اثبات کی طرف وجودِ حق سبحانہٗ کو بقا اور مقصود ہونے کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔

**بازگشت :**

اس سے مراد یہ ہے کہ ایک بار دل سے کلمہ طیبہ پڑھے اور اس کے پیچھے زبان سے کہے کہ اے اللّٰہ میرا مقصود تیری ذات اور تیری رضا ہے، تاکہ آیہ "کیا تو نے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود پکڑا" کی وعید کی زد میں نہ آئے۔

**نگاہداشت :**

اس سے مُراد دل کے مراقبہ سے ہے چنانچہ چند بار کلمۂ طیّبہ ایک سانس میں پڑھے، تاکہ اس کا دل متردّد نہ ہو۔ حضرت مولانا کاشغری قدس اللّٰہ سرّہٗ اس کلمہ کے معنی یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک گھڑی یا دو گھڑی اور ان دو گھڑیوں سے جو بھی میسّر ہو اپنے دل کی حفاظت کرے اور اس کے دل میں دوسرا (ماسوا اللّٰہ) داخل نہ ہو یہاں تک کہ اس کے اسماء و صفات سے غافل ہو کر صرف احدیت ہی نظر میں رکھے بحکم آیہ "کیا اللّٰہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں"۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَ زِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

**یاد داشت :**

اس سے مقصود یہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی یاد میں اپنے ذوق کی وجہ سے ہمیشگی ہو اور بعضوں نے اس کو مکمل حضوری سے تعبیر کیا ہے جس میں پردہ نہ ہو اور محققوں کے نزدیک مشاہدہ استیلا دل پر ذاتی محبت کے توسط سے حق کا ظہور ہے کہ اس کا نام مشاہدہ ہے اور حضرت موصوف نے مذکورہ بالا چار کلمات کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ "یاد کرد" سے مراد ذکر میں تکلف ہے اور بازگشت سے مراد حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے اس وجہ سے کہ ہر بار جب کلمہ طیبہ لیتا ہے تو اس کے بعد دل سے کہتا ہے کہ اے اللہ میرا مقصود تو ہے اور نگاہداشت سے مراد اس رجوع کی محافظت ہے بغیر زبان سے ادا کیے ہوئے اور یادداشت سے مراد رجوع ہے نگہداشت کی طرف اس لیے کہ دوام آگاہی اتنی غالب آجائے کہ کثرتِ ذکر مزاحم اس میں نہ ہو بلکہ اپنے وجود کا شعور (احساس) رہ جائے اس کو فنا کہتے ہیں۔ اگر اس شعور میں بے شعوری کا شعور بھی نہ ہو اس کو فنائے فنا کہتے ہیں اور اس کو جمع الجمع اور عین الیقین بھی کہتے ہیں۔

**وقوفِ زمانی :**

یہ ہے کہ سالک اپنے احوال سے واقف ہوتا ہے کہ ہر وقت اس کی صفت اور حالت کیا ہے، موجبِ شکر ہے یا موجب عذر۔ قبض کی حالت میں استغفار کرتا ہے اور بسط کی حالت میں شکر کرتا ہے۔ دیگر یہ ہے کہ سالک اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے کہ حضوری میں ہے یا غفلت میں ہے اور صوفیاء کرام قدس اللہ اسرارہم کے نزدیک وقوفِ زمانی سے مراد محاسبہ ہے اور اس کی طرف حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول میں اشارہ ہے کہ "اپنے نفس کا محاسبہ کرو قبل اس کے تمہارا محاسبہ کیا جائے" اور اللہ تعالیٰ کے قول کہ "اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ،

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

اس سے قبل کہ تم پر عذاب نازل ہو" میں اشارہ ہے۔ خواجہ بہاء الدین قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ محاسبہ یہ ہے کہ ہر ساعت جو مجھ پر گزری ہے محاسبہ کریں کہ کون سی غفلت کی تھی اور کونسی حضوری کی۔ جب دیکھتے ہیں کہ ضائع گئی اس کا اعادہ کرتے ہیں اور عمل کو اور توجہ سے کرتے ہیں۔

**وقوف عددی :**

اس سے مراد ذکر میں عدد کا لحاظ رکھنا ہے۔ حضرت خواجہ بہاء الدین قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں کہ ذکرِ قلبی میں عدد کا لحاظ منتشر خیالات کو مجتمع کرنے کے لیے ہے۔ ذاکر کو چاہیے کہ ایک سانس میں تین یا پانچ یا سات یا اکیس کرت کہے اور طاق عدد کو لازم قرار دے۔

**وقوفِ قلبی :**

یہ دو معنی پر مشتمل ہے، ایک یہ ہے کہ ذکر میں حق سبحانہ سے واقف و آگاہ ہو اور مقولہ یادداشت ہے۔ حضرت عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں، وقوفِ قلبی حق سُبحانہٗ کے ساتھ آگاہی اور حضوریٔ قلب سے مُراد ہے۔ اس وجہ سے کہ دل حق سبحانہٗ کے علاوہ کسی اور دیگر چیز کے ساتھ نہیں ہوتا، اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ ذکر کے وقت مذکور (اللہ) کے ساتھ ربط اور آگاہی شرط ہے اور اس آگاہی کو شہود، وصُول، وجُود اور وقوفِ قلبی کہتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ ذاکر دل سے واقف ہو یعنی ذکر کے دوران گوشت کے اس ٹکڑے کی طرف متوجہ ہو جو صنوبری شکل کا ہوتا ہے کہ اس کو مجاز دل کہتے ہیں اور بائیں پستان کی جانب واقع ہے اور اس کو ذکر میں مشغول کرتا ہے اور اس کو نہیں چھوڑتا ہے کہ ذکر اور مفہوم ذکر سے غافل ہو جائے اور زائل ہو جائے۔ اس لیے کہ ذکر کے مقصود کا خلاصہ یہی ہے ؎

تو دل کی اس طرح نگہبانی کر جس طرح پرندہ انڈے کی نگہبانی کرتا ہے کیونکہ بیضۂ دل

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

کی نگہداشت سے ذکر میں تیزی اور ذوق و مستی زیادہ ہوتی ہے۔

اور وقوفِ قلبی کی طرف اشارہ ہے ؛ اللہ کے قول :

"اے ایمان والو ، اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔"

---

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# ھٰذہ السّلسلۃ المُبارکۃ

## چشتیّہ شریفہ صابریّہ غفوریّہ رحیمیّہ کریمیّہ امیریّہ

فیض یافت احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

از سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن صاحب سہارنپوری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ موشگاف اسرار توحید یکہ سوار بادیہ تفرید مقبول

الہ حاجی عبد الرّحیم شاہ صاحب دامت فیضہ قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ بحرِ ذخار معارف صمدی عاقول طمطام علوم ازلی و

ابدی صاحب خشوع و حضور شیخ عبد الغفور عز برکۃ قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مقبول بارگاہ صمدیت عارف بلا ریب شیخ مُحمّد شعیب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ عالم کامل و سالك امجد شیخ حافظ محمّد صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ ھادی طریق شیخ مُحمّد صدّیق صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ حامل انکسار و مظلومی اخوند مُحمّد شاہ صاحب سدوھی قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مصدر صبرّ و شکیبائی حضرۃ ھامون صاحب یوسف زائی قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ معترز معاصی و ترھاتی شیخ بہادر صاحب کوھاتی قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ منبع غیبوبت و حضوری سیّد آدم بنوری صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

و اوشان از　حضرة مورد کمال و کاملی شیخ احمد کابلی صاحب　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة مستأصل حقد وحسد شیخ عبد الاحد صاحب　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة حامی دین متین شیخ رکن الدین صاحب　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة قاتل نفس وسوس خواجہ قطب العالم شیخ عبد القدوس صاحب　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة معدن علوم و معارف شیخ مُحمّد عارف صاحب　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة مزیل غش و وق خواجہ عبد الحق صاحب　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة حامل صدمہ مصیبتی شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة مخدوم حوران بہشتی خواجہ شمس الدین تُرک
پانی پتی چشتی　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة مقبول اصاغر و اکابر سیّدی مخدوم علاء الدین علی احمد
صابر صاحب　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة تابع قضا و قدر شیخ فرید الدین گنج شکر صاحب　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة بنوع عجز وسینہ خاکی قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی کاکی صاحب　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة قامع بناء وبدعت و زشتی خواجہ معین الدین حسن
سجزی چشتی　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة قاتل نفس طاحونی خواجہ عثمان هارُونی　قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از　حضرة جلیس آرامگہ امن وامانی خواجہ حاجی شریف زندنی　قدس اللہ سرہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَاقَيُّوۡمُ

و اوشان از حضرۃ مُحبِّ حق ودُود خواجہ مودُود صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مقبول سُبحان خواجہ ابو یوسف بن سمعان صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ راہبر بہشتی خواجہ ابُومحمّد چشتی قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ سالك باکمال خواجہ ابو احمد ابدال قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ ستودۂ آفاق خواجہ ابو اسحٰق صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مورد حلم وصبوری خواجہ ممشاد علوی دینوری قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مصدر انکسار وکسری خواجہ ہُبیرۃ البصری قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مزیل خداع وغشی خواجہ حذیفۃ المرعشی قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مُتحمّل اثقال غموم وہم خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ سالك ریاض خواجہ فضیل بن عیاض صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ قامع مکر وشید خواجہ عبد الواحد بن زید صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ زبدۂ اہل عصری خواجہ حسن بصری صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ ہادی مقتدا، حضرۃ علی مُرتضٰی کرّم اللہ وجہہ

و اوشان از حضرۃ رسُول الثقلین صاحب قاب قوسین محبُوب الٰہ مُحمّد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اذکار مشائخ چشتیہ

کہ می رسیدہ ہر دو جہریہ است

**سبقِ اوّل :**
ذکر دوازدہ تسبیح است کہ اوّل کلمۂ طیبہ تمام سہ بار بعدہ کلمۂ شہادت یکبار بعدۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صد بار بعد ازاں کلمۂ طیّبہ و شہادت ھکذا بعدۂ اِلَّا اللہ اِلَّا اللہ چہار صد بار بعد ازاں کلمۂ طیّبہ و شہادت و ھکذا بعدۂ اللہ اللہ شش صد بار بعد ازاں کلمۂ طیّبہ و شہادت ھکذا بعدہ اللہ یک صد بار با حبس دم بعد ازاں کلمۂ طیّبہ و دُرود و اوّل و آخر و شہادت ھکذا لازم است۔

**سبقِ دوم :**
ھو الاوّل ، ھو الاوّل ، ھو الآخر ، ھو الآخر ، ھو الآخر ، ھو الظّاھر ، ھو الظّاھر ، ھو الظّاھر ، ھو الباطن ، ھو الباطن ، ھو الباطن ،
در سہ نفس کما حرر مع المخطوط یک صد بار یا قدریکہ ممکن باشد ورد کند و اذکار باقیہ حوالہ ارشاد الطالبین است مجموعہ سلاسل قادریہ و نقشبندیہ منظومہ مختصرہ برائے یادداشت شائقین حفظ و ضبطِ تحریر کردہ شد بریں طریق کہ ہر سلسلہ را جداگانہ نیز می تواند نوشت۔

۝

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# اذکارِ مشائخِ چشتیہ

ہر دو جہری ہیں :

**سبقِ اوّل :**

ذکر بارہ تسبیحات ہیں ، اوّل پورا کلمۂ طیّبہ تین مرتبہ ، اس کے بعد کلمۂ شہادت ایک بار ، اس کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ سو بار اس کے بعد کلمہ طیّب و شہادت اسی طرح اس بعد اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ ، چار سو بار ، اس کے بعد کلمہ طیّب و شہادت اِسی طرح اس کے بعد اللّٰہ اللّٰہ چھ سو بار ، اس کے بعد کلمۂ طیّب و شہادت اسی طرح اس کے بعد اللّٰہ ایک سو بار سانس روک کر ، اس کے بعد کلمۂ طیّب اور درُود ، اوّل و آخر اور کلمۂ شہادت اسی طرح لازم ہے ۔

**سبقِ دوم :**

ھو الاوّل ، ھُو الاوّل ، ھو الاوّل ؛ ھو الآخر ، ھو الآخر ، ھو الآخر ؛ ھو الظّاھر ، ھو الظّاھر ، ھو الظّاھر ؛ ھو الباطن ، ھو الباطن ، ھو الباطن تین سانس میں ایک سَو بار جیسا کہ لکھا گیا ہے یا جتنا ممکن ہو سکے اتنا ورد کرے ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

# اَلْحِزْبُ الْوَاهِبُ الْحَسَنَاتُ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ عَمَّ نَوَالُهٗ وَعَزَّ بُرْهَانُهٗ :-

① رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(سورہ حشر آیہ ۱۰)

اے ہمارے رب ہمیں مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی (مغفرت فرما) جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجیے۔ اے رب آپ بڑے شفیق اور رحیم ہیں۔

② رَبِّ اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط

(سورہ نوح آیہ ۲۸)

یعنی اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں۔ ان کو (یعنی اہل وعیال) اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دیجئے۔

③ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (حشر: ۹)

یعنی دُوسروں کی حاجت برآری کے لیے بخشش کرتے ہیں۔ یعنی اپنے نفسوں پر دُوسروں کو بخشش کے طور پر مُقدّم رکھتے ہیں اگرچہ اُنہیں اس کی خود بھی ضرورت ہو اور ایثار

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

کرتے ہیں۔ اگرچہ خود اس کے حاجت مند ہوں۔

④ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ (آل عمران: ۹۲)

اے لوگو! تم اس وقت تک ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک اللہ کی راہ میں اپنی پیاری محبوب چیزیں خرچ نہ کرو۔

ف:۔ بے شک نیکیاں انسان کا محبوب ترین مال اور باقیاتُ الصالحات ہیں۔

⑤ فَاعۡلَمۡ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِكَ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ (سورہ محمد آیۃ: ۱۹)

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اس کا یقین رکھیے کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابل عبادت نہیں اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اپنے لئے بخشش مانگتے رہیئے اور (دوسرے) سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی بخشش مانگتے رہیں۔

⑥ بحوالہ بیہقی شعبُ الایمان۔ حضرت ابن عباس رضہ حضرت رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بیان فرماتے ہیں کہ میّت قبر میں غرق ہونے والے فریادی کی مانند ہوتی ہے اور وہ اپنے ماں باپ، بیٹا، دوست مخلص کی دُعا کی منتظر ہوتی ہے جو اس کے لئے ساری دنیا وما فیھا سے زیادہ محبُوب ہوتی ہے۔ اور اللہ سُبحانہٗ اس دُعا کے اجر کو پہاڑ کی مانند قبر میں داخل فرماتے ہیں اور زندوں کا ہدیہ مُردوں کے لئے ان کی بخشش و مغفرت طلب کرنا ہے۔ (شرح الصدور صفحہ ۲۰۶)

⑦ حضرت ابُوسعید خدری رضہ سے روایت ہے۔ فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے قیامت کے دن مومن کے ساتھ پہاڑ کے برابر نیکیاں ہوں گی وہ کہیں گے۔ دُنیا میں تو ہم نے اس قدر نیکیاں نہیں کی تھیں۔ اس قدر ثواب کہاں سے آیا۔ آواز آئے گی کہ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تیرے لڑکے نے تیرے واسطے استغفار کیا تھا۔ یہ وہی نیکیاں ہیں۔ (نور الصدور فی شرح القبور صفحہ ۱۹۷)

⑧ حجّاج ابنِ دینار رح سے مروی ہے کہ جناب رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھو تو اُن (مُردوں) کے واسطے بھی پڑھو اور جب روزہ رکھو تو ان کے واسطے بھی رکھو اور جب صدقہ دو تو ان کے واسطے بھی دو۔ (مطلب یہ کہ ان نفل نماز، روزہ، صدقہ کا ثواب ان کو بھی بخش دو تو ان کو بھی ثواب مل جائے گا اور تمہارے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔) (نور الصّدور فی شرح الصّدور صفحہ ۱۹۸)

⑨ فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص ہر روز مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے ستائیس یا پچیس بار مغفرت کی دُعا مانگے گا یعنی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تو وہ مُستجابُ الدّعوات لوگوں میں ہو جائے گا جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابی الدّرداء رض۔ حصن حصین صفحہ ۱۲۷)

⑩ حضرت ابُوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میری اُمّت میں سے بعض ایک گروہ کے لئے سفارش کریں گے۔ بعض قبیلہ کے لئے۔ بعض عصبہ (یعنی دس سے چالیس کی جماعت) کے لئے اور بعض صرف ایک ہی شخص کی شفاعت کریں گے۔ آخر یہ سب کے سب جنّت میں داخل ہوں گے۔ (یہ حدیث حسن ہے)۔ (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۶۲۔ شمار ۳۰۳)

⑪ حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ میری اُمّت اُمّتِ مرحومہ ہے۔ وہ قبر میں گنہگار داخل ہو گی اور قبروں سے بغیر گناہوں کے اُٹھے گی۔ ان کے لئے مومنوں کے بخشش مانگنے کی وجہ سے (طبرانی فی الاوسط)

⑫ بشار بن غالب رح سے روایت ہے کہ میں حضرت رابعہ رح کے لئے بہت دُعا کرتا تھا۔ ایک بار ان کو خواب میں دیکھا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

انھوں نے کہا۔ اے ابشارؒ! تمھارا تحفہ نور کے طبق میں رکھ کر ہمارے پاس بھیجا جاتا ہے جس پر حریر کا رومال ہوتا ہے۔ میں نے کہا۔ "اس شان سے پہنچایا جاتا ہے؟" فرمایا۔ ہاں۔ مومن کی دُعا جب مردہ کے لیے قبول ہوتی ہے تو اسی طرح نور کے طبق میں رکھ کر حریر کے رُومال میں ڈھانپتے ہیں اور میّت کے پاس لے جاکر کہتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے تم کو یہ تحفہ بھیجا ہے۔ (نور الصّدور فی شرح الصّدور)

(۱۳) حضرت ابنِ نجارؒ نے مالک ابنِ دینارؒ سے روایت کی ہے کہ میں جمعہ کی رات کو قبرستان میں گیا۔ دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں بخش دیا ہے۔ غیب سے آواز آئی کہ اے مالکؒ ابنِ دینار، یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جس کو قبر والے بھائیوں کے پاس بھیجا ہے۔ میں نے کہا۔ بخدا تم مجھے بتاؤ۔ یہ کیا تحفہ ہے۔ کہا۔ ایک مومن نے وضو کیا اور دو رکعت نماز نفل پڑھی۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ کافرون اور دُوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پڑھی اور کہا۔ اے اللہ اس کا ثواب اس قبرستان کے مسلمان بھائیوں کو میں نے بخش دیا۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر روشنی اور نور بھیجا اور ہماری قبروں کو کشادہ کیا۔ مالکؒ ابن دینار کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں ہمیشہ جمعہ کی رات کو اسی طرح سے دو رکعت نماز پڑھ کر مُردوں کو بخشتا رہا۔ پس میں نے حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھا آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اے مالکؒ ابن دینار! جس قدر تم نے میری اُمّت کے لیے نور کا تحفہ بھیجا ہے۔ اس کی گنتی کے موافق اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کی اور اسی قدر تم کو ثواب دیا اور تمہارے واسطے جنّت میں ایک مکان تیار کیا ہے جس کا نام منیف ہے۔ (شرح الصدور ص ۲۰۵)

ف: اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایصالِ ثواب کے لیے یہ نماز اور یہ سُورتیں مخصوص ہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

کہ یہ ایک اللہ کے بندے کا ایک عمل ہے جو اس نے اپنے بھائیوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا۔ اس طرح ہر کوئی ہر وقت ہر قسم کی ہر شئے پڑھ کر بخش سکتا ہے، نماز ہو یا قرآن، تسبیحات ہوں یا دعوات۔

(۱۴) حضرت جنید بغدادیؒ کے کسی مُرید کا رنگ یکایک متغیّر ہو گیا۔ آپ نے سبب پُوچھا تو از رُوئے مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہُوں۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک لاکھ ۲۵ ہزار کبھی کلمۂ طیبہ پڑھا تھا۔ یُوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے، آپ نے جی ہی جی میں اس مُرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان ہشّاش بشّاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پُوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنّت میں دیکھتا ہوں، سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ مجھے نوجوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳۴)

(۱۵) انسان کو اپنے اعمال کا ثواب دُوسرے کو پُہنچانا درست ہے۔ نماز ہو یا روزہ، حج ہو یا صدقہ یا قرآن کریم کی تلاوت یا اس کے سوا ہر قسم کے نیک اعمال ہوں اور اہل سُنّت والجماعت کے نزدیک یہ ثواب میّت کو پُہنچتا ہے اور اسے نفع دیتا ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۵۸ و شرح کنز وغیرہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

| نمبر شمار | المغرب | مرتبہ | | سورۃ الکوثر | |
|---|---|---|---|---|---|
| | اذکار الجمیل | | | چہار قل شریف | |
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | | | يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ | |
| | نوافل | | | اَللّٰهُ الصَّمَدُ | |
| | اٰیۃُ الکرسی | | | يَا عَزِيْزُ | |
| | سورۃ البقرۃ۔ آخری دو آیات | | | يَا سُبُّوْحُ | |
| | آلِ عمران۔ آخر رکوع۔ | | | يَا لَطِيْفُ يَا يٰسٓ يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ | |
| | سورہ مُسَبِّحَات | | | يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا اَللّٰهُ | |
| | سورہ زُمَر | | | يَا نُوْرُ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ | |
| | سورہ یٰسٓ | | | اَللّٰهُمَّ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ | |
| | سورہ دخان | | | اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ | |
| | سورہ ملک | | | يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ | |
| | " الٓمٓ السجدہ | | | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ | |
| | " الواقعہ | | | الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔ | |
| | " الانشراح | | | | |
| | " القدر | | | | |
| | " الزلزال | | | | |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

## العشاء

| نمبر شمار | اذکار الجمیل | مرتبہ |
|---|---|---|
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | |
| | نوافل | |
| | صلوٰۃ الاویسیہ والاستغفار | |
| | اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ | |
| | اِنَّ رَبِّىْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ | |
| | اِنَّ رَبِّىْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ | |
| | سُبْحٰنَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ | |
| | سُبْحٰنَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ | |
| | سُبْحٰنَ ذِى الْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ | |
| | سُبْحٰنَ ذِى الْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ | |
| | سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ | |
| | سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ | |
| | اَللّٰهُمَّ رَفِيْقُ الْاَعْلٰى | |
| | اَللّٰهُمَّ رَفِيْقُ الْاَعْلٰى يَا عَزِيْزُ | |
| | سُبْحٰنَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ | |
| | سُبْحٰنَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ | |
| | سُبْحٰنَ الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ | |
| | سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ | |
| | اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ | |
| | يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ | |
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | |

## التہجد

| نمبر شمار | اذکار الجمیل | مرتبہ |
|---|---|---|
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | |
| | نوافل | |
| | آل عمران - آخر رکوع | |
| | سورۃ العلق | |
| | سورۃ المزمل | |

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

| | | | |
|---|---|---|---|
| يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ | | اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ | |
| سورۃ طٰهٰ يٰسٓ | | يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ | |
| سورۃ الفتح | | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | |
| سورۃ الرحمٰن | | | |
| سورۃ النصر | | الفجر | |
| اٰیۃ کریمہ | | | |
| سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ | نمبر شمار | اذکار الجمیل | مرتبہ |
| سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ | | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | |
| اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ | | | |
| سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ | | سورۃ الفاتحۃ | |
| اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا | | سورۃ الاخلاص | |
| لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ | | اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ | |
| رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ | | سورۃ الحشر۔ آخر سہ آیات | |
| رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ | | سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ | |
| | | سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ | |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

| سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ | | | اَلْبَاطِنُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ | |
|---|---|---|---|---|
| بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | | | اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ | |
| لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ | | | یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ | |
| الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ | | | اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ | |
| یَاحَقُّ | | | | |
| نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ | | | **الاشراق** | |
| سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ | | | | |
| سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی | | نمبر شمار | **اذکار الجمیل** | مرتبہ |
| لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ | | | اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ | |
| لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْیَقِیْنُ | | | نوافل | |
| اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ | | | سورۃ یٰسٓ | |
| صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ | | | سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ | |
| لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَ | | | اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ | |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

| | | |
|---|---|---|
| | یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ | |
| | یَآ اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ | |
| | یَآ اَحْکَمَ الْحٰکِمِیْنَ | |
| | اَللّٰہُ حَافِظِیْ اَللّٰہُ نَاصِرِیْ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا | |
| | اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ | |
| | یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ | |
| | اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ | |

## الضحیٰ

| نمبر شمار | اذکار الجمیل | مرتبہ |
|---|---|---|
| | اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ | |
| | نوافل | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ | |
| | اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ | |
| | یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ | |
| | اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ | |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

## الزّوال

| شمار | اذکار الجمیل | مرتبہ |
|---|---|---|
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | |
| | صلوٰۃ التسبیح | |
| | يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ | |
| | ایمان مُفصّل | |
| | ایمان مُجمل | |
| | کلمہ طیب | |
| | کلمہ شہادت | |
| | کلمہ تمجید | |
| | کلمہ توحید | |
| | کلمہ استغفار | |
| | کلمہ ردّ کفر | |
| | حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ | |
| | اَسْمَآءُ اللّٰهِ الْحُسْنٰى | |
| | بروز جمعہ سورہ کہف | |
| | بروز جمعہ سورہ ہود | |

| | | |
|---|---|---|
| | اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ | |
| | يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ | |
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | |

## الظہر

| نمبر شمار | اذکار الجمیل | مرتبہ |
|---|---|---|
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | |
| | نوافل | |
| | سورۃ یٰسٓ | |
| | درود تاج | |
| | درود لکھی | |
| | عہد نامہ | |
| | دلائل الخیرات | |
| | درود ہزارہ | |
| | درود خضری | |
| | قرآن کریم | |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

| نمبر شمار | اذکار الجمیل | مرتبہ |
|---|---|---|
| | سورۃ البقرۃ | |
| | حق سبحانہ تعالیٰ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ | |
| | حق سبحانہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ | |
| | اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ | |
| | يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ | |
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | |
| | **العصر** | |
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ | |
| | سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ | |
| | اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ | |
| | سورۃ الحشر آخر سہ آیات | |
| | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | |
| | لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ | |
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى بَدْرِ التَّمَامِ | |
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الظَّلَامِ | |
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ | |
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِفْتَاحِ دَارِ الْاِحْسَانِ | |
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الشَّفِيْعِ فِىْ جَمِيْعِ الْاَنَامِ | |
| | اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ | |
| | سورۃ النبا | |
| | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ | |
| | لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ | |
| | لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ | |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

- لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
- وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
- اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ تَبَارَكْتَ سُبْحٰنَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
- رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
- سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى
- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ
- اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
- يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَ زِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡ اَسۡئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ الۡاَحَدُ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو ہی ہے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے

الصَّمَدُ الَّذِىۡ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

بے نیاز ہے جس نے نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ اَسۡاَلُ اللّٰهَ الۡعَظِيۡمَ رَبَّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡمِ اَنۡ

یاحی یا قیوم میں خدائے عظیم رب عرش کریم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ

يَّغۡفِرَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ○ يَآ اِلٰهَ الۡعٰلَمِيۡنَ

حضور اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بخش دے اے تمام جہانوں کے معبود

يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحِيۡمُ يَا رَبَّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡمِ يَا رَبَّ الۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدِ

اے رحمٰن یا رحیم اے رب عرش کریم اے رب عرش مجید

يَا رَبَّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ يَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ اَجۡعَلۡ ثَوَابَ هٰذَا

اے رب عرش عظیم اے صاحب جلال و عظمت! میں اس ذکر کا ثواب

الذِّكۡرِ اِلٰى رَسُوۡلِكَ وَحَبِيۡبِكَ مُحَمَّدِ نِ الۡمُصۡطَفٰى وَاَحۡمَدِ نِ الۡمُجۡتَبٰى

تیرے رسول اور تیرے حبیب محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

لِمَغۡفِرَةِ اُمَّتِهٖ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ يَا حَيُّ يَا

کی امت کی مغفرت کے لئے پیش کرتا ہوں اے ہمارے رب تو ہماری طرف سے قبول فرما بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے یا حی

قَيُّوۡمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ اٰمِيۡن ثُمَّ اٰمِيۡن

یاقیوم یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم آمین ثم آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

رَبَّنَا اَعۡطِ ثَوَابَ هٰذَا الذِّكۡرِ الۡجَمِيۡلِ الَّذِيۡنَ

اے ہمارے رب اس ذکر جمیل کا ثواب ان لوگوں کو عطا فرما جو تجھ پہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اٰمَنُوْا بِكَ وَبِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور تیرے حبیب محمّد صلّی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور جنھوں نے تجھے

بِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
رحمٰن و رحیم اور محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کو

وَسَلَّمَ سَيِّدُهُمْ وَمَوْلَاهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَمْ يُرْضُوْكَ وَلَمْ يَتَمَسَّكُوْا
اپنا آقا و مولا تسلیم کیا مگر نہ تو وہ تجھے راضی کر سکے اور نہ ہی تیرے حبیب

بِسُنَّةِ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُصُوْرِهِمْ وَ
محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی پابندی کر سکے بوجہ اپنی کوتاہیوں اور

عَجْزِهِمْ وَلَمْ يَزَالُوْا فِى الدُّنْيَا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ وَلَمْ يَتَزَوَّدُوْا
عجز کے اور دنیا میں ہمیشہ برائیاں ہی کرتے رہے اور سوائے حسرت

لِقُبُوْرِهِمْ اِلَّا الْحَسْرَةَ وَالنَّدَامَةَ وَيُعَذَّبُوْنَ فِىْ قُبُوْرِهِمْ لِلْاَعْمَالِ
اور ندامت کے اپنی برزخ کی زندگی کے لئے کوئی بھی زادِ راہ نہ تیار کر سکے اور اپنے برے اعمالوں کی وجہ سے جو ان سے

السَّيِّئَةِ الَّتِىْ اِرْتَكَبُوْهَا يَا رَبِّ فَاغْفِرْ لِكُلِّ اَحَدٍ مِّنْ اُمَّةِ سَيِّدِنَا
سرزد ہوئے اپنی قبروں میں عذاب پا رہے ہیں یا رب العزّت ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ يَا حَيُّ يَا
کے ہر فرد کو بخش دے اور تو ان کو عذاب نہ دے یا حی یا

قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَاِنَّ كَرَمَكَ الْجَمُّ وَ
قیوم یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم کیونکہ تیرا کرم مکمل اور

لُطْفَكَ الَّذِىْ عَمَّ لَا يُدْرِكُهٗ اَحَدٌ يَّا اَرْحَمَ
لطف عام کسی کے بھی احاطہ علم میں نہیں آسکتا اے سب رحم کرنے والوں سے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

الرَّحِيْمِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اٰمِيْنَ ثُمَّ اٰمِيْنَ ط

زیادہ رحم کرنیوالے اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والے آمین ثم آمین

وَهٰذَا هَيِّنٌ لَّكَ وَمَا عَلَيْكَ بِعَزِيْزٍ فَاِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَ

اے میرے مولا یہ تجھ پر آسان ہے اور تجھے کوئی مشکل نہیں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور

بِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ہر التجا قبول کرنے کے لائق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے زندہ اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے صاحب جلال و عظمت

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَوْلَاىَ وَاَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ وَالْمِسْكِيْنُ وَاَنْتَ

اے اللہ تو مولا ہے اور میں تیرا ضعیف و ناتوان بندہ اور تو

الْمَالِكُ الْاَحَدُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَاَنْتَ الْقَادِرُ الصَّمَدُ وَاَنَا الْمُحْتَاجُ وَ

مالک ہے احد اور میں مملوک اور تو قادر ہے بے نیاز اور میں محتاج اور

اَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّاَنَا لَسْتُ بِشَىْءٍ يَا سَمِيْعُ اِسْمَعْ لِىْ

تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کچھ بھی نہیں اے سننے والے تو میری

اِسْتِغَاثَتِىْ وَتَقَبَّلْ دُعَآئِىْ فَاغْفِرْ اُمَّةَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ

فریاد سن لے اور میری دعا کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مغفرت کے لئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

قبول فرما یا حی یا قیوم یا ذالجلال و الاکرام

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

# فہرستِ کتب

## جن سے استفادہ حاصل کیا گیا

| | | |
|---|---|---|
| بخاری شریف | جلد ۱ تا ۳ | مطبوعات اصح المطابع ، نور محمد کراچی |
| مسلم شریف | جلد ۱ تا ۲ | مطبوعاتِ سعیدیہ کراچی |
| ابوداؤد شریف | جلد ۱ تا ۳ | مطبوعاتِ محمد سعید اینڈ سنز کراچی |
| ترمذی شریف | جلد ۱ تا ۲ | مطبوعاتِ اصح المطابع نور محمد کراچی |
| نسائی شریف | جلد ۱ تا ۳ | مطبوعات مکتبہ ایوبیہ اے ایم کراچی |
| ابن ماجہ شریف | | مطبوعاتِ مطبع سعودیہ کراچی |
| موطا امام مالک | | مطبوعات اصح المطابع نور محمد کراچی |
| مشارق الانوار | | ″ ″ ″ ″ ″ |
| حصن حصین | | ″ ″ ″ ″ ″ |
| مشکوٰۃ شریف | جلد ۱ تا ۳ | مطبوعاتِ محمد سعید اینڈ سنز کراچی |
| بلوغ المرام | | مطبوعات اصح المطابع نور محمد کراچی |
| کنز العمّال | | مطبوعات مطبع النظامیہ حیدرآباد دکن |
| عمل الیوم و اللیلۃ | لابن سنی | ″ ″ ″ ″ ″ |
| سنن دارمی شریف | | مطبوعات محمد سعید اینڈ سنز کراچی |

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

شرح وقایہ نور الہدایہ — مطبع نظامی واقع کانپور

الاذکار امام نووی — مطبوعہ مصر

جامع صغیر مصری — ″

مسند امام اعظم — مطبوعات محمد سعید اینڈ سنز کراچی

غنیۃ الطالبین — مکتبہ صدیقی لاہور ، ۱۳۲۳ھ

مروج الذہب — مطبع السعادۃ مصر

معادن الجواہر — ″ ″ ″

حزب الاعظم — ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

المنجد — مکتبہ الکاثولیکیہ بیروت

ملفوظات — سلسلہ قادریہ مجددیہ غفوریہ رحیمیہ قلمی نسخہ ۱۲۹۱ ہجری

اسماء بدریین — قلمی نسخہ

اسماء بدریین — مطبوعہ حاجی وجیہ الدین ٹرسٹ کراچی

ان جملہ مطابع کے ارباب اختیار و کارکنان کا میں دلی ممنون ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ وجل و ذوالجلال والاکرام ان کے تمام گناہ معاف کرے، آمین، اور دُنیا و آخرۃ میں عزّت ، ایمان، صحت اور عافیت سے رکھے۔ آمین

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

## السَّفر



رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡنَ اٰمِيۡنَ اٰمِيۡنَ يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولٰنا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ
بعدد کل معلوم لک و بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ





ربنا
تقبل منا
انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ



رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ



## جہاد میں پڑھی جانیوالی دعائیں



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ



رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ



رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَ زِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ



رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَاقَیُّوۡمُ



رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ



رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا
كَثِيْرًا كَثِيْرًا اَبَدًا اَبَدًا

## کتاب العمل بالسّنۃ المعروف بہ ترتیب شریف

# دعوت و تبلیغ اسلام

اللہ تبارک و تعالیٰ عزّوجلّ ذوالجلال والاکرام کا بے حد شکر و احسان ہے۔ کہ اس نے مجھ نااہل کو اِس "کتاب العمل بالسّنۃ" المعروف بہ "ترتیب شریف کی تالیف کی توفیق بخشی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی۔ یہ کتاب آپ کو نفع پہنچانے کے لئے دی جاتی ہے۔ الماری میں رکھنے کے لئے نہیں۔ آپ اس کی پانچ جلدیں بنوائیں۔ ہر جلد کی علیحدہ علیحدہ جلد بندی کرائیں۔ مگر جلد دوم اور سوم دونوں کی ایک جلد کرائیں۔ ہر جلد کے پیچھے فہرست مضامین لگائیں۔ فہرست مضامین ہر جلد کے لئے علیحدہ علیحدہ تیار کی گئی ہے۔ ہر جلد کے اخیر میں علیحدہ علیحدہ لگالیں۔ جلد ششم ایک علیحدہ کتاب ہے

اس کتاب کو عمل میں لائیں — جب کسی عمل کو اختیار کر لیں۔ اسے ہمیشہ کریں کبھی ترک نہ کریں۔ تمام دعاؤں کو ایک ہی بار عمل میں نہ لے آئیں۔ انہیں عمل میں لانے کا بہترین اور سہل

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

ترین طریقہ یہ ہے۔ کہ آپ کسی ایک دعا سے عمل کرنا شروع کریں۔ اس دعا کو ایک دو دن میں زبانی یاد کرلیں۔ پھر جب وہ یاد ہو جائے۔ دو چار دن اسے خوب پڑھیں۔ جب وہ اچھی طرح سے یاد ہو جائے۔ اور اس کا پڑھنا بھاری اور بوجھل معلوم نہ ہو۔ پھر اس کے ساتھ والی یا کسی اور دعا کو یاد کرنا شروع کریں۔ اسی طرح جب وہ یاد ہو جائے۔ اور اس کے پڑھنے میں کوئی تردد نہ ہو۔ پھر تیسری کو شروع کریں۔ اسیطرح ایک ایک کرکے ایک دن سب یاد ہو جائیں گی۔ اور نہایت آسانی سے پڑھ سکو گے۔ اسی طرح قرآن کی سورتوں کو عمل میں لانے کی کوشش کریں۔ اگر بڑی سورتیں جلدی یاد نہیں ہو سکتیں۔ تو قرآن سے دیکھ کر پڑھ لیں۔ لیکن ایک ہی دن ساری سورتوں کو نہ پڑھیں۔ اس سے بہت جلد اکتا کر چھوڑ دوگے۔ قرآن کی جس بھی سورۃ کو شروع کریں، ہمیشہ پڑھیں۔ کبھی ترک نہ کریں۔ یاد رکھیں، کہ نماز کے بعد قرآن کی تلاوت بہترین عبادت ہے۔ قرآن کی تلاوت سے جو نور پیدا ہوتا ہے وہ فرشتوں کی خوراک ہے۔ اللہ آپ کو ہر عمل پر استقامت بخشے۔ اسے بار بار سنیں۔ کہ اپنا کوئی عمل کبھی ترک نہ کریں۔ جو عمل خواہ نماز ہو یا تلاوت قرآن، تسبیح ہو یا دعا۔ جب ایک بار اختیار کرلیں۔ ہمیشہ کریں۔ کبھی ناغہ نہ کریں۔ اللہ کی توفیق ہی سے بندہ اللہ کی عبادت کر سکتا ہے۔ ورنہ جب تک اللہ اپنے کسی بندے کو توفیق عنایت نہیں فرماتے۔ کوئی بندہ کسی عمل کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور گناہ کے بغیر توفیق سلب نہیں کی جاتی۔ جب آپ سے کوئی نیک عمل نہ ہو سکے۔ سمجھیں، کہ کوئی بڑا گناہ سرزد ہو رہا ہے۔ جس کی بدولت توفیق چھن گئی۔ یا چھینی جاتی لگی ہے۔ اس حال میں فوراً وضو کریں۔ کسی علیحدہ مکان میں داخل ہوں۔ اگر ایک ہی مکان ہو۔ تو چند منٹوں کے لئے گھر والوں کو باہر نکال دیں۔ اس میں دو نفل پڑھیں۔ اور کتاب العمل بالسنۃ صفحہ ۸۷۵ پر جو دعا حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے، نہایت خشوع خضوع سے پڑھیں۔ بعدہٗ یہ کہیں۔ کہ " یا اللہ! جس گناہ کی بدولت تو نے مجھ سے اپنی عبادت کی توفیق چھینی ہے بخش دے۔ اور تیرے سوا تیری قسم میرے کسی بھی گناہ کو بخشنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا۔ تو میرا رب ارحم الراحمین، اکرم الاکرمین غفورٌ حلیمٌ جوادٌ کریمٌ رءوف الرحیم ہے۔ مجھ سے درگذر فرما۔ اور اپنی یاد کی توفیق بخش۔ یاحیّ یاقیوم' تو ہمنے کس لئے یہاں رہنا ہے۔ اور کیوں رہنا سوا میرا یہ دل کسی اور طرف کبھی متوجہ نہ سکے اسے اپنی طرف متوجہ کرسکتی۔

تیری یاد ہی تو میرے دل کا قرار ہے۔ اگر وہ بھی نہ رہی ہے۔ تیرے ہی لئے تو ہم آئے۔ تیری قسم! تیرے نہیں۔ نہ ہی تیرے سوا تیری دنیا کی کوئی بھی ہے۔ یاحیّ یاقیوم!

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

مجھ پہ تو اپنی رحمت نازل فرما۔ اور توفیق کے سارے دروازے کھول دے۔ حتٰی کہ کوئی بھی بند نہ رہے۔ اور تیری رحمت کے یہ دروازے سدا کھلے رہیں۔ کبھی بند نہ ہوں۔ یہی میرا ایمان ہے اور یہی تیری شان۔ یاحیّ یاقیوم"

انتہائی حزم و احتیاط کے باوجود اگر اس کتاب میں آپکو کوئی غلطی ادبی ہو یا اعرابی، معلوم ہو۔ مجھے مطلع کریں، کہ فلاں صفحے پہ فلاں جگہ یہ غلطی ہے۔ آپ کا احسان ہوگا۔ اسے ہم تیسری طبع میں دور کر دینگے۔ اس کے علاوہ اگر آپ کسی اور قسم کا کوئی اضافہ کرنا چاہیں۔ یا کوئی مفید مشورہ دینا چاہیں۔ آپکا احسان ہوگا۔ یا اگر آپ نے کسی معتبر و مستند کتاب سے کوئی دعا دیکھی۔ لیکن اِس میں نہیں۔ آپ ہمیں یوں مطلع کریں۔ کہ — "فلاں کتاب کے فلاں صفحہ پہ میں نے فلاں دعا دیکھی ہے۔ لیکن وہ ہماری کتاب میں نہیں" اُسے ہم آئندہ طبع میں شامل کر لیں گے۔ انشاءاللہ! —— یا اگر آپ اس کی کسی ترتیب میں کوئی مفید مشورہ دینا چاہیں۔ تو بخوشی دیں۔ مثلاً یوں کہیں۔ کہ — "فلاں دعا جو فلاں صفحہ پر ہے۔ اس کا فلاں صفحہ پہ ہونا زیادہ موزون ہے"—

ہمیں چند کتابیں اس وقت ملیں جبکہ ہم اپنی ترتیب مکمل کر چکے تھے۔ پھر انہیں جہاں بھی جگہ ملی۔ لکھ دیا ہے۔ ورنہ اگر سب کتابیں پہلے مل جاتیں۔ ہر شئے اپنی جگہ پر ہوتی۔

اور آخر میں ہم اپنے محترم و مکرم حضرت مولانا محمد امیر باز خاں رحمۃ اللہ علیہ و نور اللہ مرقدہٗ کے بیحد ممنون ہیں۔ جنہوں نے ۱۲۹۱ھ میں، یعنی آج سے تین کم پورے سو سال پہلے حضرت حافظ قاری شاہ عبدالکریم صاحب نصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ کا خلافت نامہ اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔ اور اس کے ساتھ یہ تمام شجرات و اسباق قلمبند فرمائے۔ جو اس کتاب کے اخیر میں ہیں۔ حضرت مولانا موصوف قدس اللہ سرہ العزیز حضرت قاری صاحبؒ کے پیر بھائی اور حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب سرساویؒ کے خلیفہ اول تھے۔ اللہ سبحانہٗ ان کی قبر پہ رحمت برسائے —!

آمین: یاحیُّ یاقیوم!!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہٗ
المقام النحاف الصّحاف
سالار والا۔ لائلپور

المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم
المقبول المصطفین،
مغربی پاکستان،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

# تتمّہ

## جب مسجد میں داخل ہو[1]

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ

پاک ہے اللہ تعالیٰ اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور نہیں کوئی معبود

اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۱ بار

سوائے اللہ تعالےٰ کے اور اللہ بہت بڑا ہے

## جب رات کو سونے لگو[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا یُّوَافِیْ وَ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ایسی تعریفیں جو پوری ہوں اور

یُکَافِیْ مَزِیْدَہٗ ۳ بار

برابری کریں زائد سے زائد حمد کی

## جب بیت الخلا میں داخل ہو[3]

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ ابار

میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں نر و مادہ ناپاک جنوں سے

## جب بخار ہو[4]

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ

اللہ کے نام سے اے اللہ تو اپنے بندہ کو شفا دے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

[1] علماء نے بیان کیا ہے۔ اگر مسجد میں اکر نفل نماز یا تحیۃ المسجد پڑھنے کا وقت نہ ہو یا کوئی اور نماز پڑھ لے تو اسے بھی تحیۃ المسجد کا ثواب مل جائیگا۔ اور اگر نفل نماز کا وقت نہ ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی قضا نماز ہو۔ تو چوتھے کلمات پڑھے۔ وہ یہ ہیں۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر حصن حصین صفحہ ۱۸۲

[2] خیرالمونس ترجمہ اردو نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۹۲/۱۸ ۱۳۵۴ھ (فضائل و تفصیل ترتیب شریف صفحہ ۳۲۹ پر ملاحظہ کریں)

[3] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء تو جاتے تو روایت کیا یوں فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور حضرت عبدالوارث رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یوں فرماتے :- اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴ شمار ۴

[4] حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی بخار میں مبتلا ہو جائے۔ تو بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس کو پانی سے بجھا دے۔ اس طرح کہ جاری نہر میں کھڑا ہو۔ اس کی رو کی طرف منہ رکھے۔ اور کہے۔ بسم اللہ اللّٰھم اشف عبدک وصدق رسولک (باقی آئندہ صفحہ پر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) پہلی صبح کی نماز کے بعد جمعہ کے دن پچھنے لگوائے۔ اور تین دن تک (ایسا ہی) کرے۔ تو اگر تیسرے دن اچھا نہ ہو۔ تو پانچ دن تک (کرے) اگر پانچ دن میں اچھا نہ ہو۔ تو سات دن تک کرے۔ سات دن میں اچھا نہ ہو تو نو دن تک (کرے) اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے نو دن سے آگے نہ بڑھے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمار ۱۹۸۳

| |
|---|
| وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ ۔ ۱ بار |
| اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا کر |
| درد کی جگہ دائیں ہاتھ سے سات مرتبہ مسح کرو اور کہو |
| اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ وَ |
| میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت اور |
| سُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ ۷ بار |
| اس کے غلبہ کے ساتھ اس تکلیف (بیماری) سے جسے میں پاتا ہوں |

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میں درد میں مبتلا تھا۔ درد اس شدت سے تھا۔ (میں گمان کرتا تھا) کہ اب مرا۔ اب مرا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے داہنے ہاتھ سے اسے سات بار مسح کرو اور کہو۔ اعوذ بعزۃ اللہ۔ الخ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اور مجھ سے تکلیف جو تھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے دور کر دی۔ اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے گھر والوں کو اور لوگوں کو اس کا حکم کرتا رہا۔ (لوگوں کو بتلاتا رہا کہ تم بھی ایسا ہی کیا کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمار ۹۷۹

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا الصَّغَآئِرَ

اے اللہ بخش دے ہمارے گناہ صغیرہ

وَ الْكَبَآئِرَ كُلَّهَا بِلُطْفِكَ وَ

اور کبیرہ تمام کے تمام اپنے لطف و

كَرَمِكَ وَ اخْتَرْنَا لِدَعْوَةِ

کرم سے اور چن لے ہمیں اپنے دین اسلام

الرَّشَادِ وَ التَّبْلِيْغِ وَ وَفِّقْنَا

کی دعوت و تبلیغ کے لیے اور ہمیں

لِاِشَاعَةِ دِيْنِ الْاِسْلَامِ كَمَا

دین اسلام کی تبلیغ کی توفیق بخش جیسا

هِىَ حَقُّهَا وَاجْعَلْ سِلْسِلَةَ الدَّعْوَةِ وَ

اس کا حق ہے اور اس سلسلہ دعوت و

التَّبْلِيْغِ بَاقِيَةً وَ دَآئِمَةً مَّا دَامَتِ

تبلیغ کو قیامت تک باقی رکھ جب تک کہ

السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلٰى يَوْمِ

آسمان و زمین باقی ہیں

الْقِيَامَةِ اٰمِيْن يَا رَبَّ

آمین اے رب

الْعَالَمِيْنَ

العالمین

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنْ

وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمْ

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَ

سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اٰمِیْن

احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

○

للتقسیم و التوزیع فی سبیل اللہ :

# المقام النّجاف الصّحاف المقبول المصطفین

سالار والہ ○ لائلپور ○ مغربی پاکستان

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ